پر مشتمل نادر و نایاب کتاب

تالیف:

علامہ آمدی علیہ الرحمۃ

المتوفی ۵۱۰ھ

یعنی:

ترجمہ و تحقیق

علامہ سید جاوید جعفری

جلد اوّل

(تقریباً)

۱۲۰۰۰ ہزار

اقوالِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

پر مشتمل نادر و نایاب کتاب

غُرَرُ الحِکَم وَ دُرَرُ الکَلِم

تالیف

علامہ آمدی علیہ الرحمۃ المتوفی سنہ ۵۱۰ھ

اصل عربی متن اور اعراب کے ساتھ

"حکمتِ بوتراب ع"

جلد اول

تحقیق و ترجمہ

علامہ سید جاوید جعفری

ادارۂ فروغِ علمِ معصوم

۹/۵۲۲ - دستگیر سوسائٹی - کراچی 38

نام کتاب ——— حکمتِ بوتراب

تحقیق و ترجمہ ——— علامہ سید جاوید جعفری

کتابت ——— سید جعفر صادق

ناشر ——— ادارۂ فروغِ علمِ معصوم

طبع اوّل ——— ۱۴۰۸ھ

تعداد ——— ۱۰۰۰

مہتمم طباعت ——— انعام اللہ خان

مطبوعہ ——— مائیکرو پرنٹنگ ایجنسی
بہ تعاون حفیظ طباعت گھر

میں اِس کتاب جلیل کو

اپنی والدۂ ماجدہ سیّدہ مبشرہ خاتون

کہ جن کے ذریعے دین کی دولت ورثے میں نصیب ہوئی

منسوب کر رہا ہوں۔

ربِ رحمت وشفا ــــ
اُن کی عمر کو دراز، اُن کی صحت کو قوی
اور ــــ
اُن کو عافیت واطمینان کی گھڑیاں ــــ
بخشتا رہے۔
(آمین)

قطعہ تاریخِ اشاعت "حکمتِ بُوتُرابؑ"

از : حضرت رئیس امروہوی دام مجدہٗ

مبارک ہو جاوید کی تازہ فکر — کہ ہے شارحِ رمزِ اُمّ الکتاب
ہر اِک حرف ہے دفترِ آگہی — ہر اِک باب ہے اِک بصیرت کا باب
ہیں از روئے اعداد بارہ ہزار — یہ اقوالِ پاکیزۂ بُوتُرابؑ
سلونی کے منبر کا وہ خطبہ خوان — کہ معجز نما جس کی شانِ خطاب
وہ جس کا اِک اعجاز تھا لَوْ کُشِفَ — سبھی اُس کے انوار سے فیض یاب
امامِ زمانؑ اور نفسِ رسولؐ — ولایت پناہ و امامت مآب

بصد فخر رُوح الامیں نے کہا
کہ ہے سرمدی حکمتِ بُوتُرابؑ

سنہ ۱۴۰۸ھ

یہ عظیم کتاب!

یہ کتاب علمِ ربانی کا صحیفہ، اسرارِ نبوتؐ کا آئینہ، قرآنِ عظیم کی تفسیر و تاویل اور امامِ مبینؑ کی حقانیت کی بُرہانِ عظیم ہے۔

اپنی جامعیت، تنوع، فصاحت و بلاغت، فلسفیانہ روش اور مفکرانہ انداز کے لحاظ سے اسلام کے دستورِ اخلاقیات کی عظیم ترین دستاویز ہے۔

یہ کلام اُس امیرِ کلامؑ کا ہے۔

جو از رُوئے قرآن کُل صاحبانِ ایمان کا ولی ____ مدینۂ علم و حکمت کا دَر ____ نسلِ خیر سلیل کا وسیلہ ____ خود صاحبِ سلسبیل، مُسلمِ اوّل ____ اسلام کا سب سے بڑا سپاہی ____ رسولؐ کا مرکزِ محبت ____ قرآن کے ظاہر و باطن سے آگاہ ____ صاحبِ سیف و قلم، یعنی ____ حضرت علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کا!

قطعہ تاریخ اشاعت "حکمتِ بُوتُرابؑ"

از: حضرت رئیس امروہوی دام مجدہٗ

مبارک ہو جاوید کی تازہ فکر — کہ ہے شارحِ رمزِ اُمّ الکتاب
ہر اِک حرف ہے دفترِ آگہی — ہر اِک باب ہے اِک بصیرت کا باب
ہیں از روئے اعداد بارہ ہزار — یہ اقوالِ پاکیزۂ بُوتُرابؑ
سَلُونی کے منبر کا وہ خطبہ خوان — کہ معجز نما جس کی شانِ خطاب
وہ جس کا اِک اعجاز تھا لَوکُشِفْ — سبھی اُس کے انوار سے فیض یاب
امامِ زمانؑ اور نفسِ رسولؐ — ولایت پناہ و امامت مآب

بصد فخر رُوح الامیں نے کہا
کہ ہے سرمدی حکمتِ بُوتُرابؑ
۱۴۰۸ھ

یہ کتاب علمِ ربانی کا صحیفہ، اسرارِ نبوتؐ کا آئینہ، قرآنِ عظیم کی تفسیر و تاویل اور امامِ مبینؑ کی حقانیت کی برہانِ عظیم ہے۔

اپنی جامعیت، تنوع، فصاحت و بلاغت، فلسفیانہ روش اور مفکرانہ انداز کے لحاظ سے اسلام کے دستورِ اخلاقیات کی عظیم ترین دستاویز ہے۔

یہ کلام اُس امیرِ کلامؑ کا ہے۔

جو از روئے قرآن کل صاحبانِ ایمان کا ولی ــــــ مدینۂ علم و حکمت کا در ــــــ نسلِ خیرِ سلیل کا وسیلہ ــــــ خود صاحبِ سلسبیل، مسلمِ اوّل ــــــ اسلام کا سب سے بڑا سپاہی ــــــ رسولؐ کا مرکزِ محبت ــــــ قرآن کے ظاہر و باطن سے آگاہ ــــــ صاحبِ سیف و قلم، یعنی ــــــ حضرت علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کا!

اس کتاب کی مکمل تعریف کرنے کا حق اسی کو حاصل ہے جو اس کی مکمل معرفت رکھتا ہو اور اس کتاب کی مکمل معرفت اس وقت تک محال ہے جب تک امامؑ کی بیان کردہ حکمت، بتائے ہوئے راستوں، بار بار دہرائی جانے والی عبرتوں پر عمل پیرا نہ ہو،

یہ کتاب ایک طرف فلسفیانہ رزق دیتی ہے تو دوسری طرف ذوقِ عبادت رکھنے والوں کو معرفتِ ربانی کی دولت سے نوازتی ہے۔ اس کتاب میں اسلامی اخلاقیات کے جتنے پہلو اجاگر کیے گئے ہیں کلام خدا اور رسولؐ کے بعد، دنیا کے کسی انسان کی زبان اور صفحۂ دہر کی کسی کتاب پر ان کا وجود نہیں ہے۔

یہ کتاب، فرد، فرقہ، خطہ، مذہبوں کے دائروں، ہر قید، ہر بندش اور ہر محدود پیغام سے مبرا ہے۔

یہ امام مبینؑ کا زندہ و بیدار کلام ہے ـــ

جو زمان و مکان سے ماورا ہر انسان اور ہر جگہ کے آدمی کے لیے ـــ

رسالتؐ کی گود میں پلے ـــ اور ـــ احسن تقویم میں ڈھلے ہوئے انسانِ حقیقی کا کلام ہے۔

امیرالمؤمنینؑ نے اس کتاب میں انسانیت کی جتنی قدریں اور انسان کے جتنے مقامات بیان کیے ہیں ـــ

بغیر الہام ربانی ان کا احاطہ ممکن نہیں ـــ،

اور ـــ

الہام بھی ایسا کہ اس کے لیے کسی تصدیق کی ضرورت نہیں ـــ

اس لیے کہ وہ ـــ صاحبِ عصمت کا الہام ہے۔

اس کتاب تک رسائی

۱۹۷۳ء میں پہلی مرتبہ جب میں کراچی یونیورسٹی گیا تو خود بخود میرے قدم مادرِ علمی کی مرکزی لائبریری کی پرشکوہ عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ لائبریری میں داخل ہو کر میں نے اپنا رخ علومِ اسلامیہ کی کتابوں کے سیکشن کی طرف کیا۔ وہاں پہنچ کر جو سب سے پہلی کتاب اپنے ہاتھوں میں لی وہ یہی کتاب غُرَرُ الحِکَم وَ دُرَرُ الکَلِم تھی۔

اس کتاب کو کھولتے ہی میں حیرت اور دہشت میں مبتلا ہو گیا کہ کس طرح سے یہ کتاب جو علمِ امامت کا ایک شاہکار ہے اُردو دان طبقے سے ترجمہ نہ ہونے کی وجہ سے دُور ہے اور کیوں نہیں اس عظیم اور اعلیٰ کتاب کا ترجمہ کیا گیا۔

اس وقت سے اس کتاب کے ترجمہ کرنے کی آرزو میرے دل میں جاگزین رہی الحمدللہ! ربُّ العزت کی توفیق اور استعانت سے یہ موقع پورے پندرہ سال بعد نصیب ہوا۔

بارگاہِ بے نیاز میں میری دعا ہے کہ اللہ اس کتاب پر عمل کرنے کی اور اس سے فیض و برکت پانے کی سب سے پہلے مجھ کو اور ہر پڑھنے اور سننے والے کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سید جاوید جعفری
جمعۃ المبارک ۱۰ جمادی الاول ۱۴۰۸ھ
مطابق یکم جنوری ۱۹۸۸ء

معجزاتی ادب کے بارے میں!

از :- سید محمد تقی (صدر عالمی فلسفہ کانگریس)

انسان کن اصولوں کے تحت زندگی گزارے ——— ؟

یہ سوال نسلِ انسانی کے سامنے شروع سے رہا ہے۔ ساتھ ہی یہ سوال بھی شروع سے ذہین انسانوں کے اذہان کو اُلجھاتا رہا کہ ———

یہ حیات و کائنات کیا ہے ——— ؟

کیوں ہے ——— ؟

اور انسان کا مقام اس کون و فساد سے پُر کائنات میں کیا متعین کیا جائے ——— ؟

دنیا کی تمام اقوام کے ادب یا زبانی روایتوں کے ادب میں وہ اقوال ——— مشورے، پند و نصائح اور حکمت آموز جملے ملتے ہیں جن میں دانشوروں کے تجربات اور سوچ کو سمویا گیا ہے۔ ادب کی یہ قسم جسے 'حکمتیات' کہا جاسکتا ہے۔

بڑی دلچسپ ، دلکش اور زندگی کو صحیح ڈھنگ پر گزارنے میں مدد دینے کے لیے بے حد مفید نصیحتوں، مشوروں اور ہدایتوں کی حامل ہے ——

لیکن تاریخ کا المناک حادثہ یہ ہے کہ افراد اور معاشروں نے — کم — بہت ہی کم ان ہدایتوں، مشوروں اور نصائح سے فائدہ اٹھانے پر آمادگی ظاہر کی ہے —— بلکہ تاریخ میں آپ کو اس خیال کی تائید میں بہت سے ثبوت مل جائیں گے کہ انسانی معاشروں میں عموماً دانشوروں سے محبت کرنے والوں کے مقابلے میں نفرت کرنے والوں کی تعداد زیادہ رہی۔

اسی کے ساتھ تاریخ کا یہ عجیب تجربہ بھی رہا ہے کہ جن لوگوں سے یعنی جن حکمار اور مفکروں سے سب سے زیادہ محبت کی گئی ہے ان ہی سے سب سے زیادہ عداوت بھی کی گئی ہے اور یہ عجیب اور تکلیف دہ سانحہ بھی تاریخ نے دیکھا کہ ——

زیر نظر کتاب جس محترم ہستی کے اقوال پر مشتمل ہے اس کے مصنف نسلِ انسانی کی وہ واحد شخصیت ہیں جن سے سب سے زیادہ محبت اور سب سے زیادہ عداوت کی گئی ہے۔

"حکمتِ بوترابؑ" —— حضرت علیؑ کے اقوال اور ارشادات کا مجموعہ ہے۔ اس مجموعے میں تقریباً بارہ ہزار اقوال ہیں۔

ان اقوال کا آپ گہری نظر سے جائزہ لیں تو اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ادب کی وہ قسم جسے اُوپر —— حکمتیاتی ادب —— سے تعبیر کیا گیا ہے اس میں حضرت علیؑ کے اقوال کے چند اختصاصات ہیں جن کو ادب کی مذکورہ صنف میں کسی اور جگہ مجتمع شکل میں نہیں دیکھا گیا۔

خالص فصاحت اور بلاغت کا جہاں تک تعلق ہے تو صرف اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ یہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا کلام ہے۔ علیؑ کا ہر قول

اور ہر مجلہ ادب کا حسین ترین شاہکار ہوتا ہے۔

لیکن بات یہیں آکر نہیں رُکتی ——

ان اقوال میں وہ گہرائی اور گیرائی موجود ہے جن میں ماورائیت کے ابعاد صاف طور پر نظر آتے ہیں۔ یعنی مطلب یہ کہ ——

مذکورہ اقوال مکانی و زمانی تعینات سے اُٹھ کر حیات و کائنات کی عظیم تر پہنائیوں کو اپنے دائرے میں لے لیتے ہیں۔ اب مثال کے طور پر یہ قول کہ:

"یہ دنیا ایک رونے والے شخص کے قہقہے کی حیثیت رکھتی ہے۔"

ادب پارے کے طور پر کتنا خوبصورت —— کس قدر حسین جملہ ہے جسے پڑھ کر ہر شخص کے ادبی ذوق میں ایک پُرکیف لہر دوڑ جاتی ہے ——

لیکن بات صرف اتنی سی ہی نہیں ہے —— ادب کے اس شاہکار جملے میں اس کائنات کی نہاد اور ساخت کے بارے میں ایک بے حد بنیادی اور اساسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ہاں — اس ضمن میں یہ بات پیشِ نظر رہے کہ —— دُنیا —— کا لفظ جدید عہد کے لہجے میں کائنات کے ہم معنیٰ ہوتا ہے۔ یعنی کائنات مادی کے ہم معنیٰ۔ جس کے مقابل کثرت کا لفظ آتا ہے جو وجود کے روحانی ابعاد کو بتاتا ہے۔

تو کہا یہ جا رہا ہے اور حیرت انگیز طور پر معجزاتی انداز میں کہ یہ کائنات مادی جس میں ہمیں اس دُنیا کی زندگی گزارنی ہے، دو متضاد اکائیوں پر مشتمل ہے جنھیں آپ وجود و عدم (عدمِ محض نہیں) بھی کہہ سکتے ہیں —— خیر و شر بھی کہہ سکتے ہیں —— مسرت اور غم اور تکلیف و راحت بھی کہہ سکتے ہیں۔

لیکن یاد رہے کہ وجود من حیث الوجود ایک یکتا اکائی ہے۔ ایک وحدت ہے جو سب سے بڑی سچائی اور حقیقی معنوں میں —— حقیقتِ کبریٰ —— ہے جو ان تمام

اطلاقات وتعینات سے ماورا، اور ان سب ہی کو اپنے دائرے میں لے لیتی ہے۔
گویا دوئی کی یہ اکائیاں اضافی یا اعتباری اطلاقات کی حامل ہیں (تفصیل کے لیے میری
کتاب "تاریخ اور کائنات۔ میری نظر میں" ملاحظہ کی جاسکتی ہے)
بالفاظِ دگر یہ کائنات ڈائیلیکٹیکی نہاد یا ساخت رکھتی ہے لیکن اس
ساخت کو ـــــ رونے والے کے قہقہے سے تعبیر کرنا ایک ایسا اندازِ بیان ہے
جس کا تصور آج تک کسی خاکی انسان کے تخیل کو چھو کر نہیں گزرا تھا۔
علیؑ تاریخِ انسانی میں دانشوروں کے سرخیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تاریخ
تہذیبِ انسانی میں اقوالِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے مجموعوں کے علاوہ کوئی
ایسا ادب پارہ موجود نہیں ہے جن میں اخلاقی قدروں اور زندگی گزارنے سے متعلق
گہرے تجربوں پر مشتمل اقوال کے ساتھ ساتھ علم اور عقل کی عظمت پر بار بار زور دیا گیا ہو۔
ان چاروں عناصر: اخلاقی اقدار ـــــ تجرباتِ زندگی ـــــ
علم ـــــ اور ـــــ عقل' کی بابت مختلف دانشوروں نے اپنے اپنے رجحانات
کے ساتھ یا ان کے مطابق مشورے دیے ہیں۔ لیکن یہ اختصاص ان اقوال کے مجموعوں
کا ہے کہ ان میں مذکورہ چاروں جہتوں کو ایک کل میں سمو دیا گیا ہے ـــــ
مگر اس نقطے سے یوں سرسری طور پر گزر جانا حقائق سے انصاف نہ ہوگا۔
ـــــ یہ بات رکارڈ پر آنے کی ہے کہ علیؑ تاریخ کی وہ واحد شخصیت ہیں جنھوں نے
عقل کو تہذیب کی سب سے بڑی قدر کے طور پر منوایا ہے۔
عقل اور علم لازم وملزوم ہیں ـــــ اس لیے عقل کے ساتھ ساتھ
علم پر بھی پوری تاکید کلامِ علیؑ میں ملتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ علم پر اصرار بعض دوسرے مذہبی
ادب میں بھی ملتا ہے مگر عقل کی مرکزیت پر اصرار صرف حضرت علیؑ ہی کے یہاں موجود ہے
جبکہ عام مذہبی ادب میں یا تو عقل کا ذکر ہی نہیں یا ہے تو سرسری اور یا ـــــ اور

اس ـــــ یا ـــــ کے حصے میں مذہبی ادب کا وسیع تر مجموعہ آجاتا ہے۔ کھل کر اور اعلانیہ عقل کیشی کی مذمت، تنقیص بلکہ تحقیر کی گئی ہے۔

یوں تاریخ تہذیب کی ـــــ علیؑ ـــــ ہی وہ واحد مذہبی شخصیت ہیں جو سارے عقائد کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کا بار بار مشورہ دیتے ہیں۔ اس پہلو پر بار بار اصرار کرتے ہیں۔ اس لیے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام دانشوروں کے قبیلے کے ہیرو کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن وقت تو کم ہے اور مضمون کی جلد تکمیل پر اصرار لہٰذا اس داستان کو یا داستان کے اس حصے اسی نقطے پر ختم کر دینا چاہیے۔

تاہم ایک بات کی وضاحت ضروری ہے اور وہ یہ کہ ـــــ عقل پر اصرار، اور عقل کو ہر معاملے میں حَکم قرار دینے کا مسئلہ، تو اس معاملے میں عقل سے مراد، فرد کی اپنی عقل ہے۔ یعنی مدعا یہ ہے کہ جو فیصلہ بھی ہو عقل سے ہو، جذبات اور خواہشوں کے تحت نہیں ـــــ افلاطون نے کہا تھا:

"جدھر بھی دلیل مجھے لے جائے گی میں اسی طرف چلا جاؤں گا۔"

افلاطون کی یہ نصیحت فلسفیوں کے حلقے تک محدود ہو کر رہ گئی۔ مذاہب عالم کی پوری تاریخ میں علیؑ وہ واحد مذہبی قائد ہیں جنھوں نے نسل انسانی کے ہر فرد کو یہ مشورہ دیا کہ وہ جو فیصلہ بھی مسائل حیات و کائنات کے بارے میں کرے اس کے لیے آخری ـــــ حَکم ـــــ اپنی عقل کو قرار دے۔ خواہشوں اور امنگوں یا نفرتوں کو نہیں۔

مذہب ہر انسان کا مسئلہ ہے اس لیے دانشوروں کے ہیرو کا یہ قول وسیع دائرے کے کونوں تک پہنچ گیا۔ اور عقل و مذہب کے اس ستھیسز کے نتیجے میں ایک ایسی انسانی تہذیب کے اکیسویں صدی میں وجود میں آنے کا امکان پیدا ہو گیا جو سابقہ اور موجودہ نسلوں کی بہت سی الجھنوں کو سلجھانے میں کامیاب ہو جائے گی۔

تاریخ کے ایک ایسے موڑ پر جہاں انسانیت پہنچ گئی ہے اور تاریخ چند اہم

فیصلے کرنے والی ہے۔ تہذیب کے مستقبل کے لیے یہ بے حد ضروری ہے کہ اُسے ــ علیؑ ــ جیسے عظیم انسان کا تعارف اور رہنمائی کی خوش قسمتی حاصل ہو تاکہ آدم کی یہ نسل ان عذابوں سے نجات پاسکے جو کوئی پینتیس (۳۵) لاکھ سال سے اس کے مقدر کا حصہ بنے رہے ـــــــ!

علامہ سید جاوید جعفری، واقعی ہم سب کے شکریوں کے مستحق ہیں کہ انھوں نے ـــــ عُلیات ـــــ (کیا یہ اصطلاح پسندیدہ قرار نہیں دی جائے گی ؟) کے اِس اہم ذخیرے کو اُردو کا لباس پہنایا۔ تقریباً بارہ ہزار اقوال کا یہ ذخیرہ ایک بہت بڑا خزانہ ہے جس سے اردو کی ادبی دولت میں شاندار اضافہ ہوگا۔

ترجمہ ایک مشکل صنف ہے ادب کی۔

یہ کوئی بچوں کا کھیل تو ہے نہیں کہ قلم اٹھایا اور لکھنا شروع کر دیا۔ پھر اعلیٰ فکر پاروں یا صفِ اوّل کے ادبی شاہکاروں کا ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا تو ایک جوئے آب ہے جو انتہائی سنگلاخ پہاڑوں کا سینہ چیر کر ہی لائی جاسکتی ہے اور اس کے بعد کی ـــــ پھر ـــــ یہ ہے کہ عربی زبان کا ترجمہ اور وہ بھی امیر المومنین علیؑ کے اقوال کا۔

سو یہ تو ایک معجزہ ہے جس کا دکھانا کسی خاکی انسان کے بس میں نہیں ہے علی کے اقوال ـــــ زمانی اور مکانی تعینات کو توڑ کر زمان کے بہاؤ کے ساتھ چلتے ہیں اور اتنے ابعاد کو اپنی جلو میں لے کر معانی کی ان پہنائیوں کے لیے کسی زبان میں عربی کے علاوہ اور غالباً سنسکرت کے علاوہ بھی ـــــ الفاظ موجود نہیں جو مفاہیم کا بوجھ اٹھا سکیں۔

الٰہی کتب اور خاص طور پر قرآن مجید ان چند کتابوں میں شامل ہے جو مفاہیم کی متعدد سطوح رکھتی ہیں اور یہی حال تقریباً اقوالِ علیؑ کا ہے جن سے

مفاہیم کی متعدد جہتیں، کئی پہلو پھوٹتے ہیں۔

ایک قول کو عبارت کے ذریعے تو سمجھایا جاسکتا ہے لیکن مفرد لفظوں میں ترجمہ کر کے پیش کرنا بڑی جان جوکھوں کا عمل ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس رائے سے اتفاق کریں گے کہ علامہ سید جاوید جعفری نے اس مشکل امتحان کو بڑی کامیابی سے پاس کیا ہے۔

قرآن تو ایک ایسے کلام کے مجموعے کا نام ہے جس کے مفاہیم کی تہیں گہرائی میں دور تک چلی گئی ہیں اس لیے وہ ہزارہا تراجم کے باوجود آئندہ بھی ان گنت ترجموں کا تقاضہ کرتا رہے گا ______

قرآن کے بعد ____ اقوالِ علیؑ بھی ____

طول و عرض میں اتنا پھیلاؤ رکھتے ہیں کہ مستقبل ان کے تراجم اور تشریحات میں مشغول رہے گا۔

علامہ سید جاوید جعفری نے پھر ایک مشکل بوجھ یہ بھی اٹھایا کہ ______

______ ان اقوال پر اعراب بھی لگادیے۔

عربی میں اعراب کی بڑی اہمیت ہے۔ زیر ____ زبر ____ پیش میں سے مثلاً کسی ایک کی غلط نشست معانی کے سارے ڈھانچے کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔

اعراب نے عربی زبان کو بڑی منضبط زبان بنادیا ہے۔ بلکہ یوں کہیے کہ اعراب کا نظام عربی کو ایک سائنٹفک زبان بنانے کا سبب بن گیا ہے ____

لیکن ادب ____

اعلیٰ ادب ____ اور ____ سب سے اعلیٰ ادب ____

یعنی کلام علیؑ پر اعراب لگانا ایک انتہائی مشکل فرض ہے جس کا سرانجام دے دینا زبان پر گہری گرفت کا ثبوت ہونے کے علاوہ شدید ذہنی محنت کے استعمال

کا ثبوت بھی ہے جس پر مجھے یقین ہے ۔ اس کتاب کے تمام قاری محترم مصنف کے دل سے شکر گزار ہوں گے ۔

علیؑ کا کلام ایک معجزاتی کلام ہے ۔
اس کلام کو آپ جتنی بار بھی پڑھیں گے اس کی مزید سچائیوں کی دریافت کریں گے ـــــ علامہ کو میں دلی مبارکباد دیتا ہوں ـــــ
اور اردو فہم حلقوں کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے "حکمتِ بوتراب" کی تالیف اور ترجمہ کیا ـــــ
اور اردو میں ـــــ علیاتؑ ـــــ کی صنعت میں جو سرمایہ ہے ـــ اس میں قابلِ قدر اضافہ کیا۔

ـــــ ☼ ـــــ

شُکر گزاریاں

میں اس کتاب کے سلسلہ میں اُن تمام افراد کا شکر گزار ہوں اور ان کے لیے دست بدعا ہوں کہ جنھوں نے علم امامت کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں میرے ساتھ تعاون کیا۔
بارالہا! تو ان کو محفوظ رکھ، ان کی عزت، ان کی جان اور ان کے اموال کی حفاظت فرما، ان کو عافیت کا گھر عطا کر، ان کی گھڑیوں کو اطمینان والا قرار دے، ان کو مسرت، خوشی اور برکت عطا فرما ــــــــ خصوصاً ان پر کہ جن کے ذریعے اس کتاب کی تمام جلدوں کی فوٹو اسیٹ تک میری رسائی ہو سکی اور پھر وہ کہ جن کے ایما، ہمت افزائی اور مسلسل تلقین نے مجھے اس کام کے سلسلے میں بیدار رکھا اور دورانِ کام انتھک محنت کی اور میرے ساتھ بے لوث محبتیں کیں۔
اور وہ کرم فرما اور محسن کہ جنھوں نے اس عظیم کتاب کی طباعت

اور اس کو انتہائی شاندار پیمانے پر طبع کروانے کا بیڑا اٹھایا اور کسی بھی مرحلہ پر مجھے وسائل کے سلسلے میں مایوس نہ ہونے دیا۔

ربُّ العالمین ان کے اس خلوصِ ثواب کی وجہ سے کہ جس کی خاطر انھوں نے اپنا نام لکھنے کی بھی اجازت نہ دی اور مجھ سے اس کتاب کی تمام جلدوں کی طباعت کی ذمہ داری اٹھا لینے کا وعدہ کیا۔

ربُّ العالمین! ان پر عنایتِ پیہم رکھ —— اور —— ان کی توفیقات اور اپنی عطا کردہ نعمتوں میں ان کے لیے اضافہ فرما۔

غالبؔ ندیمِ دوست سے آتی ہے بُوئے دوست
مشغولِ حق ہوں بندگیٔ بُوترابؑ میں

ہر کہ در آفاق گردد بوتُراب
باز گرداند ز مغرب آفتاب

اقبالؔ

اے خدیوِ ملکِ دیں شاہِ حجاز
اے دو عالم کے معین و کارساز
اے دُرِ دریائے رازِ بے نیاز
قلزمِ آفت میں ہے میرا جہاز
اب مدد کیجے دمِ امداد ہے
یا امیر المومنینؑ! فریاد ہے

(میر انیسؔ)

عطیۂ کتاب از بارگاہِ امامؑ

"غرر الحکم" کے ایک فارسی زبان کے مترجم آقائے محمد علی انصاریؒ اپنے ترجمۂ کتاب کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے "غرر الحکم" کا ایک ایسا نفیس اور شاندار قلمی نسخہ ملا جو ۱۰۸۷ھ کا کتابت شدہ تھا اور جس پر ایک بہت بڑے محدث اور عالم مرزا عبد الجواد عقیلیؒ کی تحریر تھی۔ یہ نسخہ ایک وقفِ خاص تھا۔ علامہ عقیلیؒ نے جو کہ علامہ بحر العلوم سید مہدی طباطبائیؒ کے شاگرد تھے۔ اس قلمی نسخہ کے ملنے کا واقعہ اس مخطوطہ پر خود اپنے قلم سے یوں تحریر کیا ہے:

"علی مراد خان زند کے زمانۂ حکومت میں جبکہ میں اپنے استاد علامہ بحر العلوم سے درس لیتا تھا ایک دن میں حضرت امیر المومنینؑ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ دورانِ زیارت میں نے عرض کیا کہ اے میرے مولا و آقا میں آپؑ کی کوئی ایسی کتاب چاہتا ہوں جس میں آپؑ کی ہدایتیں ہوں اور ان سے یہ حقیر فیض حاصل کر سکے۔ پس جب میں حرمِ اقدس سے باہر نکلا تو مُلّا معصوم علی کتاب فروش نے صحنِ حرم میں مجھ کو آواز دی کہ اے شخص! آ اور اس کتاب کو خرید لے کیونکہ یہ بہت عمدہ کتاب ہے

اس نے بہت ہی کم قیمت میں وہ کتاب مجھے دی۔ اس سے
مجھے یہ معلوم ہوا کہ میری درخواست امیر المومنین علیہ السلام
کی بارگاہ میں قبول ہوگئی اور یہ آنجناب کا عطیہ ہے۔"

نوٹ:

میرزا عبد الجواد عقیلؒ نے یہ تحریر "غرر الحکم" کے نسخہ پر ۱۲۰۸ھ میں لکھی۔ اس تحریر کے نیچے میرزا عبد الجواد عقیلؒ کے اشعار جو انھوں نے اس کتاب کے بارے میں ارشاد فرمائے موجود ہیں۔

کجائی تو ای طالب تیز رائی　　که جویای حقی از این در درائی
اے حکم فکر کی تلاش کرنے والے کہاں ہے؟ کہ اگر حق کا متلاشی ہے تو اس دروازے سے اندر آ۔

به بینای دانشور از ہیچ باب　　رفیقی نباشد بسان کتاب
دانشوروں کی چشم بصیرت کے لیے ہر لحاظ سے اس کتاب جیسی کوئی دوسری کتاب رفیق نہیں ہو سکتی۔

کتابی چنین غمزدائی کجاست　　ہمت غمزدا ہم مسرت فزاست
ایسی غم زدائی کرنے والی کتاب کہاں ہے کہ جو غم زدائی بھی کرے اور مسرتیں بھی عطا کرے۔

برآرد تو را سر ز خواب گران　　شود رہنمایت سوی سروران
تیرے سر کو خواب گراں سے اٹھائے اور انسانیت کے سرداروں کی طرف رہنمائی کرے۔

ز انجام و آغاز ہر دو سرا　　نماید ز مجراو از ماجرا
دونوں جہان کے آغاز و انجام دکھائے اور نیز یہ بھی کہ کیسے گزر ہو اور اس جہان میں کیا گزری۔

کند پاکت ز آلایش نفس دون   شوی از عداۃ ہم از جبت دُن

تجھے نفسِ پست کی گندگی سے پاک کرتی ہے اور تو ان لوگوں میں سے ہو جاتا ہے جو عُدۃ اور جُبتۃ دُون کہلاتے ہیں۔

کند آگہت ہم ز سیرِ سلوک   ز سیرِ رعایا و سیرِ ملوک

یہ کتاب سلوک اور معرفت کے طریقوں سے بھی آگاہ کرتی ہے اور رعایا اور بادشاہوں کے احوال سے بھی۔

ز اخلاق و اطوارت آگہ کند   ز دل ریشۂ فعل بد برکند

(اچھے) اخلاق اور تجھے تیرے طور طریقوں کی خبر دیتی ہے جبکہ دل سے ہر بُرے کام کی جڑ اکھاڑ دیتی ہے۔

نماید بتو راہ و رسمِ صواب   ز فقرت رہاند کند کامیاب

یہ کتاب تجھے درست راہ اور اس کے طریقوں کی تعلیم دیتی ہے اور تجھے تیری محتاجی سے کامیابی کے ساتھ رہائی عطا کرتی ہے۔

زجہل و ز اندوہ و از سوءِ حال   رہاند رساند بفیضِ زُلال

جہالت، غم اور پریشان حالی سے رہائی دلا کر چشمۂ ازلی کے فیض تک پہنچا دیتی ہے۔

ز نقصان رساند باوجِ کمال   ز اوجِ کمالت بقرب وصال

نقصان سے ہٹا کر تجھ کو اوجِ کمال تک لے جاتی ہے اور اوجِ کمال سے آگے وصال کی قربت عطا کرتی ہے۔

چو مادر دہد بر بست شہدِ ناب   چو دایہ دہد از بدت اجتناب

یہ کتاب ایک ماں کی طرح سے اخلاقی بیماریوں سے شفا کے لیے شہد پلاتی ہے جیسے ایک دایہ بے شیر کو بُرائی سے بچاتی ہے۔

شوی گر مصاحب مرا و را رو است　　　　که ہم صحبتی نیک چون کیمیا است

اگر یہ کتاب تیری مصاحب بن جائے تو بہت اچھا ہے کیونکہ نیک صحبت کیمیا کی طرح نایاب ہے۔

چنیں میوۂ مشک بوئی لطیف　　　　نیاید مگر از نہالی شریف

ایسا لطیف مشک کی طرح سے خوشبو دینے والا پھل برآمد نہیں ہوتا مگر کسی شجرِ شریف سے۔

نہالی است از کوثر آن خوردہ آب　　　　کہ ہر برگ آن مایۂ صد سحاب

یہ وہ شجر ہے کہ جس نے کوثر کا پانی پیا ہے کہ جس کا ہر پتہ سینکڑوں بادلوں سے بڑھ کر ہے۔

نبیؐ گفتہ او را بود بابِ علم　　　　زکف بحر و کان و زدل کوہِ علم

نبیؐ نے ان کو بابِ علم قرار دیا ہے کہ ہتھیلی اس کی سخاوت میں سمندر اور کان ہے اور جس کا دل علم کا پہاڑ ہے۔

علیؑ سرورِ جملۂ اصفیا است　　　　خود از اولیا برتر از انبیا است

علیؑ تمام باصفا لوگوں کے سرور و سردار ہیں خود ولیوں میں سے مگر برتر از انبیاء ہیں (سوائے آنحضرتؐ کے)

وجودِ جہاں بستۂ جودِ او است　　　　کہ آن ہمچو مغز و جہان ہمچو پوست

اس جہان کا وجود آپ کے جود و کرم کی وجہ سے ہے کہ آپ اس کا مغز ہیں سارا جہان بمنزلِ پوست ہے۔

بود این ہمہ رشحۂ زان سحاب　　　　قلیلی از آن جمع در این کتاب

یہ تمام علم اسی ابر کی ایک پھوار ہے کہ جس میں سے تھوڑا سا اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے۔

اقوالِ امیرالمومنینؑ کی جمع و تدوین

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام بابُ المدینۃ العلم والحکمۃ کے افکارِ عالیہ کو ہر دَور اور زمانے میں اہلِ معرفت نے جمع اور تدوین کیا ہے اور ان کی شرحیں اور تشریحات فرمائیں کہ جس کا سلسلہ امام علیہ السلام کے اصحاب سے لے کر آج تک جاری ہے۔ ذیل میں ہم چند تالیفات کا ذکر کر رہے ہیں جو آپؑ کے افکارِ حکیمانہ کہ جس میں خطبات، ارشادات اور موعظہ کا بیان ہے، پر مشتمل ہیں۔

اس فہرست میں فی الحال ہم ان کتابوں کا ذکر کر رہے ہیں جو آپؑ کے خطبات، خطوط وغیرہ پر مشتمل نہیں صرف اقوال حکیمانہ پر مشتمل ہے:

(۱) ـــــ مشہور ادیب اور کلام عرب کے انشا پرداز جاحظ جنھوں نے ۲۵۵ھ میں وفات پائی انھوں نے آپؑ کے اقوال

پر مشتمل کتاب لکھی جو "مائة کلمة" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کتاب کے متعدد ترجمے ہوئے جو فارسی اور ترکی زبان میں شرح کے ساتھ شائع ہوئے۔

② —— "نثر اللآلی" جس کے مؤلف ابو علی طبرسی یا سید علی ابن فضل اللہ راوندی یا قطب راوندی ہیں۔ اس کتاب کے متعدد ترجمے اور شرحیں ہوئیں جو فارسی زبان میں ہیں۔

ا۔ شیخ عبد السلام احمد القویسنی نے اپنی کتاب "مراقی النجابة فی قواعد الکتابة" میں "نثر اللآلی" سے حضرت علی علیہ السلام کے بہت سے اقوال نقل کیے ہیں۔ یہ کتاب مصر سے چھپ چکی ہے۔

ب۔ ابن ساوجی ابو المحاسن محمد بن سعد بن نخجوانی نے ۷۳۲ھ میں "نثر اللآلی" کے ہر قول کا فارسی میں ترجمہ کیا جو "بدرة المعانی فی ترجمة اللئالی" کے نام سے ۱۳۱۵ھ ہجری میں استنبول سے چھپا۔

ج۔ "نثر اللآلی" کا ترکی میں ایک ترجمہ یوسف نصیب نے "رشتۂ جواہر" کے نام سے کیا جو ۱۲۵۷ھ میں استنبول سے چھپا۔

د۔ "نثر اللآلی" کا ترکی زبان میں ایک اور ترجمہ جو معلم ناجی نے کیا ۱۳۰۳ھ میں استنبول سے چھپا۔

③ —— "عیون الحکم والموعظة" یہ کتاب حضرت

علی علیہ السلام کے تیرہ ہزار چھ سو اٹھائیس (۱۳۶۲۸) اقوال پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو "ناسخ التواریخ" کی دوسری جلد میں لسان الملک نے پورا نقل کر دیا ہے۔ اس کتاب کے مؤلف علی بن محمد اللیثی الواسطی ہیں۔

④ ـــــ "نظم الغرر ونضد الدرر" میں عبدالکریم بن محمد یحییٰ قزوینی نے "غرر الحکم" کے ابواب کو خاص موضوعات کے لحاظ سے ترتیب دے کر اور فارسی میں ترجمہ کر کے چھاپا تھا۔

⑤ ـــــ ابن ابی الحدید نے "نہج البلاغۃ" کی تیسری جلد کی شرح کرتے ہوئے ایک ہزار (۱۰۰۰) اقوال حکیمانہ کا اضافہ کیا ہے!

شیخ عباس قمی نے ان میں سے سو (۱۰۰) کلمات کا انتخاب کر کے ان کا فارسی میں ترجمہ و شرح کی۔ وہ ۱۳۵۳ھ میں "صد کلمہ" کے نام سے چھپی۔

⑥ ـــــ سید شہرستانی نے حضرت علی علیہ السلام کے سو کلمات حکیمانہ کا انتخاب کیا۔

⑦ ـــــ حسین بن یوسف ہروی نے جو دسویں صدی ہجری کے عالم تھے انھوں نے آپؑ کے چالیس (۴۰) اقوالِ حکیمانہ میں سے ہر ایک کا الگ الگ رباعی میں ترجمہ کیا جو ۱۹۵۲ء میں لکھی گئی۔

⑧ ـــــ مکتبی شیرازی نے کہ جس کی "لیلیٰ مجنوں" کتاب بہت

مشہور ہے، حضرت علی علیہ السّلام کے ساٹھ (۶۰) اقوال کا فارسی میں منظوم ترجمہ کیا۔ ۱۳۱۳ھ میں تہران میں چھپی۔

⑨ ــــــ میر القاری الکوکبی الجیلانی نے اپنی کتاب "زبدۃ الحقائق" میں حضرت علی علیہ السّلام کی حکمتوں کو جمع کیا۔

⑩ ــــــ قاضی ابو یوسف یعقوب بن سلیمان الاسفرائنی نے کتاب "الفرائد والقلائد" حضرت علی علیہ السّلام کے اقوال پر مشتمل لکھی۔

⑪ ــــــ کمال الدولہ محمد حسن قاچار نے حضرت علی علیہ السّلام کے اخلاقی اور اجتماعی فلسفہ سے متعلق چار سو تیس (۴۳۰) اقوال "ابواب الحکم" کے نام سے لکھے۔

⑫ ــــــ آقائے مورخ الدولہ احمد علی سپہری نے پانچ سو ستر (۵۷۰) اقوال فارسی اور فرانسیسی میں ترجمہ کیے۔

⑬ ــــــ صاحبِ "روضات الجنات" نے قطب الدین کیدری کی شرح نہج البلاغہ کے حوالے سے صاحبِ "منہاج" سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے یہ کہا کہ میں نے حجاز میں ایک دانشور عالم سے یہ سنا کہ انھوں نے مصر میں ایک ایسی کتاب دیکھی ہے کہ جس میں حضرت امیر المومنین علیہ السّلام کے اقوالِ حکیمانہ جمع کیے گئے تھے اور جس کی بیس سے زیادہ جلدیں تھیں۔

(۱۴) ـــــ "کتاب المکنون"
(۱۵) ـــــ "اکثیر السعادتین" جس کے مؤلف اسعد بن عبدالقاہر الاصفہانی جو ابن طاؤس کے استادوں میں سے تھے حضرت علی علیہ السلام کے اقوالِ حکیمانہ پر مشتمل ہے۔

(۲)

حضرت علیؑ کے خُطبات و خطوط کی تدوین

(۱) ـــــ خطب امیر المومنین علیؑ فی الجمعۃ والاعیاد۔ م ۱۰۶ھ امیر المومنینؑ کے خطبوں کا غالباً پہلا مجموعہ ہے جس سے ابو مخنف وغیرہ نے استفادہ کیا۔

(۲) ـــــ خطب امیر المومنینؑ: امام جعفر صادق علیہ السلام (۱۴۸ھ) کی جمع کردہ کتاب جس کی روایت ابو روح فرخ نے مسعدہ بن صدقہ سے کی تھی۔ یہ نسخہ سید ابن طاؤس کے ذخیرۂ کتب میں تھا اور پھر سید ہاشم بحرینی م ۱۱۰۹ھ کا "خطبۂ اشباح" اسی سے ماخوذ بتایا جاتا ہے۔

(۳) ـــــ خطب امیر المؤمنینؑ۔ اسماعیل بن مہران بن ابی النصر زید السکونی الکوفی۔

(۴) ـــــ خطب امیر المومنینؑ۔ ابو الفضل محمد بن احمد بن ابراہیم الجعفی الکوفی الصابونی۔

⑤ ——— کتاب الخطب: ابو اسحٰق ابراہیم بن سلیمان بن عبداللہ النہمی الکوفی الخزار۔

⑥ ——— کتاب الخطب: ابوالقاسم ہارون بن مسلم بن سعد الکاتب۔ موصوف نے "کتاب المغازی" لکھی اور حضرت امیرالمومنینؑ کا طویل "مکتوب بنام مالک اشترؒ" کی روایت کی ہے۔

⑦ ——— کتاب الخطب: علی بن عبیدہ الریحانی۔ ان کی دوسری کتاب "الجمل" میں بھی امیرالمومنینؑ کے خطب ومکتوبات و مکالمات واشعار ایک ہزار ہوں گے۔

⑧ ——— خطب علی علیہ السلام: ابراہیم بن حکم ظہیر الفزاری۔

⑨ ——— خطب علی علیہ السلام: ابوالمنذر ہشام بن محمد بن سائب الکلبی۔ (م حدود ۲۰۴ھ در کوفہ)

⑩ ——— خطب امیرالمومنینؑ: ابی عبداللہ محمد بن عمر بن واقد المدنی م حدود ۲۰۷ھ،

⑪ ——— خطب امیرالمومنین: ابوالخیر صالح بن ابی حماد البرازی م بعد ۲۱۴ھ

⑫ ——— خطب علی علیہ السلام: ابوالمفضل نصر بن مزاحم المنقری الکوفی العطارم بعد ۲۱۲ھ

⑬ ——— وقعۃ الصفین (مطبوعہ) اس مصنف کی تالیف وقعۃ الصفین چھپ چکی ہے اس سے اندازہ ہے کہ "الجمل" اور "النہروان" اور "الغارات" میں بھی خطبے اور مکالمے

ہوں گے۔

(۱۴) —— "الجمل" —— ایضاً ——

(۱۵) —— "الغارات" —— ایضاً ——

(۱۶) —— خطب امیر المومنینؑ: صالح بن حماد۔ (صحابی امام حسن عسکریؑ) م حدود ۲۵۰ھ۔

(۱۷) —— خطب امیر المومنینؑ: السید عبدالعظیم بن عبداللہ الحسینی الرازی م حدود ۲۵۰ھ

(۱۸) —— کتاب خطب علیؑ: محمد بن خالد بن عبدالرحمٰن البرقی۔ م حدود ۲۵۰ھ

(۱۹) —— خطب امیر المومنینؑ مع الشرح: (تالیف ۳۱۰ھ) قاضی نعمان المصری م ۳۶۳ھ۔

(۲۰) —— کتاب الخطب: ابو اسحٰق، ابراہیم بن محمد بن سعید بلال الثقفی م ۲۸۳ھ

(۲۱) —— کتاب رسائل امیر المومنینؑ واخبارہ وحروبہ۔ ایضاً۔

(۲۲) کتاب الخطب: —— ایضاً ——

(۲۳) —— کتاب الخطب السائرۃ: —— ایضاً ——

(۲۴) —— کتاب الخطب المعربات: —— ایضاً ——

(۲۵) —— کلام علیؑ: شیخ عبدالعزیز بن یحییٰ الجلودی البصری م ۳۳۲ھ۔

(۲۶) —— خطب امیر المومنینؑ: —— ایضاً ——

(۲۷) —— مواعظ علی علیہ السلام: —— ایضاً ——

(۲۸) ـــــ رسائل علی علیہ السلام : شیخ عبدالعزیز بن یحیٰ الجلودی البصری م ۳۳۲ ھ

(۲۹) ـــــ کتاب الملاحم : ایضاً

موصوف امیرالمومنین علیہ السلام کے ادب و تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے بزرگ تھے۔ ادب پر موصوف کی تالیفات کے علاوہ تاریخ و حروب پر ۱۔ الجمل ۲۔ الصفین۔ ۳۔ الحکمین ۴۔ الغارات ۵۔ حروب علیؑ میں بھی کلام امیرالمومنینؑ نقل ہونا لازمی ہے۔

(۳۰) ـــــ کتاب قول علی فی الشوریٰ :

(۳۱) ـــــ کتاب ما بین علیؑ و عثمان من الکلام :

(۳۲) ـــــ قضایا علیؑ :

(۳۳) ـــــ کتاب الدعا عن علیؑ :

(۳۴) ـــــ کتاب الادب عن علیؑ :

(۳۵) ـــــ خطب علیؑ وکتبہ الی عمالہ : ابوالحسن علی بن محمد المدائنی م ۲۲۴ ھ

(۳۶) ـــــ رسائل الائمہ : ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی۔ م ۳۲۹ ھ۔ یہ کتاب نویں صدی تک ابن طاؤس کے کتب خانہ میں موجود تھی۔

(۳۷) ـــــ تحف العقول : ابومحمد حسن علی بن حسین بن شعبۃ الحرانی۔

(۳۸) ـــــ معدن الحکمۃ فی مکاتیب الائمہ : مرتضیٰ محسن فیض کاشانی۔

(۳)

اقوالِ حضرت امیرالمومنینؑ کی شرحیں

(۱) ــــــ سب سے پہلی شرح جو ہمارے علم میں ہے وہ معروف ادیب رشید الدین وطواط کی شرح ہے جس کا ۵۸۳ھ سن وفات ہے۔ آپ نے ہر قول کی عربی اور فارسی میں شرح کی اور پھر ہر قول کو فارسی زبان میں منظوم کیا جس کا نام "مطلوب کلِّ طالب" رکھا۔

(۲) ــــــ جاحظ کے جمع کردہ سو کلمات کی شرح ابن میثم بحرانی نے بھی کی ہے جو نہج البلاغہ کے شارح بھی ہیں۔ اس کا نام "منہاج العارفین فی شرح الکلام امیرالمومنینؑ" ہے۔ آپ علامہ حلیؒ کے استادوں میں ہیں۔

(۳) ــــــ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے کلام کی تیسری شرح قطب الدین راوندیؒ نے کی ہے۔

(۴) ــــــ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے کلام کی ایک شرح جس میں ادیبانہ اور عارفانہ رنگ ہے شیخ عبدالوہاب نے کی ہے۔

(۵) ــــــ اقوال حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی ایک شرح حلیۃ الصالحین فی شرح کلمات امیرالمومنینؑ

ابن محمد علی حیدر علی نے حیدر آباد دکن میں کی۔ یہ کتاب ۱۲۹۴ھ میں چھپی۔

(۶) —— شیخ ہادی کاشف الغطا نے "مستدرک نہج البلاغہ" کے تیسرے باب میں حضرت امیر المومنینؑ کے اقوال کا ذکر کیا اور ان کی شرح کی۔

(۷) —— غرر الحکم، آقائے جمال الدین خوانساری نے جو کہ علامہ مجلسی کے شیوخ میں ہیں غرر الحکم کی ایک بسیط شرح چھ (۶) جلدوں میں لکھی جو ایک بے نظیر شرح ہے۔ رب العالمین آپ کو اجر عظیم عطا کرے۔ (اس کتاب سے میں نے بہت زیادہ استفادہ کیا۔) (جاوید جعفری)

(۸) —— غرر الحکم کی ایک دوسری شرح عالم جلیل عبد الکریم بن محمد بن یحییٰ قزوینی نے پانچ جلدوں میں کی جس کا نام نظم الغرر و نضد الدرر ہے۔

(۴)

نہج البلاغہ کی شرحیں

(۱) —— شرح نہج البلاغۃ : حبیب اللہ خوئی۔

(۲) —— شرح نہج البلاغۃ : احمد جواد مغنیہ

(۳) ـــــ اعلام نہج البلاغۃ : علامہ سید علی ابن ناصر معاصر سید رضی۔

(۴) ـــــ منہاج البراعۃ (شرح) علامہ قطب الدین راوندی۔

(۵) ـــــ علامۂ نبیل سید جلیل سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ کی شرح۔

(۶) ـــــ شرح علامہ ابن میثم بحرانیؒ۔

(۷) ـــــ شیخ جلیل قطب الدین محمد بن حسین اسکندریؒ آپ کی شرح کا نام "اصباح" ہے۔

(۸) ـــــ شرح شیخ حسین بن شہاب الدین حیدر علی عاملی کرکی۔

(۹) ـــــ شیخ نظام الدین علی ابن الحسین ابن نظام الدین جیلانی آپ کی شرح کا نام "انوار الفصاحۃ واسرار البلاغۃ" ہے۔

(۱۰) ـــــ حدائق الحدائق (شرح) ۲۰ جلدیں۔ علامہ سید میرزا علاؤ الدین محمد ابن ابی تراب الحسین مشہور بہ فاضلِ گلستانہ۔

(۱۱) ـــــ روضۃ الابرار - فاضل زرواری۔

(۱۲) ـــــ شرح ملا فتح اللہ کاشانی۔

(۱۳) ـــــ شرح علامہ سید ماجد بن محمد بحرانیؒ۔

(۱۴) ـــــ شرح احمد بن محمد الوبری۔

(۱۵) ـــــ شرح ضیاء الدین ابی الرضا فضل اللہ راوندیؒ۔

(۱۶) ـــــ معارج نہج البلاغۃ - ابی الحسن علی ابن ابی القاسم البیہقی النیشاپوریؒ۔

(۱۷) ——— حدائق الحقائق: ابوالحسین محمد ابن الحسین مشہور بہ قطب الدین کیدری۔

(۱۸) ——— شرح قاضی عبدالجبار المردد

(۱۹) ——— شرح ابی حامد عزالدین عبدالحمید ابن ابی الحدید المعتزلی۔

(۲۰) ——— تلخیص شرح ابن ابی الحدید قاضی محمود الطبسی۔

(۲۱) ——— تلخیص آخر فخرالدین عبداللہ بن المؤید باللہ بنام "العقد النضید المستخرج من شرح ابن ابی الحدید"۔

(۲۲) ——— شرح علامہ جمال الدین الحسن بن یوسف الحلیؒ

(۲۳) ——— شرح کبیر (چار جلدیں) کمال الدین بن عبدالرحمن الحلیؒ۔

---

(۵)

علامہ آمدیؒ المتوفی ۵۱۰ھ

علامہ آمدی کا پورا نام ناصرالدین ابوالفتح عبدالواحد بن محمد بن محفوظ بن عبدالواحد بن محمد بن عبدالواحد التمیمی آمدی ہے۔

علامہ نوریؒ نے آپ کا یہ شجرہ مستدرک الوسائل میں بیان کیا۔ صاحب "ریاض العلماء" مرزا آفندیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ علامہ آمدیؒ شیعہ امامیہ سلسلے

کے ایک فاضل عالم تھے۔

ابن شہر آشوبؒ اپنی کتاب "المناقب" کے باب اول میں لکھتے ہیں:

"مجھ کو علامہ آمدیؒ نے اپنی کتاب غررالحکم
کی روایت کا اجازہ مرحمت فرمایا۔"

اس بات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ ابن شہر آشوبؒ کے استادوں میں سے تھے۔

علامہ مجلسیؒ نے بحارالانوار کے آغاز میں ابن شہر آشوبؒ کی ایک اور کتاب معالم العلماء سے علامہ آمدیؒ کی عظمت و ثقاہت اور ان کی کتاب غررالحکم و درر الکلم کا ذکر کیا ہے۔

علامہ سید محمد باقر خوانساریؒ اپنی کتاب "روضات الجنات" میں علامہ آمدیؒ کا اور "غررالحکم" کا نہایت شاندار طریقے سے ذکر کیا ہے اور یہ بھی کہا کہ محقق جمال الدین خوانساری نے شاہ سلطان حسین صفوی کی درخواست پر اس کا فارسی میں ترجمہ کیا اور شرح لکھی۔

علامہ آمدیؒ غررالحکم کے دیباچہ میں تحریر کرتے ہیں کہ:

"جاحظ جو اتنا بڑا فاضل اور دانش مند تھا
اس نے امام المتقین علیہ السلام کے صرف
سو (۱۰۰) کلمات جمع کیے ہیں لیکن میں نے
اگرچہ کہ میں علم و دانش میں جاحظ کی گرد پا
بھی نہیں ہوں اس سے ہزار گنا زیادہ اقوال
غررالحکم میں جمع کر دیے۔"

محدث قمیؒ اپنی کتاب "فوائد رضویہ" میں علامہ آمدیؒ کے بارے

ہیں لکھتے ہیں کہ انھوں نے اپنی عظیم کتاب میں جو اقوال حروف تہجی کے مطابق جمع کئے ہیں وہ سماعت میں ملاحت اور قلب و ذہن کی جلا اور ٹھنڈک ہیں۔

علامہ مجلسیؒ بحار الانوار کی سترویں جلد میں لکھتے ہیں کہ

"جاحظ کے بعد جن کئی علماء نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے گوہر حکمت جمع کیے ان میں علامہ آمدی بھی ہیں کہ جن کی کتاب "غرر الحکم و درر الکلم" بہت مشہور اور متداول کتاب ہے۔"

کتب رجال کی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ علامہ آمدیؒ نے شیخ طوسیؒ کا زمانہ دیکھا اور تقریباً ۵۱۰ھ میں وفات پائی۔

---

(۶)

غرر الحکم و درر الکلم

اس کتاب کے متعدد قلمی نسخے دنیا کے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں جن میں ایران، ترکی، ہندوستان، انگلستان اور فرانس شامل ہے۔

○ ــــــ اس کتاب کا ایک نسخہ سونے کے پانی سے لکھا ہوا حضرت امام رضا علیہ السلام کی لائبریری میں موجود ہے جس پر سن کتابت ۹۶۱ھ تحریر ہے۔ یعنی اب سے کوئی

چار سو چھیالیس (۴۴۶) سال پہلے کا نسخہ۔

○ —— اس کتاب کا ایک اور نسخہ کتاب خانہ حضرت امام رضا علیہ السلام میں موجود ہے جس کی تاریخ کتابت سنہ ۵۱۰ھ ہے یعنی علامہ آمدی کے دَور کا تقریباً نو سو دس (۹۱۰) سال پرانا نسخہ۔

اس کتاب کے مختلف اقوال کے ترجمے فارسی، اردو، گجراتی، سندھی انگریزی، فرانسیسی اور جرمنی اور دنیا کی متعدد دیگر زبانوں میں ہوئے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ساڑھے سات ہزار اقوال کا گجراتی زبان میں ترجمہ سنہ ۱۹۲۵ء میں احمد آباد سے چھپا جس کے دیباچہ میں یہ تحریر ہے کہ مشہور امریکی فلسفی اور ادیب ایمرسن (EMERSON) نے حضرت علی علیہ السلام کے اقوال کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔

شکر و سپاس اس معبود کو سزاوار ہے کہ جس نے اپنی توفیق کے ذریعے ہم کو جادۂ معرفت پر گامزن کیا اور اپنی کل مخلوق میں ہمیں توحید کا زیور دے کر ممتاز بنایا۔

اس کی ہر نعمت پر حمد ہے ———،

ایسی حمد کہ جس کو گننے میں جہان کے تمام اندازے قاصر ہیں ———

اور جس کی تعداد کا تعین کرنے میں عالم کے تمام حساب نادرست ہیں

میں گواہی دیتا ہوں کہ ———

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ——— اور ——— کوئی اس کا ہمسر نہیں ——— ؛

ایسی گواہی جو زبانِ راست کی گواہی ہے اور ایسی گواہی کہ جس میں دل کا اخلاص اپنے کمالِ حقیقت کے ساتھ موجود ہے ——— !

اور گواہی دیتا ہوں کہ ———

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق میں چُنے ہوئے بندے ہیں اور سچائی کی دعوت دینے والے ہیں ———،

وہ اس وقت مبعوث بہ رسالت ہوئے ———

کہ جب تمام اہلِ مذاہب باطل میں گرفتار تھے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت کے ذریعہ انھوں نے راہ راست پائی اور آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہی راہ یقین تابناک ہوئی اور حق روشن ہوا اور باطل برباد ہوا۔

اللہ کی صلوٰۃ اور رحمت ہو آپؐ پر اور آپؐ کی آل پر ———

——— کہ جو تمام نیکو کاروں کے سردار ہیں

اور ———،

آپؐ کے ان اصحاب پر جو نیک کرداروں میں منتخب شدہ ہیں، ایسی رحمت نازل ہوتی رہے جو دن و رات کے کسی لمحہ میں منقطع نہ ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد اپنے نفس پر ظلم کرنے والا، رحمتِ ربانی کا محتاج، عبدالواحد بن محمد بن محفوظ بن محمد بن عبدالواحد التمیمی کہ خدا اس سے راضی ہو،

اس کتاب کی تحریر کا باعث اور ان کلماتِ حکیمانہ کے جمع و تدوین کا سبب وہ عبارات ہیں جو ابو عثمان جاحظ نے اپنی کتاب سو (۱۰۰) کلمات حکیمانہ میں درج کی ہیں جو باعتبارِ تازگیٔ مضامین اور سماعت و عقل کو بے اندازہ نفع پہنچانے والی چیزیں ہیں۔

جاحظ کی کتاب دیکھ کر میں نے خود اپنے آپ سے کہا کہ:

بارِ الہا! میری فریاد سن .... تعجب ہے اس شخص پر

جو علامۂ زماں اور اپنے ہمعصروں میں منفرد اور یگانۂ روزگار تھا اور فنونِ علم اور مراتب فہم و ادراک میں مقدم تھا اور صدرِ اوّل (اوائل اسلام) کے نزدیک تر تھا کہ جس کے لیے اسلام کی فضیلت سے حصہ سمیٹنا زیادہ آسان تھا کہ وہ حضرت علی علیہ السلام کے علوم کے ماہِ تاباں اور بدرِ منیر سے کس طرح نابینا ہو گیا اور اس نے عظیم ترین ذخیرہ میں سے بہت قلیل کا انتخاب کیا۔

اس نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی جتنی حکمتوں کو جمع کیا ہے وہ کل میں سے چند ہیں ——— اور وافر میں بہت تھوڑی ہیں ——— اور موٹی بوندوں والی بارش کے مقابلے میں فقط شبنم ہیں ——— ،

اور میں اپنی عاجزی کے باوجود اور رتبۂ کمال سے کوتاہی رکھنے کے باوجود اور اوائل اسلام کے علماء کے جواہرِ علمی کے سامنے عاجز رہنے کے باوجود اور ان باوثوق علماء کے مقابلے میں کم وزن ہونے کے باوجود مولائے کائنات کے حکیمانہ کلام اور بزرگ منزلت سخن میں سے جو بہت تھوڑا سا کلام جمع کیا ہے کہ اس کی تعریف کرنے میں اربابِ بلاغت گونگے اور جس کی تعریف بیان کرنے میں اہل معانی عاجز ہیں اور صاحبانِ حکمت ایسی مثالیں بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

میرا اللہ جانتا ہے کہ اس کتاب کی جمع کے سلسلے میں ایسا ہی ہے کہ میں نے گویا دریا سے ایک چلّو بھرا ہو۔ اور اس شخص کی مانند ہوں کہ جو تعریف میں کتنے ہی مبالغے سے کام لے مگر اپنی کوتاہی پر معترف ہو۔

مگر ایسا کیوں نہ ہو؟ اس لیے کہ وہ صاحب صفات و اوصاف کہ ان پر درود و سلام ہو، سرچشمۂ نبوتؐ سے سیراب ہونے والے جنھوں نے اپنے دونوں پہلوؤں کو علم الٰہی سے لبریز کر لیا تھا۔

اس لیے وہ خود ارشاد فرماتے تھے۔ آپ کا قول حق اور آپ کا سخن سچا ہے کہ جس کو ارباب حدیث سے اس طرح نقل کیا گیا ہے کہ

"بے شک میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان علم عظیم پوشیدہ ہے کاش کہ میں اس علم کو برداشت کرنے والے کچھ افراد پا لیتا"

اور یہ بات برحق ہے کہ میں نے اختصار کی وجہ سے اپنے اس مجموعے کی سندوں کو چھوڑ دیا ہے اور حروف تہجی کے مطابق ان اقوال کو مرتب کیا ہے۔ اور ان کلمات حکمت آمیز کو اس طرح سے جمع کیا ہے کہ آپؑ کے کلام کے سارے صنائع و بدایع واضح ہو گئے ہیں۔ چونکہ جس کلام میں صحیح فصاحت و بلاغت ہوتی وہ ذہنوں کو متاثر کرتا ہے اور کانوں کو اپنی جانب مبذول کرواتا ہے۔ اس لیے میں نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے اقوال کے موتیوں کو جوہری کی طرح اپنی کتاب میں جڑ دیا ہے اور اس کتاب کا نام "غرر الحکم و درر الکلم" رکھا ہے۔

حضور اقدس الہی سے ثواب کا امیدوار ہوں۔

اور عزت والی بارگاہ سے میں اپنے ہر عیب کی پوشیدگی کا طالب ہوں۔

اور توفیق نہیں ملتی مگر رب العالمین کی جانب سے،

اسی پر توکل ہے،

اور اسی کی طرف میری بازگشت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ہمزہ سے شروع ہونے والے اقوال:

①

۱ — اَلدِّيْنُ يَعْصِمُ

دین (انسان کو) حفاظت میں رکھتا ہے۔

۲ — اَلدُّنْيَا تُسْلِمُ

دُنیا خوار کرتی ہے۔

۳ — اَلدِّيْنُ يُجِلُّ، اَلدُّنْيَا تُذِلُّ

دین جلالت (بزرگی) عطا کرتا ہے، دنیا ذلیل کرتی ہے۔

۴ — اَلدُّنْيَا اَمَدٌ، اَلْاٰخِرَةُ اَبَدٌ

دُنیا (اک) گزرتا ہوا لمحہ ہے، آخرت (ایک) ابدی (منزل) ہے۔

۵ — اَلْعِلْمُ يُنْجِدُ ، اَلْحِكْمَةُ تُرْشِدُ۔

علم رتبہ کو بلند کرتا ہے، حکمت راہِ راست دکھاتی ہے۔

۶ — اَلْعَدْلُ مَأْلُوْفٌ ، اَلْجَوْرُ عَسُوْفٌ۔

عدل قابلِ اُلفت ہوتا ہے، جور (وستم) انسانیت کی رہگذر سے ہٹا دیتا ہے۔

۷ — اَلصِّدْقُ وَسِيْلَةٌ ، اَلْعَفْوُ فَضِيْلَةٌ

سچائی (ایک) وسیلہ ہے، معافی (باعثِ) فضیلت ہے۔

۸ — اَلسَّخَاءُ سَجِيَّةٌ ، اَلشَّرَفُ مَزِيَّةٌ

سخاوت (ایک) زیور ہے، شرافت (ایک) حُسن ہے۔

۹ — اَلْحَزْمُ بِضَاعَةٌ ، اَلتَّوَانِيْ اِضَاعَةٌ

دُور اندیشی ایک سرمایہ ہے، سُستی باعثِ بربادی ہے۔

۱۰ — اَلْوَفَاءُ كَرَمٌ ، اَلْمَوَدَّةُ رَحِمٌ

وفاداری کریم کی صفت ہے، دوستی مہربان رویّہ کا نام ہے۔

۱۱ — اَلتَّوَاضُعُ يَرْفَعُ ، اَلتَّكَبُّرُ يَضَعُ

انکساری (باعث) رفعت ہے، تکبّر (باعث) پستی ہے۔

۱۲ ــــ اَلْحِكْمَةُ عِصْمَةٌ، اَلْعِصْمَةُ نِعْمَةٌ

حکمت (درحقیقت) عصمت ہے، عصمت (دراصل) ایک نعمت ہے۔

۱۳ ــــ اَلْكَرَمُ فَضْلٌ، اَلْوَفَاءُ نُبْلٌ

کرم ایک فضیلت ہے، وفا (باعثِ) سرداری ہے۔

۱۴ ــــ اَلْعَقْلُ زَيْنٌ، اَلْحُمْقُ شَيْنٌ

عقل (ایک) زینت ہے، حماقت (ایک) عیب ہے۔

۱۵ ــــ اَلصِّدْقُ اَمَانَةٌ، اَلْكِذْبُ خِيَانَةٌ

سچائی (ایک) امانت ہے، جھوٹ (دراصل) خیانت ہے۔

۱۶ ــــ اَلْاِنْصَافُ رَاحَةٌ، اَلشَّرُّ وَقَاحَةٌ

انصاف میں راحت ہے، شر (دراصل) بے حیائی ہے۔

۱۷ ــــ اَلْجُوْدُ رِيَاسَةٌ، اَلْمُلْكُ سِيَاسَةٌ

جود وسخا (باعثِ) ریاست ہے، حکومت (دراصل) نگہبانی کا نام ہے۔

۱۸ ـــــ اَلْاَمَانَةُ اِیْمَانٌ ، اَلْبَشَاشَةُ اِحْسَانٌ
امانت داری ایمان ہے ، خندہ پیشانی (بھی) ایک احسان ہے۔

۱۹ ـــــ اَلْکَرِیْمُ اَبْلَجُ ، اَللَّئِیْمُ مَلْھُوْجٌ
کریم کا چہرہ روشن ہے ، کمین کی فطرت خام ہے۔

۲۰ ـــــ اَلْفِکْرُ یَھْدِیْ ، اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ
فکر ہدایت کرتی ہے ، سچائی (سبب) نجات ہے۔

۲۱ ـــــ اَلْکِذْبُ یُرْدِیْ
جھوٹ ہلاکت کا (سبب) ہے۔

۲۲ ـــــ اَلْقَنَاعَةُ تُغْنِیْ
قناعت (باعث) تونگری ہے۔

۲۳ ـــــ اَلْغِنٰی یُطْغِیْ
دولت مندی (باعث) سرکشی ہے۔

۲۴ ـــــ اَلْفَقْرُ یُنْسِیْ
غربت (انسان کو) گم کر دیتی ہے یا انسان کو فراموش کروا دیتی ہے۔

۲۵ ـــــ اَلدُّنْيَا تُغْوِیْ

دنیا (انسان کو) اغوا کرلیتی ہے۔

۲۶ ـــــ اَلشَّهْوَةُ تُغْرِیْ

خواہش اندھا کر دیتی ہے۔

۲۷ ـــــ اَللَّذَّةُ تُلْهِیْ

لذّت (انسان سے کھیل) کھیلتی ہے۔

۲۸ ـــــ اَلْهَوٰی یُرْدِیْ

ہوس ہلاک کرڈالتی ہے۔

۲۹ ـــــ اَلْحَسَدُ یُضْنِیْ

حسد رنج میں مُبتلا کر دیتا ہے۔

۳۰ ـــــ اَلْحِقْدُ یُذْرِیْ

کینہ (انسان کو) فنا کر دیتا ہے یا کینہ (انسان کو) پژمردہ کردیتا ہے۔

۳۱ ـــــ اَلْیَقِیْنُ عِبَادَةٌ

یقین عبادت ہے۔

۳۲ ــــ اَلْمَعْرُوْفُ سِيَادَةٌ
نیکی (باعثِ) سَرداری ہے۔

۳۳ ــــ اَلشُّکْرُ زِيَادَةٌ
شُکر نعمت میں اضافے کا سبب ہے۔

۳۴ ــــ اَلْفِکْرُ عِبَادَةٌ
فکر عبادت ہے۔

۳۵ ــــ اَلْعِفَافُ زَهَادَةٌ
پرہیزگاری زُہد ہے۔

۳۶ ــــ اَلْاُمُوْرُ بِالتَّجْرِبَةِ
کام تجربے سے انجام پاتے ہیں۔

۳۷ ــــ اَلْاَعْمَالُ بِالْخِبْرَةِ
اعمال آگہی سے پورے ہوتے ہیں۔

۳۸ ــــ اَلْعِلْمُ بِالْفَهْمِ
علم فہم سے حاصل ہوتا ہے۔

۳۹ — اَلْفَهْمُ بِالْفِطْنَةِ
فہم شعور سے ملتا ہے۔

۴۰ — اَلْفِطْنَةُ بِالْبَصِيْرَةِ
شعور بصیرت کا نتیجہ ہے۔

۴۱ — اَلتَّدْبِيْرُ بِالرَّأْيِ وَالرَّأْيُ بِالْفِكْرِ
تدبیر رائے سے پرورش پاتی ہے، رائے فکر سے جنم لیتی ہے۔

۴۲ — اَلظَّفَرُ بِالْحَزْمِ، وَالْحَزْمُ بِالتَّجَارِبِ
کامیابی احتیاط کا نتیجہ ہوتی ہے، احتیاط تجربات سکھاتے رہتے ہیں۔

۴۳ — اَلْمَكَارِمُ بِالْمَكَارِهِ
اچھائیوں کا (حصول) سختیوں میں پوشیدہ ہے۔

۴۴ — اَلثَّوَابُ بِالْمَشَقَّةِ
ثواب بقدرِ محنت ملتا ہے۔

۴۵ — اَلْعُجْبُ هَلَاكٌ
خود بینی میں ہلاکت ہے۔

۴۶ ـــــ اَلرِّیَاءُ اِشْرَاکٌ

ریاکاری (اللہ عزّ وجلّ) کے ساتھ شراکت ہے۔

۴۷ ـــــ اَلْجَھْلُ مَوْتٌ

جہالت (دراصل) موت ہے۔

۴۸ ـــــ اَلتَّوَانِیْ فَوْتٌ

سستی (مقاصد کے) فوت ہونے کا سبب ہے۔

۴۹ ـــــ اَلشَّھَوَاتُ آفَاتٌ

خواہشات (دراصل) آفتیں ہیں۔

۵۰ ـــــ اَللَّذَّاتُ مُفْسِدَاتٌ

لذتیں (باعثِ) فساد ہوتی ہیں۔

۵۱ ـــــ اَلْاَمَانِیُّ اَشْتَاتٌ

آرزوئیں گوناگوں ہوتی ہیں۔

۵۲ ـــــ اَلْیَاْسُ حُرٌّ

مایوسی ایک آزادی ہے۔ (مخلوق سے)

۵۳ ـــــ اَلطَّمَعُ مُضِرٌّ
لالچ ضرر رساں ہے۔

۵۴ ـــــ اَلْمُنْصِفُ کَرِیْمٌ ، اَلظَّالِمُ لَئِیْمٌ
انصاف کرنے والا کریم کہلاتا ہے، ظلم کرنے والا ہمیشہ
ملامت کا شکار رہتا ہے۔

۵۵ ـــــ اَلْمَعْرُوْفُ رِقٌّ
نیکی ہمدردی کرنے کا نام ہے نیکی لوگوں کو غلام بناتی ہے۔

۵۶ ـــــ اَلْمُکَافَاۃُ عِتْقٌ
نیکی کے بدلے نیکی غلامی سے آزادی دلاتی ہے۔

۵۷ ـــــ اَلصَّبْرُ مِلَاکٌ
صبر ایک (محکم) بنیاد ہے۔

۵۸ ـــــ اَلْجَزَعُ هَلَاکٌ
بے تابی (باعثِ) ہلاکت ہے۔

۵۹ ـــــ اَلتَّوَدُّدُ یُمْنٌ
انسان دوستی (باعثِ) برکت ہے یا عجلت نہ کرنا

(باعث) برکت ہے۔

۶۰ — اَلْاَنَاۃُ حُسْنٌ

بُردباری اور وقار ایک حُسن ہے۔

۶۱ — اَلسَّخَاءُ خُلُقٌ

سخاوت ایک اچھی خُو ہے۔

۶۲ — اَلْعُجُبُ حُمْقٌ

خود پسندی حماقت ہے۔

۶۳ — اَلسَّفَهُ خُرْقٌ

کم ظرفی چھچھوراپن ہے۔

۶۴ — اَلْعِلْمُ كَنْزٌ

علم (ایک) خزانہ ہے۔

۶۵ — اَلْعِبَادَةُ فَوْزٌ

عبادت (وجہ) کامیابی ہے۔

۶۶ — اَلْقَنَاعَةُ عِزٌّ

قناعت (باعث) عزت ہے۔

۶۷ — اَلدِّیْنُ حُبُوْرٌ
دین ایک جاودانی خوشی کا نام ہے۔

۶۸ — اَلْیَقِیْنُ نُوْرٌ
یقین نور ہے۔

۶۹ — اَلْاِیْمَانُ اَمَانٌ
ایمان (باعثِ) امان ہے۔

۷۰ — اَلْکُفْرُ خِذْلَانٌ
کفر (باعثِ) ذلّت ہے۔

۷۱ — اَلرِّضَا غَنَاءٌ وَالسُّخْطُ عَنَاءٌ
رضائے (الٰہی) تونگری ہے، اور شکوہ باعثِ رنج ہے۔

۷۲ — اَلتَّوَکُّلُ کِفَایَةٌ
(اللہ پر) توکّل ہی کافی ہوتا ہے۔

۷۳ — اَلتَّوْفِیْقُ عِنَایَةٌ
توفیق عنایتِ ربّانی ہے۔

۷۴ —— اَلْاِخْلَاصُ غَایَةٌ

اِخلاص (عمل کا) کمال ہے۔

۷۵ —— اَلْخَوْفُ اَمَانٌ

خوف میں اَمن پوشیدہ ہے۔

۷۶ —— اَلْوِجْدَانُ سِلْوَانٌ

تسلّی (نتیجہ) کامیابی کا ثمرہ ہے۔

۷۷ —— اَلْفَقْدُ اَحْزَانٌ

ناکامی غم واندوہ (کا سبب) ہے۔

۷۸ —— اَلدَّیْنُ رِقٌّ، اَلْقَضَاءُ عِتْقٌ

قرض (باعثِ) غلامی ہے، ادائیگی (باعثِ) آزادی ہے۔

۷۹ —— اَلصِّدْقُ فَضِیلَةٌ، اَلْکِذْبُ رَذِیلَةٌ

سچائی ایک فضیلت ہے، جھوٹ (سببِ) پستی ہے۔

۸۰ —— اَلْمَعْرُوفُ حَسَبٌ

نیکی (ہی) سرمایۂ افتخار ہے۔

۸۱ ــــ اَلْمَوَدَّةُ نَسَبٌ
دوستی (دراصل) ایک خاندان ہے۔

۸۲ ــــ اَلصَّمْتُ وَقَارٌ، اَلْهَذْرُ عَارٌ
خاموشی میں وقار ہے، فضول گوئی (باعثِ) رسوائی ہے۔

۸۳ ــــ اَلْعُسْرُ لُؤْمٌ
پریشان حالی (باعثِ) ملامت ہے۔

۸۴ ــــ اَللَّجَاجُ شُؤْمٌ
ہٹ دھرمی (باعثِ) بدبختی ہے۔

۸۵ ــــ اَلْفِكْرُ رُشْدٌ، اَلْغَفْلَةُ فَقْدٌ
فکر رہنما ہے، غفلت محرومی ہے۔

۸۶ ــــ اَلْوَرَعُ اِجْتِنَابٌ
پرہیزگاری احتیاط کا نام ہے۔

۸۷ ــــ اَلشَّكُّ اِرْتِيَابٌ
شک (نفس کی) گھبراہٹ ہے۔

۸۸ —— اَلطَّاعَةُ نَجٰی، اَلْمَعْصِیَةُ تَرْدِیْ
اطاعت (باعثِ) نجات ہے، معصیت نافرمانی (باعثِ) ہلاکت ہے۔

۸۹ —— اَلْجُبْنُ اٰفَةٌ، اَلْعَجْزُ سَخَافَةٌ
بُزدلی ایک آفت ہے، کمزوری (دراصل) کم عقلی ہے۔

۹۰ —— اَلْمُصِیْبُ وَاجِدٌ، اَلْمُخْطِئُ نَاقِدٌ
صحیح چلنے والا پانے والا ہے، غلط چلنے والا محروم رہ جانے والا ہے۔

۹۱ —— اَلصِّدْقُ نَجَاحٌ، اَلْکِذْبُ فَضَّاحٌ
صداقت کامیابی ہے، جھوٹ رسوائی ہے۔

۹۲ —— اَلْعِلْمُ عِزٌّ، اَلطَّاعَةُ حِرْزٌ
علم عزّت ہے، اطاعت ڈھال ہے۔

۹۳ —— اَلصَّبْرُ مَرْفَعَةٌ، اَلْجَزَعُ مَنْقَصَةٌ
صبر (باعثِ) رفعت ہے، شکوہ باعثِ نقص ہے۔

۹۴ —— اَلشَّجَاعَةُ زَیْنٌ، اَلْجُبْنُ شَیْنٌ
شجاعت زینت ہے، بُزدلی ایک عیب ہے۔

۹۵ ــــ اَلاِصَابَةُ سَلَامَةٌ ، اَلْخَطَاءُ مَلَامَةٌ ، اَلْعَجَلُ نَدَامَةٌ

سلامتی فکر و عمل کی صحت میں ہے ، لغزش میں ملامت پوشیدہ ہے ، ندامت عُجلت سے وابستہ ہے ۔

۹۶ ــــ اَلرِّزْقُ مَقْسُومٌ ، اَلْحَرِیْصُ مَحْرُومٌ

رزق تقسیم کر دیا گیا ہے ، لالچی کو محروم کیا جا چکا ہے ۔

۹۷ ــــ اَلْبَخِیْلُ مَذْمُومٌ ، اَلْحَسُوْدُ مَغْمُوْمٌ

بخیل مذمّت کا ہدف رہتا ہے ، حاسد (ہمیشہ) غم و اندوہ میں مُبتلا رہتا ہے ۔

۹۸ ــــ اَلظَّالِمُ مَلُوْمٌ

ظالم ملامت کا شکار رہتا ہے ۔

۹۹ ــــ اَلْجَفَاءُ شَیْنٌ ، اَلْمَعْصِیَةُ حَیْنٌ

سخت گیری (باعث) عیب ہے ، نافرمانی (باعث) پریشانی ہے ۔

۱۰۰ — اَلْحَازِمُ يَقْظَانُ ، اَلْغَافِلُ وَسْنَانُ
دُوراندیش ہر وقت بیدار رہتا ہے ، غافل ہمیشہ آغازِ خواب میں رہتا ہے ۔

۱۰۱ — اَلْحِرْمَانُ خِذْلَانٌ
محرُومی باعثِ خواری ہے ۔

۱۰۲ — اَلْقِنْيَةُ اَحْزَانٌ
دولت کا ڈھیر ہجومِ غم ہے ۔

۱۰۳ — اَلْاَمَلُ خَوَّانٌ
اُمید بہت خیانت کرتی ہے ۔

۱۰۴ — اَلْيَقْظَةُ نُورٌ ، اَلْغَفْلَةُ غُرُورٌ
بیداری (دراصل) نور ہے ، غفلت (دراصل) دھوکہ ہے ۔

۱۰۵ — اَلْمَكْرُ لُؤْمٌ ، اَلْخَدِيعَةُ شُؤْمٌ
مکر ملامت کا سبب ہے ، فریب (باعثِ) بدبختی ہے ۔

۱۰۶ — اَلْبُخْلُ فَقْرٌ
کنجوسی (باعثِ) غربت ہے ۔

۱۰۷ — اَلْخِیَانَةُ غَدْرٌ

خیانت (درحقیقت) غدّاری ہے۔

۱۰۸ — اَلشَّکُّ کُفْرٌ

شک (درحقیقت) کفر ہے۔

۱۰۹ — اَلْاِحْسَانُ مَحَبَّةٌ

احسان (سببِ) محبت ہے۔

۱۱۰ — اَلشُّحُّ مَسَبَّةٌ

کنجوسی بدنامی کا سبب ہے۔

۱۱۱ — اَلْعَقْلُ قُرْبَةٌ، اَلْحُمْقُ غُرْبَةٌ

عقل (وجہ) قُربت ہے، حماقت (وجہ) دُوری ہے۔

۱۱۲ — اَلْاِیْثَارُ فَضِیْلَةٌ، اَلْاِحْتِکَارُ رَذِیْلَةٌ

ایثار ایک فضیلت ہے، ذخیرہ اندوزی کمینہ پن ہے۔

۱۱۳ — اَلْاَمَانَةُ صِیَانَةٌ

امانت نگہبانی کرنے کا نام ہے۔

۱۱۴ —— اَلْاِذَاعَۃُ اَمَانَۃٌ

حق کی ظاہر کرنا (بھی) امانت ہے۔

۱۱۵ —— اَلتَّقِیَّۃُ دِیَانَۃٌ

تقیہ دین داری ہے۔

۱۱۶ —— اَلتَّقْوٰی تُعِزُّ، اَلْفُجُوْرُ یُذِلُّ

تقویٰ عزت دینے والا ہے، گناہ کا ارتکاب ذلیل کرتا ہے۔

۱۱۷ —— اَلْحَزْمُ صَنَاعَۃٌ

دُور اندیشی (ایک) بہترین صفت ہے۔

۱۱۸ —— اَلْعَجْزُ اِضَاعَۃٌ

کمزوری (درحقیقت) ضائع ہونے کا نام ہے۔

۱۱۹ —— اَلْوَرَعُ جُنَّۃٌ

پرہیزگاری ڈھال ہے۔

۱۲۰ —— اَلطَّمَعُ مِحْنَۃٌ

لالچ (کا ثمر) محنت ہے۔

۱۲۱ —— اَلتَّاجِرُ مُخَاطِرٌ
تاجر بامِ ہلاکت پر ہے۔

۱۲۲ —— اَلْفَاجِرُ مُجَاهِرٌ
فاجر اپنے عیب کو آشکار کرکے رہتا ہے۔

۱۲۳ —— اَلْعِلْمُ دَلِيْلٌ
علم رہنما ہے۔

۱۲۴ —— اَلْاِصْطِحَابُ قَلِيْلٌ
دو انسانوں کی موافقت (بہت ہی) ناپید ہے۔

۱۲۵ —— اَلْحَيَاءُ جَمِيْلٌ
حیا (بھی) ایک جمال ہے۔

۱۲۶ —— اَلطَّمَعُ رِقٌّ
لالچ غلامی ہے۔

۱۲۷ —— اَلْيَأْسُ عِتْقٌ
ناامیدی رہائی ہے۔ (مخلوق سے)

۱۲۸ ـــــ اَلْاَنَاۃُ اِصَابَۃٌ

بُردباری (فکر و عمل کی) صحت ہے

۱۲۹ ـــــ اَلطَّاعَۃُ اِجَابَۃٌ

اطاعت (وجہ) قبولیت ہے۔

۱۳۰ ـــــ اَلْخُضُوْعُ دِنَاءَۃٌ

جھکنا (دشمن کے سامنے) باعثِ پستی ہے۔ جھکنا (اللہ کے سامنے) باعثِ قربت ہے۔

۱۳۱ ـــــ اَلصَّمْتُ مَنْجَاۃٌ

خاموشی (باعثِ) نجات ہے۔

۱۳۲ ـــــ اَلْاُمُوْرُ اَشْبَاہٌ

انسانی معاملات (آپس میں) مطابقت رکھتے ہیں۔

۱۳۳ ـــــ اَلْمَعْرُوْفُ قُرُوْضٌ

نیکیاں (واجب الادا) قرضے ہیں

۱۳۴ ـــــ اَلشُّکْرُ مَفْرُوْضٌ

شکر کرنا فرض ہے

۱۳۵ —— اَلْفِطْنَةُ هِدَايَةٌ

شعور (ایک) ہدایت ہے۔

۱۳۶ —— اَلْغَبَاوَةُ غِوَايَةٌ

کُند ذہنی گمراہی ہے۔

۱۳۷ —— اَلطَّمَعُ فَقْرٌ

لالچ غربت ہے۔

۱۳۸ —— اَلْاِشْرَاكُ كُفْرٌ

(اللہ کے ساتھ) شراکت کفر ہے۔

۱۳۹ —— اَلْحَيَاءُ مَحْرَمَةٌ

حیا (باعثِ) محرومی (بھی) ہے۔

۱۴۰ —— اَلزَّلَلُ مَنْدَمَةٌ

لغزش (باعثِ) ندامت ہے۔

۱۴۱ —— اَلزُّهْدُ ثَرْوَةٌ

زُھد (باعث) تونگری (بھی) ہے۔

۱۴۲ —— اَلْهَوٰی صَبْوَةٌ

خواہشِ نفس (درحقیقت) ذہن کی ناپختگی ہے۔

۱۴۳ —— اَلْحِلْمُ عَشِیْرَةٌ

حِلم (بذاتِ خود) ایک قبیلہ ہے۔

۱۴۴ —— اَلسَّفَهُ جَرِیْرَةٌ

حِلم کی کمی گناہ کا سبب ہوتی ہے۔

۱۴۵ —— اَلْاَمَانِیْ تَخْدَعُ

آرزوئیں فریب دیتی رہتی ہیں۔

۱۴۶ —— اَلْاَجَلُ یَصْرَعُ

اَجل (انسان کو) زمین بوس کر دیتی ہے۔

۱۴۷ —— اَلدُّنْیَا تَضُرُّ، اَلْاٰخِرَةُ تَسُرُّ

دنیا ضرر رساں ہے، آخرت (باعثِ) مسرت ہے۔

۱۴۸ —— اَلْاَمَلُ یَغُرُّ، اَلْعَیْشُ یَمُرُّ

اُمید دھوکہ (بھی) دیتی ہے، زندگی پیہم گزرتی رہی چلی جاتی ہے۔

۱۴۹ — اَلرَّحِيْلُ وَشِيْكٌ

کوچ بہت ہی قریب آچکا ہے۔

۱۵۰ — اَلْعِلْمُ يُنْجِيْكَ، اَلْجَهْلُ يُرْدِيْكَ

علم تجھے نجات دلائے گا، جہل تجھے برباد کرے گا۔

۱۵۱ — اَلْمَوْتُ مُرِيْحٌ

موت راحت دیتی ہے۔

۱۵۲ — اَلْبَرِيْءُ صَحِيْحٌ

بے گناہ بچ (ہی) جاتا ہے

۱۵۳ — اَلْاَمْرُ قَرِيْبٌ

امر (موت یا قیامت) نزدیک ہے۔

۱۵۴ — اَلْمُنَافِقُ مُرِيْبٌ

منافق ہمیشہ وسوسہ کا شکار ہے۔

۱۵۵ — اَلتَّاَيُّدُ حَزْمٌ

قوت کو جمع کرنا دور اندیشی ہے۔

۱۵۶ ـــــ اَلْاِحْسَانُ غُنْمٌ

احسان بغیر محنت ہاتھ آنے والا نفع ہے۔

۱۵۷ ـــــ اَلْعَدْلُ اِنْصَافٌ

عدالت (ہی) انصاف ہے۔

۱۵۸ ـــــ اَلْقَنَاعَةُ عَفَافٌ

قناعت پارسائی ہے۔

۱۵۹ ـــــ اَلْمُسْتَسْلِمُ مُوَقًّى

(حکم الٰہی کا) تسلیم کرنے والا بچا رہتا ہے۔

۱۶۰ ـــــ اَلْمُحْتَرِسُ مُلَقًّى

(خود اپنی) نگرانی کرنے والا اشکار ہو کر رہتا ہے۔

۱۶۱ ـــــ اَلْاَجَلُ جُنَّةٌ

اجل ایک ڈھال ہے۔

۱۶۲ ـــــ اَلتَّوْفِيْقُ رَحْمَةٌ

توفیق (الٰہی) ایک رحمت ہے۔

۱۶۳ — اَلْعِلْمُ جَلَالَةٌ ، اَلْجَهَالَةُ ضَلَالَةٌ

علم (باعث) جلالت ہے، جہالت (باعث) گمراہی ہے۔

۱۶۴ — اَلْقَنَاعَةُ نِعْمَةٌ

قناعت ایک نعمت ہے۔

۱۶۵ — اَلْفُرَصُ خُلَسٌ

فارغ اوقات غیر متوقع طور پر ملنے والی پونجی ہیں۔

۱۶۶ — اَلْفَوْتُ غُصَصٌ

(چیز کا) ہاتھ سے نکل جانا غم کا ایک سلسلہ ہے۔

۱۶۷ — اَلْهَيْبَةُ خَيْبَةٌ

ہیبت ناامیدی سے جنم لیتی ہے۔

۱۶۸ — اَلصِّدْقُ مَرْفَعَةٌ

سچائی وجہ سربلندی ہے۔

۱۶۹ — اَلصَّبْرُ مَدْفَعَةٌ

صبر ایک دفاعی ہتھیار ہے۔

۱۷۰ ـــــ اَلْعَجْزُ مَضْيَعَۃٌ

ناتوانی (باعثِ) زیاں ہے۔

۱۷۱ ـــــ اَلْفَشَلُ مَنْقَصَۃٌ

بزدلی ایک بدنما داغ ہے۔

۱۷۲ ـــــ اَلصَّمْتُ وَقَارٌ، اَلْھَذْرُ عَارٌ

خاموشی (میں) وقار ہے، فضول گوئی (باعث) شرم ہے۔

۱۷۳ ـــــ اَلْاَمْنُ اِغْتِرَارٌ

لاپرواہی خود فریبی ہے۔

۱۷۴ ـــــ اَلْخَوْفُ اِسْتِظْھَارٌ

خوفِ (الٰہی) پشت پناہ ہے۔

۱۷۵ ـــــ اَلْاِتِّعَاظُ اِعْتِبَارٌ

(زندگی کے) تجربات قابلِ عبرت ہوتے ہیں۔

۱۷۶ ـــــ اَلْیَقْظَۃُ اِسْتِبْصَارٌ

بیداری بصیرت کی طرف پیش قدمی ہے۔

۱۷۷ — اَلْاِنْذَارُ اِعْذَارٌ
متنبہ کرنا اتمامِ حجت ہے۔

۱۷۸ — اَلنَّدَمُ اِسْتِغْفَارٌ
ندامت (بسبب) استغفار ہے۔

۱۷۹ — اَلْاِقْرَارُ اِعْتِذَارٌ
اقرار معذرت ہے۔

۱۸۰ — اَلْاِنْکَارُ اِصْرَارٌ
(جرم کا) انکار کرنے والا (گویا) گناہ پر ڈٹا ہوا ہے۔

۱۸۱ — اَلْاِکْثَارُ اِضْجَارٌ
(کسی بھی چیز کی) زیادتی باعثِ ملامت ہے۔

۱۸۲ — اَلْمُشَاوَرَۃُ اِسْتِظْهَارٌ
مشورہ (درحقیقت) پشت پناہی ہے۔

۱۸۳ — اَلْمَالُ حِسَابٌ ، اَلظُّلْمُ عِقَابٌ
دولت پر حساب ہے ، ظلم پر سزا رکھی گئی ہے۔

۱۸۴ —— اَلشَّكُّ اِرْتِيَابٌ

شک نفس کی گھبراہٹ ہے۔

۱۸۵ —— اَلْعِلْمُ حَيَاةٌ، اَلْاِيْمَانُ نَجَاةٌ

علم زندگی ہے ، ایمان نجات ہے۔

۱۸۶ —— اَلتَّوْبَةُ مِمْحَاةٌ

توبہ (گناہ کو) مٹا دینے والی ہے۔

۱۸۷ —— اَلْيَاْسُ مَسْلَاةٌ

ناامیدی (باعثِ) تسلّی (بھی) ہے۔

۱۸۸ —— اَلتَّقْوٰى اِجْتِنَابٌ

تقویٰ اجتناب برتنے کا نام ہے۔

۱۸۹ —— اَلظَّنُّ اِرْتِيَابٌ

گمان کرنا (باعثِ) اضطراب ہے۔

۱۹۰ —— اَلطَّمَعُ مَذَلٌّ، اَلْوَرَعُ مَجَلٌّ

لالچ (باعثِ) خواری ہے، پارسائی (باعثِ) جلالت ہے۔

۱۹۱ ـــــ اَلْمُحْسِنُ مُعَانٌ ، اَلْمُسِيْئُ مُهَانٌ

صاحبِ احسان کی (اللہ کی طرف سے) اعانت ہوتی ہے، بدکردار کی اہانت کی جاتی ہے۔

۱۹۲ ـــــ اَلْمَكُوْرُ شَيْطَانٌ

ہردم مکر کرنے والا شیطان کہلاتا ہے۔

۱۹۳ ـــــ اَلتَّأَنِّيْ حَزْمٌ

اعمال کو (سوچ سمجھ) کر کرنا دُور اندیشی ہے۔

۱۹۴ ـــــ اَلْفُرْصَةُ غُنْمٌ

فرصت (ایک) بغیر محنت ہاتھ آنے والا سرمایہ ہے۔

۱۹۵ ـــــ اَلْمَعْرُوْفُ فَضْلٌ ، اَلْكَرَمُ نُبْلٌ

نیکی کرنا (باعثِ) برتری ہے، کرم کرنا وجہ سربلندی ہے۔

۱۹۶ ـــــ اَلْغَفْلَةُ ضَلَالَةٌ ، اَلْغِرَّةُ جَهَالَةٌ

غفلت بھٹکنے کا (سبب) ہے، خود فریبی (دراصل) نادانی ہے۔

۱۹۷ — اَلْاَمَلُ خَوّانٌ

اُمیدیں بہت دھوکہ دیتی ہیں۔

۱۹۸ — اَلْجَاھِلُ حَیْرَانٌ

جاہل ہمیشہ حیران (ہی) رہتا ہے۔

۱۹۹ — اَلدُّنْیَا خُسْرَانٌ

دُنیا ایک خسارہ ہے۔

۲۰۰ — اَلْاَمَلُ یَخْدَعُ، اَلْبَغْیُ یَصْرَعُ

آرزو فریب دیتی ہے، سرکشی پچھاڑ دیتی ہے۔

۲۰۱ — اَلْجَوْرُ تَبِعَاتٌ

جَور و سِتم غصب کردہ حق ہے۔

۲۰۲ — اَلشَّهَوَاتُ قَاتِلَاتٌ

خواہشات قتل کر دیتی ہیں۔

۲۰۳ — اَللَّذَاتُ آفَاتٌ

لذتیں (دراصل) آفتیں ہیں۔

۲۰۴ — اَلْعِلْمُ مَجَلَّةٌ، اَلْجَهْلُ مَضَلَّةٌ
علم بزرگی کا گھر ہے، جہل گمراہی کا مکان ہے۔

۲۰۵ — اَلشَّرَہُ مَذَلَّةٌ
غلبۂ ہوس مقامِ خواری ہے

۲۰۶ — اَلْعَقْلُ شِفَاءٌ
عقل شفا ہے۔

۲۰۷ — اَلْحُمْقُ شَقَاءٌ
کم عقلی بدبختی ہے۔

۲۰۸ — اَلصَّدَقَةُ کَنْزٌ
صدقہ (ایک) خزانہ ہے۔

۲۰۹ — اَلْاِخْلَاصُ فَوْزٌ
اِخلاص فتح مندی ہے۔

۲۱۰ — اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ، اَلْکِذْبُ یُرْدِیْ،
صداقت نجات دینے والی ہے، جھوٹ ہلاک کرنے والا ہے۔

اَلْبُخْلُ یُزْرِیْ
بخل قیمت گھٹا دیتا ہے۔

۲۱۱ —— اَلْـبَرِیُّ جَرِیْءٌ
بے قصور دلیر ہوتا ہے۔

۲۱۲ —— اَلصَّدَقَۃُ تَقِیْ
صدقہ (انسان کی) نگہداشت کرتا ہے۔

۲۱۳ —— اَلـدِّیْنُ نُوْرٌ، اَلْیَقِیْنُ حُبُوْرٌ
دین روشنی ہے، یقین ایک جاودانی خوشی ہے۔

۲۱۴ —— اَلصَّبْرُ ظَفَرٌ، اَلْعَجَلُ خَطَرٌ
صبر ظفر مندی ہے، عجلت باعثِ خطرہ ہے۔

۲۱۵ —— اَلْغَیُّ اٰشَرٌ
گمراہی سستی ہے۔

۲۱۶ —— اَلْعَیُّ حَصَرٌ
ناتوانی انسان کو اُلجھا دیتی ہے۔

۲۱۷ — اَلْعَدْلُ مِلَاكٌ، اَلْجَوْرُ هَلَاكٌ

عدل بنیادِ نظامِ عالم ہے، ستم گری باعثِ ہلاکت ہے۔

۲۱۸ — اَلْعِلْمُ حِرْزٌ

عِلم ایک پناہ گاہ ہے۔

۲۱۹ — اَلْقَنَاعَةُ عِزٌّ

قناعت عزت ہے۔

۲۲۰ — اَلْمَعْرُوْفُ كَنْزٌ

نیکی خزانہ ہے۔

۲۲۱ — اَلْغَفْلَةُ طَرَبٌ

غفلت (بظاہر) مستی ہے۔

۲۲۲ — اَلْيَقْظَةُ كَرْبٌ

بیداری (وجہِ) غم (بھی) ہے۔

۲۲۳ — اَلرِّيَاسَةُ عَطَبٌ

حکومت ہلاکت کا سبب ہے۔

۲۲۴ —— اَلشَّهْوَةُ حَرْبٌ

جسمانی خواہشات (عقل وایمان) کو سلب کر لیتی ہیں۔

۲۲۵ —— اَلشُّکْرُ مَغْنَمٌ

شکر بغیر محنت ہاتھ آیا ہوا نفع ہے۔

۲۲۶ —— اَلْکُفْرُ مَغْرَمٌ

کفرانِ نعمت (وجہ) نقصان ہے۔

۲۲۷ —— اَلْعُقُوْلُ مَوَاهِبُ، اَلْاٰدَابُ مَکَاسِبُ

عقل عطیہ ربانی ہے، آداب نتیجہ محنتِ انسانی ہیں۔

۲۲۸ —— اَلدُّنْیَا بِالْاِتِّفَاقِ، اَلْاٰخِرَةُ بِالْاِسْتِحْقَاقِ

دنیا کا مل جانا ایک اتفاق ہے، آخرت کا ملنا صرف استحقاق پر مبنی ہے۔

۲۲۹ —— اَلْمُؤْمِنُ بِعَمَلِهٖ

مومن کا مقام اُس کے عمل سے ہے۔

۲۳۰ —— اَلْاِنْسَانُ بِعَقْلِهٖ

انسان کا (اعتبار) اُس کی عقل کی وجہ سے ہے۔

۲۳۱ —— اَلْمَرْءُ بِهِمَّتِهٖ
مَرد کی قیمت اس کی ہمت کے مطابق ہے۔

۲۳۲ —— اَلرَّجُلُ بِجَنَانِهٖ
آدمی کی حقیقت اس کے باطن سے وابستہ ہے۔

۲۳۳ —— اَلْمَرْءُ بِاِیْمَانِهٖ
مَردانگی بقدرِ ایمان ہوتی ہے۔

۲۳۴ —— اَلْعِلْمُ بِالْعَمَلِ
علم وہ ہے جو عمل کے ساتھ ہو

۲۳۵ —— اَلدُّنْیَا بِالْاَمَلِ
دنیا صرف اُمید کا نام ہے۔

۲۳۶ —— اَلْبِشْرُ مَبَرَّةٌ ، اَلْعُبُوْسُ مَعَرَّةٌ
چہرے کی شگفتگی ایک نیکی ہے ، تُرش روئی ننگ وعار ہے۔

۲۳۷ —— اَلْجَهْلُ وَبَالٌ
جہالت ایک وبال ہے

۲۳۸ — اَلتَّوفِیقُ اِقبَالٌ

توفیق کا مِل جانا اقبال مندی ہے۔

۲۳۹ — اَلحَرَامُ سُحتٌ

حرام پلید ہوتا ہے۔

۲۴۰ — اَلمَوتُ فَوتٌ

مَوت باعثِ فوت (دنیا کے مشاغل سے اور آخرت کے حصول سے) ہے۔

۲۴۱ — اَلحَرِیصُ تَعِبٌ

لالچی پریشانی کا شکار رہتا ہے۔

۲۴۲ — اَلقُنیَةُ سَلبٌ

دولت کو منجمد کرنا (ایمان کو) زائل کر دیتا ہے۔

۲۴۳ — اَلمَالُ عَارِیَةٌ

دولت ایک عارضی (قسم کی) بخشش ہے۔

۲۴۴ — اَلدُّنیَا فَانِیَةٌ

دنیا فنا ہو جانے والی ہے۔

۲۴۵ ــــ اَلْاِسْتِقَامَةُ سَلَامَةٌ

استقامت ہی میں سلامتی ہے۔

۲۴۶ ــــ اَلشَّرُّ نَدَامَةٌ

شر (باعثِ) ندامت ہے۔

۲۴۷ ــــ اَلْعَدْلُ حَيَاةٌ

عدل زندگی ہے۔

۲۴۸ ــــ اَلْجَوْرُ مِمْحَاةٌ

جبر (ظلم اور نیکی کو) مٹا دیتا ہے۔

۲۴۹ ــــ اَلتَّوَكُّلُ بِضَاعَةٌ

اللہ پر توکل ایک پونجی ہے۔

۲۵۰ ــــ اَلْحَزْمُ صِنَاعَةٌ

دُور اندیشی ایک بہترین پیشہ ہے۔

۲۵۱ ــــ اَلْعَجْزُ اِضَاعَةٌ

کمزوری (باعثِ) بربادی ہے۔

۲۵۲ — اَلعَقلُ فَضِیلَۃُ الاِنسَانِ
انسان کی فضیلت اس کی عقل میں ہے۔

۲۵۳ — اَلصِّدقُ اَمَانَۃُ اللِّسَانِ
زبان کی امانت سچائی ہے۔

۲۵۴ — اَلصَّبرُ یُنَاضِلُ الحَدَثَانَ
صبر حوادث سے جنگ کرتا ہے۔

۲۵۵ — اَلجَزَعُ مِن اَعوَانِ الزَّمَانِ
آہ وزاری مصیبت کو تقویت دیتی ہے۔

۲۵۶ — اَلاِحتِکَارُ دَاعِیَۃُ الحِرمَانِ
ذخیرہ اندوزی محرومی کو دعوت دینے والی ہے۔

۲۵۷ — اَلصَّبرُ رَأسُ الاِیمَانِ
صبر ایمان کا سر ہے

۲۵۸ — اَلسَّخَاءُ زَینُ الاِنسَانِ
سخاوت انسان کی زینت ہے۔

۲۵۹ — اَلْعَفْوُ اَحْسَنُ الْاِحْسَانِ
معاف کر دینا بہترین احسان ہے۔

۲۶۰ — اَلْفَقْرُ زِیْنَۃُ الْاِیْمَانِ
(مومن کا) فقر ایمان کے لیے زینت ہے۔

۲۶۱ — اَلْقَلْبُ خَازِنُ اللِّسَانِ
دل زبان کا خزانہ دار ہے۔

۲۶۲ — اَللِّسَانُ تَرْجُمَانُ الْجَنَانِ
زبان باطن کی ترجمان ہے۔

۲۶۳ — اَلْاِنْسَانُ عَبْدُ الْاِحْسَانِ
انسان احسان کا غلام ہے۔

۲۶۴ — اَلْاِنْصَافُ عُنْوَانُ النُّبْلِ
انصاف عظمت کے (انق کی) سُرخی ہے۔

۲۶۵ — اَلصِّدْقُ اَخُو الْعَدْلِ
صدق عدل کا بھائی ہے۔

۲۶۶ ـــــ اَلْهَوٰى عَدُوُّ الْعَقْلِ
خواہشِ نفس عقل کی دشمن ہے۔

۲۶۷ ـــــ اَللَّهْوُ مِنْ ثِمَارِ الْجَهْلِ
کھیل کود جہالت کا ثمر ہے۔

۲۶۸ ـــــ اَلْجَوْرُ مُضَادُّ الْعَدْلِ
جور عدل کی ضد ہے۔

۲۶۹ ـــــ اَلْعِلْمُ مُمِيْتُ الْجَهْلِ
علم جہل کو مارنے والا ہے۔

۲۷۰ ـــــ اَلْوَقَارُ حِلْيَةُ الْعَقْلِ
وقار عقل کا لباس ہے۔

۲۷۱ ـــــ اَلْوَفَاءُ تَوْأَمُ الصِّدْقِ
وفا اور صداقت ہم زاد ہیں۔

۲۷۲ ـــــ اَلْعَقْلُ رَسُوْلُ الْحَقِّ
عقل حق کا رسول ہے۔

۲۷۳ — اَلتَّوفِيقُ مِفتَاحُ الرِّفقِ
توفیق مہربانی کی کنجی ہے۔

۲۷۴ — اَلحَيَاءُ يَمنَعُ الرِّزقَ
بے جا، شرم رزق کو روکنے والی ہے۔

۲۷۵ — اَلصِّدقُ لِسَانُ الحَقِّ
سچائی حق کی زبان ہے۔

۲۷۶ — اَلكِذبُ عَدُوُّ الصِّدقِ
جھوٹ سچ کا دشمن ہے۔

۲۷۷ — اَلبَاطِلُ مُضَادُّ الحَقِّ
باطل حق کی ضد ہے۔

۲۷۸ — اَلحِلمُ زَينُ الخُلقِ
حلم اخلاق کی زینت ہے۔

۲۷۹ — اَلخِيَانَةُ اَخُو الكِذبِ
خیانت جھوٹ کا بھائی ہے۔

۲۸۰ — اَلْحِرْصُ مَطِيَّةُ التَّعَبِ
لالچ پریشانی کی سواری ہے۔

۲۸۱ — اَلرَّغْبَةُ مِفْتَاحُ النَّصَبِ
رغبت و آمادگی دشواریوں کی کنجی ہے۔

۲۸۲ — اَلظَّفَرُ شَافِعُ الْمُذْنِبِ
فتح مندی خطاکار کے لیے باعثِ شفاعت (ہونی چاہیے)

۲۸۳ — اَلْخَرَسُ خَيْرٌ مِنَ الْكِذْبِ
گونگا پن جھوٹ سے بہتر ہے۔

۲۸۴ — اَلْعِلْمُ زَيْنُ الْحَسَبِ
علم حَسَبْ کی زینت ہے۔

۲۸۵ — اَلْمَوَدَّةُ أَقْرَبُ نَسَبٍ
محبت سب سے قریب کا رشتہ ہے۔

۲۸۶ — اَلْأَدَبُ أَفْضَلُ حَسَبٍ
ادب سب سے افضل حسب (سرمایۂ افتخار) ہے

۲۸۷ ــــ اَلصَّدَقَۃُ اَفْضَلُ الْقُرَبِ

صدقہ سب سے افضل قربت ہے (اللہ کی)۔

۲۸۸ ــــ اَلنَّاسُ اَعْدَاءُ مَا جَھِلُوْا

انسان دشمن ہے اس بات کا جس کے بارے میں وہ جاہل ہے۔

۲۸۹ ــــ اَلنَّاسُ بِخَیْرٍ مَا تَفَاوَتُوْا

انسان اس وقت تک چین سے ہے جب تک ان میں حفظِ مراتب قائم ہیں۔

۲۹۰ ــــ اَلْوَفَاءُ سَجِیَّۃُ الْکِرَامِ

وفاداری کریموں کا زیور ہے۔

۲۹۱ ــــ اَلْغَدْرُ شِیْمَۃُ اللِّئَامِ۔

غداری کمینوں کی خو ہے۔

۲۹۲ ــــ اَلْاَعْمَالُ ثِمَارُ النِّیَّاتِ

اعمال نیتوں کے ثمر ہیں۔

۲۹۳ ــــ اَلصَّدَقَۃُ اَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ

صدقہ سب سے افضل نیکی ہے۔

۲۹۴ —— اَلرِّفْقُ مِفْتَاحُ النَّجَاحِ
مہربانی کامیابی کی کنجی ہے۔

۲۹۵ —— اَلتَّوْفِیْقُ قَائِدُ الصَّلَاحِ
توفیق سنوارنے تک لے جانے والا قائد ہے۔

۲۹۶ —— اَلْبِشْرُ اَوَّلُ الْبِرِّ
خندہ پیشانی نیکی کا آغاز ہے۔

۲۹۷ —— اَلطَّمَعُ اَوَّلُ الشَّرِّ
لالچ ابتدائے شر ہے۔

۲۹۸ —— اَلْکِتَابُ تَرْجُمَانُ النِّیَّۃِ
تحریر نیت کی ترجمان ہوتی ہے۔

۲۹۹ —— اَلْعَمَلُ عُنْوَانُ الطَّوِیَّۃِ
عمل ضمیر کی خبر دیتا ہے۔

۳۰۰ —— اَلْوَقَارُ یُنْجِدُ الْحِلْمَ
وقار حلم کو چار چاند لگاتا ہے۔

۳۰۱ — اَلتَّوَاضُعُ ثَمَرَۃُ الْعِلْمِ
علم کا ثمر انکساری ہے۔

۳۰۲ — اَلْعَدْلُ خَیْرُ الْحُکْمِ
عدل سب سے اچھا فیصلہ ہے۔

۳۰۳ — اَلْعِلْمُ قَائِدُ الْحِلْمِ
علم حلم کو کھینچ (ہی) لیتا ہے۔

۳۰۴ — اَلصِّدْقُ خَیْرُ الْقَوْلِ
سچائی سب سے بہترین گفتگو ہے۔

۳۰۵ — اَلْاِخْلَاصُ خَیْرُ الْعَمَلِ
اخلاص بہترین عمل ہے۔

۳۰۶ — اَلسَّخَاءُ یَزْرَعُ الْمَحَبَّۃَ
سخاوت محبت کی شجر کاری کرتی ہے۔

۳۰۷ — اَلشُّحُّ یَکْسِبُ الْمَسَبَّۃَ
کنجوسی بدنامی کو جنم دیتی ہے۔

۳۰۸ ـــــ اَلطَّمَعُ فَقْرٌ حَاضِرٌ
لالچ ایک قید کر لینے والی پریشانی ہے۔

۳۰۹ ـــــ اَلْیَأْسُ غِنَاءٌ حَاضِرٌ
امید ایک (ہر وقت) موجود تونگری ہے۔

۳۱۰ ـــــ اَلتَّوَاضُعُ یَرْفَعُ الْوَضِیْعَ
تواضع پست مرتبہ کو بلند کرتی ہے۔

۳۱۱ ـــــ اَلتَّکَبُّرُ یَضَعُ الرَّفِیْعَ
تکبر بلند مرتبہ کو پست کر دیتا ہے۔

۳۱۲ ـــــ اَلرِّفْقُ مِفْتَاحُ الصَّوَابِ
نرمی اور مہربانی صحیح فیصلوں کی کنجی ہے۔

۳۱۳ ـــــ اَلسَّفَهُ مِفْتَاحُ السِّبَابِ
جہالت دشنامی کی کنجی ہے

۳۱۴ ـــــ اَلْهَوٰی آفَةُ الْاَلْبَابِ
خواہش عقل کے لیے ایک آفت ہے۔

۳۱۵ — اَلْعِتَابُ حَیٰوةُ الْمَوَدَّةِ

شکوہ محبت کے لیے زندگی ہے۔

۳۱۶ — اَلْهَدِیَّةُ تَجْلِبُ الْمَحَبَّةَ

تحفہ محبت کو جنم دینے کا سبب ہے۔

۳۱۷ — اَلْمَوْتُ رَقِیْبٌ غَافِلٌ

موت ایک غافل (خاموش) ساتھی ہے

۳۱۸ — اَلدُّنْیَا ظِلٌّ زَائِلٌ

دنیا ایک گھٹ جانے والا سایہ ہے۔

۳۱۹ — اَلْمَوْتُ بَابُ الْاٰخِرَةِ

موت آخرت کا دروازہ ہے

۳۲۰ — اَلتَّجَمُّلُ مُرُوَّةٌ ظَاهِرَةٌ

زینت کرنا ایک ظاہری انسانیت ہے۔

۳۲۱ — اَلْمَوَاعِظُ حَیَاةُ الْقُلُوْبِ

وعظ دلوں کی زندگی ہے۔

۳۲۲ — اَلذِّكْرُ مُجَالَسَةُ الْمَحْبُوْبِ
یاد (درحقیقت، محبوب کی ہم نشینی ہے۔

۳۲۳ — اَلدِّيْنُ اَفْضَلُ مَطْلُوْبٍ
دین سب سے افضل طلب ہے۔

۳۲۴ — اَلْعَقْلُ صَدِيْقٌ مَقْطُوْعٌ
عقل ایک متروک دوست ہے۔

۳۲۵ — اَلْهَوٰى عَدُوٌّ مَتْبُوْعٌ
خواہش ایک اطاعت کردہ دشمن ہے۔

۳۲۶ — اَلْعَاقِلُ يَأْلِفُ مِثْلَهُ
صاحبِ عقل اپنے جیسے ہی کو پسند کرتا ہے۔

۳۲۷ — اَلْجَاهِلُ يَمِيْلُ اِلٰى شَكْلِهِ
جاہل اپنے ہمشکل کی طرف ہی مائل ہوتا ہے۔

۳۲۸ — اَلسَّلَامَةُ فِى التَّفَرُّدِ
سلامتی تنہائی میں ہے۔

۳۲۹ — اَلرَّاحَةُ فِی الزُّھْدِ

راحت دراصل زہد میں ہے۔

۳۳۰ — اَلْجُوْدُ عِزٌّ مَوْجُوْدٌ

سخاوت ہر وقت ملنے والی عزت ہے۔

۳۳۱ — اَلْکَمَالُ فِی الدُّنْیَا مَفْقُوْدٌ

دنیا میں کمال ناپید ہے۔

۳۳۲ — اَلْحَسَدُ شَرُّ الْاَمْرَاضِ

حسد بدترین مرض ہے۔

۳۳۳ — اَلْجُوْدُ حَارِسُ الْاَعْرَاضِ

بخشش جاہ و منصب کی حفاظت کرتی ہے۔

۳۳۴ — اَلْاِقْتِصَادُ یُنْمِیْ الْقَلِیْلَ

میانہ روی سے قلیل (چیز میں) برکت ہوتی ہے۔

۳۳۵ — اَلْاِسْرَافُ یُفْنِیْ الْجَزِیْلَ

فضول خرچی بے پناہ کو (بھی) فنا کر دیتی ہے۔

۳۳۶ —— اَلسَّاعَاتُ مُكْمِنُ الْآفَاتِ
گھڑیاں آفتوں کی کمین گاہیں ہیں۔

۳۳۷ —— اَلْعُمْرُ تُفْنِيهِ اللَّحْظَاتُ
عمر کو لمحے فنا کر دیتے ہیں۔

۳۳۸ —— اَلصَّادِقُ مُكْرَمٌ جَلِيلٌ
سچ بولنے والا ایک محترم بزرگ ہے۔

۳۳۹ —— اَلْكَاذِبُ مُهَانٌ ذَلِيلٌ
جھوٹ بولنے والا پست کیا گیا ایک ذلیل ہے۔

۳۴۰ —— اَلْحَيَاءُ مِفْتَاحُ كُلِّ الْخَيْرِ
حیا ہر نیکی کی کنجی ہے۔

۳۴۱ —— اَلْقِحَةُ عُنْوَانُ الشَّرِّ
بے حیائی ہر شر کا عنوان ہے۔

۳۴۲ —— اَلْاِسْتِغْفَارُ يَمْحُو الْأَوْزَارَ
استغفار (گناہوں کو) محو کر دیتا ہے۔

۲۴۳ ـــــ اَلْاِصْرَارُ شِیْمَةُ الْفُجَّارِ
پے در پے (گناہ کرنا) فاجروں کی خصلت ہے۔

۲۴۴ ـــــ اَلسَّاعَاتُ تَنْهَبُ الْاَعْمَارَ
گھڑیاں عمروں کو فنا کیے جاتی ہیں۔

۲۴۵ ـــــ اَلْبِطْنَةُ تَمْنَعُ الْفِطْنَةَ
شکم سیری ذہانت کے لیے زہر قاتل ہے۔

۲۴۶ ـــــ اَلرِّیْبَةُ تُوْجِبُ الظِّنَّةَ
شک باعث تہمت بن جاتا ہے۔

۲۴۷ ـــــ اَلصَّبْرُ جُنَّةُ الْفَاقَةِ
صبر غربت کی سپر ہے۔

۲۴۸ ـــــ اَلْعُجْبُ رَأْسُ الْحَمَاقَةِ
خود بینی حماقت کی بنیاد ہے۔

۲۴۹ ـــــ اَلْهَیْبَةُ مَقْرُوْنَةٌ بِالْخَیْبَةِ
ہیبت اور ناامیدی ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔

۳۵۰ — اَلْحَيَاءُ مَقْرُوْنٌ بِالْحِرْمَانِ

جھجک محرومی سے منسلک ہے۔

۳۵۱ — اَلْيَقِيْنُ عُنْوَانُ الْاِيْمَانِ

یقین ایمان کا عنوان ہے۔

۳۵۲ — اَلْحِرْصُ عَلَامَةُ الْفَقْرِ

لالچ غربت کا نشان ہے۔

۳۵۳ — اَلشَّرَهُ دَاعِيَةُ الشَّرِّ

سرکشی شر کو دعوت دیتی ہے۔

۳۵۴ — اَلصِّدْقُ حَيٰوةُ التَّقْوٰى

سچائی تقویٰ کی حیات ہے۔

۳۵۵ — اَلْكِتْمَانُ مِلَاكُ النَّجْوٰى

پوشیدہ رکھنا راز رکھنے کی بنیاد ہے۔

۳۵۶ — اَلْقِسْطُ رُوْحُ الشَّهَادَةِ

عدالت گواہی کی روح ہے۔

۳۵۷ —— اَلْفَضِيلَةُ غَلَبَةُ الْعَادَةِ

عادت پر قابو پا لینا (باعث) فضیلت ہے۔

۳۵۸ —— اَلْعَفْوُ زَكٰوةُ الظَّفَرِ

معاف کر دینا فتح مندی کی زکوٰۃ ہے۔

۳۵۹ —— اَللَّجَاجُ بَذْرُ الشَّرِّ

ہٹ دھرمی شر کے بیج کو بونے کے مترادف ہے۔

۳۶۰ —— اَلْمَنِيَّةُ وَلَا الدَّنِيَّةُ

صرف موت چاہیے پستی نہیں چاہیے (صرف) موت
نہ کہ پستی (ملے)

۳۶۱ —— اَلْمَوْتُ وَلَا ابْتِذَالُ الْخِزْيَةِ

صرف موت (چاہیے) نہ کہ خواری اور رسوائی چاہیے۔

۳۶۲ —— اَلتَّقَلُّلُ وَلَا التَّذَلُّلُ

کم گوارہ ہو مگر ذلت گوارہ نہ ہو۔

۳۶۳ —— اَلْمُرُوَّةُ الْقَنَاعَةُ وَالتَّجَمُّلُ

مروت وانسانیت قناعت اور تجمل سے وابستہ ہے۔

۳۶۴ — اَلتَّجَارِبُ لَا تَنْقَضِیْ
تجربات کبھی ختم نہیں ہوتے۔

۳۶۵ — اَلْحَرِیْصُ لَا یَکْتَفِیْ
لالچی کبھی سیر نہیں ہوتا۔

۳۶۶ — اَلْعَیْنُ رَائِدُ الْفِتَنِ
نظر فتنوں کی قاصد ہے۔

۳۶۷ — اَلْھَمُّ یُنْحِلُ الْبَدَنَ
اندیشہ جسم کو گھلا دیتا ہے۔

۳۶۸ — اَلْعَیْنُ بَرِیْدُ الْقَلْبِ
نظر دل کی قاصد ہے۔

۳۶۹ — اَلْفِکْرُ یُنِیْرُ اللُّبَّ
فکر عقلوں کو نورانی کرتی ہے۔

۳۷۰ — اَلْمَرَضُ حَبْسُ الْبَدَنِ
بیماری جسم کی قید ہے۔

۳۷۱ —— اَلْقِنْيَةُ تَجْلِبُ الْحَزَنَ
جمع کردہ پونجی غموں کو دعوت دیتی ہے۔

۳۷۲ —— اَلْحَسَدُ حَبْسُ الرُّوْحِ
حسد روح کی گرفتاری ہے۔

۳۷۳ —— اَلْهَمَّازُ مَذْمُوْمٌ مَجْرُوْحٌ
عیب گو مذمت اور طعنہ کا شکار ہوتا ہے۔

۳۷۴ —— اَلْغَمُّ مَرَضُ النَّفْسِ
غم نفس کا مرض ہے۔

۳۷۵ —— اَللَّجَاجُ يَشِيْنُ النَّفْسَ
ہٹ دھرمی نفس کو عیب دار بناتی ہے۔

۳۷۶ —— اَلْاَيَّامُ تُفِيْدُ التَّجَارِبَ
گردشِ ایام تجربات کو فروغ دیتی ہے۔

۳۷۷ —— اَلْمَالُ نَهْبُ الْحَوَادِثِ
مال حادثات کی زد پر (ہمیشہ) رہتا ہے۔

۳۷۸ —— اَلْمَالُ سَلْوَةُ الْوَارِثِ
دولت وارثوں کے لیے تسلّی ہے۔

۳۷۹ —— اَلشَّفِيعُ جَنَاحُ الطَّالِبِ
شفاعت کرنے والا درحقیقت مانگنے والے کے لیے پَر و بال کا کام کرتا ہے۔

۳۸۰ —— اَلْحِسَابُ قَبْلَ الْعِقَابِ
حساب قبلِ سزا ہوتا ہے۔ اور

اَلثَّوَابُ بَعْدَ الْحِسَابِ
ثواب بعد حساب ملتا ہے۔

۳۸۱ —— اَلْمَنُّ يُسَوِّدُ الصَّنِيْعَةَ
احسان جتانا نیکی کو تاریک کر دیتا ہے۔

۳۸۲ —— اَلْبَغْيُ يَسْلُبُ النِّعْمَةَ
حدود سے تجاوز نعمت کے سلب ہونے کا سبب ہے

۳۸۳ —— اَلظُّلْمُ يَجْلِبُ النِّقْمَةَ
ظلم غضبِ الٰہی کا باعث ہے

۳۸۴ ــــ اَلْمَوَدَّۃُ اَقْرَبُ رَحِمٍ
محبت سب سے قریبی رشتہ ہے۔

۳۸۵ ــــ اَلشُّکْرُ یُدُوْمُ النِّعَمَ
شکر نعمت کے دائمی رہنے کا سبب ہے۔

۳۸۶ ــــ اَلْعَدْلُ حَیَاۃُ الْاَحْکَامِ
عدل احکام کی زندگی ہے۔ (مضبوطی کی بھی)

۳۸۷ ــــ اَلصِّدْقُ رُوْحُ الْکَلَامِ
سچائی کلام کی رُوح ہے۔

۳۸۸ ــــ اَلْقِسْطُ خَیْرُ الشَّھَادَۃِ
سچی گواہی سب میں بہترین گواہی ہے۔

۳۸۹ ــــ اَلسَّخَاءُ اَشْرَفُ عَادَۃٍ
سخاوت شریف ترین عادت ہے۔

۳۹۰ ــــ اَلْاِخْلَاصُ ثَمَرَۃُ الْعِبَادَۃِ
اخلاص عبادت کا ثمر ہے۔

۳۹۱ —— اَلْيَقِيْنُ اَفْضَلُ الزِّهَادَةِ
یقین سب سے افضل زہد ہے۔

۳۹۲ —— اَلْقَبْرُ خَيْرٌ مِنَ الْفَقْرِ
قبر غربت سے بہتر ہے۔

۳۹۳ —— اَلْمِرَاءُ بَذْرُ الشَّرِّ
مردم دشمنی شر کی تخم کاری ہے۔

۳۹۴ —— اَلْاِلْحَاحُ دَاعِيَةُ الْحِرْمَانِ
نالہ (زاری کرنا) محرومی کو دعوت دیتا ہے۔

۳۹۵ —— اَلْقِنْيَةُ يَنْبُوْعُ الْاَحْزَانِ
جمع کردہ پونجی غموں کا سرچشمہ ہے۔

۳۹۶ —— اَلدُّنْيَا سُوْقُ الْخُسْرَانِ
دنیا خسارے کا بازار ہے۔

۳۹۷ —— اَلْجَنَّةُ دَارُ الْاَمَانِ
جنت ہی دارالامان ہے۔

۳۹۸ — اَلْیَقِیْنُ عِمَادُ الْاِیْمَانِ
یقین ایمان کا ستون ہے۔

۳۹۹ — اَلْاِیْثَارُ اَشْرَفُ الْاِحْسَانِ
ایثار شریف ترین احسان ہے۔

۴۰۰ — اَلْمَصَائِبُ مِفْتَاحُ الْاَجْرِ
مصیبتیں اجر و ثواب کی کنجیاں ہیں۔

۴۰۱ — اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الشَّرِّ
دنیا بدی کی کھیتی ہے۔

۴۰۲ — اَلْحِیْلَۃُ فَائِدَۃُ الْفِکْرِ
چارہ سازی فکر کا فائدہ مند نتیجہ ہے۔

۴۰۳ — اَلدُّنْیَا ضِحْکَۃُ مُسْتَعْبِرٍ
دنیا روتے ہوئے انسان کا قہقہہ ہے۔

۴۰۴ — اَلْعَقْلُ مُصْلِحُ کُلِّ اَمْرٍ
عقل ہر کام کی اصلاح کر دیتی ہے۔

۴۰۵ — اَلۡعُيُوۡنُ طَلَائِعُ الۡقُلُوۡبِ
آنکھیں دلوں کی جاسوس ہیں

۴۰۶ — اَللَّجَاجُ مَثَارُ الۡحُرُوۡبِ
ہٹ دھرمی آتشِ حرب کو بڑھا دیتی ہے

۴۰۷ — اَلصَّدۡرُ رَقِيۡبُ الۡبَدَنِ
سینہ بدن کا نگہبان ہے۔

۴۰۸ — اَلۡعَمَلُ شِعَارُ الۡمُؤۡمِنِ
عمل مومن کا کبھی جُدا نہ ہونے والا لباس ہے۔

۴۰۹ — اَلدُّنۡيَا دَارُ الۡمِحَنِ
دنیا محنتوں کا گھر ہے۔

۴۱۰ — اَلرِّضَا يَنۡفِى الۡحُزۡنَ
راضی رہنا غم غلط کر دیتا ہے۔

۴۱۱ — اَلصَّبۡرُ ثَمۡرَةُ الۡيَقِيۡنِ
صبر یقین کا ثمر ہے۔

۴۱۲ —— اَلزُّهْدُ ثَمَرَةُ الدِّيْنِ
زہد دین کا ثمر ہے۔

۴۱۳ —— اَلْعَبْدُ حُرٌّ مَا قَنِعَ، اَلْحُرُّ عَبْدٌ مَا طَمِعَ
غلام اتنا آزاد ہے جتنی وہ قناعت کرتا ہے، آزاد اتنا ہی غلام ہے جتنا وہ لالچ کرتا ہے۔

۴۱۴ —— اَلْعُجْبُ رَأْسُ الْجَهْلِ
خود بینی جہالت کا سرچشمہ ہے۔

۴۱۵ —— اَلتَّوَاضُعُ عُنْوَانُ النُّبْلِ
تواضع بزرگی کا عنوان ہے۔

۴۱۶ —— اَلْعَجْزُ سَبَبُ التَّضْيِيْعِ
سستی اور کمزوری (مقاصد کے) ضائع ہونے کا سبب ہے۔

۴۱۷ —— اَلْجَنَّةُ جَزَاءُ الْمُطِيْعِ
جنت اطاعت گزار (ہی) کی جزا ہے۔

۴۱۸ —— اَللِّسَانُ جَمُوْحٌ بِصَاحِبِهٖ
زبان اپنے صاحب سے بہت سرکشی کرتی ہے۔

۴۱۹ — اَلشَّرُّ يَكُبُّ بِرَاكِبِهٖ
شر اپنے سوار کو منہ کے بل گرا دیتا ہے۔

۴۲۰ — اَخُوْكَ مُوَاسِيْكَ فِي الشِّدَّةِ
بھائی تیرا وہ ہے جو سختیوں میں تیرا ساتھ دیتا ہے۔

۴۲۱ — اَلْغِشُّ سَجِيَّةُ الْمَرَدَةِ
دل کا میلاپن سرکشوں کی خصلت ہے۔

۴۲۲ — اَلْحِقْدُ شِيْمَةُ الْحَسَدَةِ
کینہ حاسدوں کی سرشت ہے

۴۲۳ — اَلْمَرْءُ عَدُوُّ مَا جَهِلَ
انسان اس کا دشمن ہے جس کے بارے وہ جاہل ہے۔

۴۲۴ — اَلْمَرْءُ صَدِيْقُ مَا عَقَلَ
انسان ان (چیزوں) کا دوست ہے جن کو وہ پہچان لیتا ہے

۴۲۵ — اَللَّجَاجُ يَنْبُوْ بِرَاكِبِهٖ
ہٹ دھرمی انسان کو گرانے والی ایک سواری ہے

۴۲۶ — اَلْبُخْلُ يُزْرِي بِصَاحِبِهٖ
بخل اپنے موصوف کو مرتبہ سے گرا دیتا ہے۔

۴۲۷ — اَلْعَقْلُ لَا يَنْخَدِعُ
عقل کبھی بھی دھوکہ نہیں دیتی۔

۴۲۸ — اَلْجَاهِلُ لَا يَرْتَدِعُ
جاہل کبھی برائی سے باز نہیں رہتا۔

۴۲۹ — اَلظُّلْمُ وَخِيْمُ الْعَاقِبَةِ
ظلم کا انجام ہیبت ناک ہے۔

۴۳۰ — اَلْحِرْصُ ذَمِيْمُ الْمَغَبَّةِ
حرص کا نتیجہ بہت قابل مذمت ہے۔

۴۳۱ — اَلْاِعْذَارُ يُوْجِبُ الْاِعْتِذَارَ
عذر خواہی معذرت قبول کرنے کو واجب کر دیتی ہے۔

۴۳۲ — اَلْعَجَلُ يُوْجِبُ الْعِثَارَ
عجلت لغزش کھانے کو لازمی کر دیتی ہے۔

۴۲۳ — اَلتَّاَنِّیْ یُوْجِبُ الْاِسْتِظْهَارَ

فکر و تامل مددگاری کے لازمی ذرائع ہیں۔

۴۲۴ — اَلْاِصْرَارُ یُوْجِبُ النَّارَ

پے در پے (لغزش) باعثِ آتش و نار ہے۔

۴۲۵ — اَلْاَمَانِیُّ شِیْمَةُ الْحَمْقٰی

آرزومند رہنا احمقوں کی خصلت ہے۔

۴۲۶ — اَلتَّوَانِیْ سَجِیَّةُ النَّوْکٰی

سستی اور کاہلی کم عقلوں کی فطرت ہے۔

۴۲۷ — اَلدُّنْیَا دَارُ الْاَشْقِیَاءِ

دنیا بدبختوں کا مسکن ہے۔

۴۲۸ — اَلْجَنَّةُ دَارُ الْاَتْقِیَاءِ

جنت صاحبانِ تقویٰ کا گھر ہے۔

۴۲۹ — اَلدُّنْیَا مَعْبَرَةُ الْاٰخِرَةِ

دنیا آخرت کی گزرگاہ ہے۔

۴۴۰ — اَلطَّمَعُ مَذَلَّةٌ حَاضِرَةٌ
لالچ ہر وقت بلائی جانے والی ذلت ہے۔

۴۴۱ — اَلدُّنْيَا مُطَلَّقَةُ الْاَكْيَاسِ
دنیا اہلِ دانش کے نزدیک طلاق شدہ ہے۔

۴۴۲ — اَلْعَاجِلَةُ مُنْيَةُ الْاَرْجَاسِ
دنیا کا جلد ملنے والا نفع پلید لوگوں کی آرزو ہے۔

۴۴۳ — اَلْعِزُّ مَعَ الْيَأْسِ
عزت (مخلوق سے) اُمید نہ رکھنے میں وابستہ ہے۔

۴۴۴ — اَلذُّلُّ فِي مَسْئَلَةِ النَّاسِ
ذلت انسانوں سے مانگنے میں ہے۔

۴۴۵ — اَلذُّلُّ مَعَ الطَّمَعِ
ذلت لالچ کی ہم نشین ہے۔

۴۴۶ — اَلْكَرِيمُ يَتَغَافَلُ وَيَنْخَدِعُ
انسان اپنے کریم ہونے کی وجہ سے خود غفلت بھی برتتا ہے اور دھوکہ بھی کھاتا ہے۔

۴۴۷ ــــ اَلْمَرْءُ ابْنُ سَاعَتِهِ

انسان اپنے زمانے کی اولاد ہے (ثقافت اور معاشرے کے اعتبار سے بھی)

۴۴۸ ــــ اَلْعَاقِلُ عَدُوُّ لَذَّتِهِ

عقل مند اپنی لذتوں کا دشمن رہتا ہے۔

۴۴۹ ــــ اَلْجَاهِلُ عَبْدُ شَهْوَتِهِ

جاہل اپنی خواہشوں کا غلام ہے۔

۴۵۰ ــــ اَلْقِنْيَةُ نَهْبُ الْاَحْدَاثِ

مال و دولت تباہی کے کنارے پر ہوتے ہیں۔

۴۵۱ ــــ اَلْمَالُ سَلْوَةُ الْوُرَّاثِ

مال و دولت وارثوں کی تسلی ہوتی ہے۔

۴۵۲ ــــ اَلصَّمْتُ آيَةُ الْحِلْمِ

خاموشی حلم کی نشانی ہے۔

۴۵۳ ــــ اَلْفَهْمُ آيَةُ الْعِلْمِ

فہم و سمجھ علم کی علامت ہے۔

۴۵۴ — اَلْفَرَحُ بِالدُّنْيَا حُمْقٌ
دنیاوی فرحت حماقت ہے۔

۴۵۵ — اَلْاِغْتِرَارُ بِالْعَاجِلَةِ خُرْقٌ
دنیا کی جلد ملنے والی چیزوں کا فریب سخت کم عقلی ہے۔

۴۵۶ — اَلْاِسْلَامُ اَبْلَجُ الْمَنَاهِجِ
اسلام سب سے درخشاں راستہ ہے۔

۴۵۷ — اَلْاِيْمَانُ وَاضِحُ الْوَلَائِجِ
ایمان سب سے واضح حبیب ہے۔

۴۵۸ — اَلصِّدْقُ لِبَاسُ الدِّيْنِ
سچائی دین کا لباس ہے۔

۴۵۹ — اَلزُّهْدُ ثَمَرَةُ الْيَقِيْنِ
زُہد یقین کا ثمر ہے۔

۴۶۰ — اَلْغِنٰى يُسَوِّدُ غَيْرَ السَّيِّدِ
تونگری ایک کم تر کو سردار بنا دیتی ہے۔

۴۶۱ —— اَلْمَالُ يُقَوِّي غَيْرَ الْاَيِّدِ
دولت ضعیف کو قوی کر دیتی ہے۔

۴۶۲ —— اَلْحَيَاءُ غَضُّ الطَّرْفِ
حیا آنکھوں کے جھکا لینے کا نام ہے۔

۴۶۳ —— اَلنَّزَاهَةُ عَيْنُ الظَّرْفِ
نفاست عینِ ذہانت ہے۔

۴۶۴ —— اَلْبَخِيْلُ خَازِنٌ لِوَرَثَتِهِ
بخیل اپنے وارثوں کے لیے جوڑنے والا ہے۔

۴۶۵ —— اَلْمُحْتَكِرُ مَحْرُوْمُ نِعْمَتِه
ذخیرہ اندوزی کرنے والا خود اپنی نعمت سے محروم رہتا ہے۔

۴۶۶ —— اَلْبِشْرُ اَوَّلُ الْبِرِّ
خندہ پیشانی نیکی کا آغاز ہے

۴۶۷ —— اَلطَّلَاقَةُ شِيْمَةُ الْحُرِّ
شگفتہ چہرہ مردِ آزاد کی خصلت ہے

۴۶۸ —— اَلشُّکْرُ حِصْنُ النِّعَمِ
شکر نعمتوں کی (حفاظت کا) حصار ہے۔

۴۶۹ —— اَلْحَیَاءُ تَمَامُ الْکَرَمِ
حیا کرم کو پورا کرتی ہے۔

۴۷۰ —— اَلْمَعْرُوْفُ زَکٰوۃُ النِّعَمِ
نیکی نعمتوں کی زکوٰۃ ہے۔

۴۷۱ —— اَلْحَزْمُ اَسَدُّ الْاٰرَاءِ
دوراندیشی سب سے محکم سوچ ہے۔

۴۷۲ —— اَلْغَفْلَۃُ اَضَرُّ الْاَعْدَاءِ
غفلت سب سے مضر دشمن ہے۔

۴۷۳ —— اَلْعَقْلُ دَاعِیُ الْفَهْمِ
عقل فہم کو دعوت دیتی ہے۔

۴۷۴ —— اَلْبُخْلُ یَکْسِبُ الذَّمَّ
بخل مذمت کو کھینچ ہی لاتا ہے۔

۴۷۵ —— اَلْعَقْلُ اَقْوٰی اَسَاسٍ
عقل سب سے قوی بنیاد ہے۔

۴۷۶ —— اَلْوَرَعُ اَفْضَلُ لِبَاسٍ
پرہیزگاری سب سے افضل لباس ہے۔

۴۷۷ —— اَلْجَنَّةُ غَایَةُ السَّابِقِیْنَ
جنت (نیکی میں) سبقت کرنے والوں کا انجام ہے۔

۴۷۸ —— اَلنَّارُ غَایَةُ الْمُفَرِّطِیْنَ
جہنم تقصیر کرنے والوں کا انجام ہے۔

۴۷۹ —— اَلْعَقْلُ اَفْضَلُ مَرْجُوٍّ
عقل سب سے افضل مرکزِ اُمید ہے۔

۴۸۰ —— اَلْجَهْلُ اَنْکٰی عَدُوٍّ
جہالت سب سے زیادہ زخم دینے والا دشمن ہے۔

۴۸۱ —— اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ شَرَفٍ
علم سب سے افضل شرف ہے۔

۴۸۲ —— اَلْعَمَلُ اَكْمَلُ خَلَفٍ

عمل سب سے کامل جانشین ہے۔

۴۸ —— اَلنِّفَاقُ اَخُو الشِّرْكِ

نفاق، شرک کا بھائی ہے۔

۴۸۴ —— اَلْغِيْبَةُ شَرُّ الْاِفْكِ

غیبت شریر ترین بہتان ہے۔

۴۸۵ —— اَلْجَهْلُ يُزِلُّ الْقَدَمَ

جہالت قدموں میں لغزش پیدا کر دیتی ہے۔

۴۸۶ —— اَلْبَغْيُ يُزِيْلُ النِّعَمَ

حق سے تجاوز نعمت کو زائل کر دیتا ہے۔

۴۸۷ —— اَلزُّهْدُ اَصْلُ الدِّيْنِ

زھد (دراصل) دین کی جڑ ہے۔

۴۸۸ —— اَلصِّدْقُ لِبَاسُ الْيَقِيْنِ

صداقت یقین کا لباس ہے۔

۴۸۹ — اَلدِّینُ اَقْوٰی عِمَادٍ

دین مضبوط ترین ستون ہے۔

۴۹۰ — اَلتَّقْوٰی خَیْرُ زَادٍ

تقویٰ سب سے اچھا زادِ راہ ہے۔

۴۹ — اَلطَّاعَةُ اَحْرَزُ عَتَادٍ

اطاعت سب سے محکم حصار ہے۔

۴۹۲ — اَلتَّوَکُّلُ خَیْرُ عِمَادٍ

توکل سب سے اچھا ستون ہے

۴۹۳ — اَلْوَرَعُ خَیْرُ قَرِیْنٍ

پرہیزگاری سب سے اچھی ہمنشین ہے۔

۴۹۴ — اَلْاَجَلُ حِصْنٌ حَصِیْنٌ

اجل (اللہ کا فیصلہ) سب سے محکم قلعہ ہے۔

۴۹۵ — اَلْعَقْلُ یُحَسِّنُ الرَّوِیَّةَ

عقل رائے کو حسین تر بنا دیتی ہے۔

۴۹۶ — اَلْعَدْلُ يُصْلِحُ الْبَرِيَّةَ
عدل مخلوق کے (احوال) کی اصلاح کرتا ہے۔

۴۹۷ — اَلْمَعْذِرَةُ بُرْهَانُ الْعَقْلِ
قبولیتِ عذر عقل کی واضح نشانی ہے۔

۴۹۸ — اَلْحِلْمُ عُنْوَانُ الْفَضْلِ
حلم فضیلت کا عنوان ہے۔

۴۹۹ — اَلْعَفْوُ عُنْوَانُ النُّبْلِ
معاف کر دینا برتری کا سرنامہ ہے۔

۵۰۰ — اَلْحُمْقُ اَضَرُّ الْاَصْحَابِ
حماقت سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والا مصاحب ہے۔

۵۰۱ — اَلشَّرُّ اَقْبَحُ الْاَبْوَابِ
شر بدترین دروازہ ہے

۵۰۲ — اَلْعَاقِلُ مَنْ عَقَلَ لِسَانَهُ
عقل مند وہ ہے جس کی زبان اس کے قابو میں ہے

۵۰۳ — اَلْحَازِمُ مَنْ دَارٰی زَمَانَہٗ
دوراندیش وہ ہے جو اپنے زمانے کے ساتھ حُسنِ سلوک سے رہتا ہے۔

۵۰۴ — اَلشَّرُّ مَنْطِقُ وَبِیٍّ
شر کی بات وبا کی طرح پھیلتی ہے۔

۵۰۵ — اَلْخَرَسُ خَیْرٌ مِنَ الْعِیِّ
گونگاپن کلام کرنے میں عاجزی سے بہتر ہے۔

۵۰۶ — اَلطَّاعَۃُ غَنِیْمَۃُ الْاَکْیَاسِ
اطاعت ذہین لوگوں کے لیے مالِ غنیمت ہے۔

۵۰۷ — اَلْعُلَمَآءُ حُکَّامٌ عَلَی النَّاسِ
صاحبانِ علم (ہی) انسانوں کے حاکم ہیں۔

۵۰۸ — اَلرِّجَالُ تُفِیْدُ الْمَالَ،
آدمیوں سے دولت مل سکتی ہے۔

اَلْمَالُ مَا اَفَادَ الرِّجَالَ
دولت سے آدمیوں کو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

۵۰۹ —— اَلْجُوْدُ مِنْ كَرَمِ الطَّبِيْعَةِ

جود و سخا کریم طبیعت (کا ثمر) ہے۔

۵۱۰ —— اَلْمَنُّ مُفْسِدَةُ الصَّنِيْعَةِ

احسان جتانا حسنِ عمل کو فاسد کر دیتا ہے۔

۵۱۱ —— اَلتَّجَنِّيْ اَوَّلُ الْقَطِيْعَةِ

اپنے ہی پاس سمیٹ رکھنا قطع رحمی کی ابتدا ہے۔

۵۱۲ —— اَلْعَيْشُ يَحْلُوْ وَيَمُرُّ

زندگی کبھی شیریں ہوتی ہے اور کبھی تلخ۔

۵۱۳ —— اَلدُّنْيَا تَغُرُّ وَتَضُرُّ وَتَمُرُّ

(یہ) دنیا فریب دیتی ہے، نقصان پہنچاتی ہے اور تلخیاں بھی پیدا کرتی ہے۔

۵۱۴ —— اَلْاِقْتِصَادُ يُنْمِي الْيَسِيْرَ

میانہ روی کم کو (بھی) زیادہ کر دیتی ہے۔

۵۱۵ —— اَلْاِسْرَافُ يُفْنِي الْكَثِيْرَ

فضول خرچی کثیر کو بھی فنا کر دیتی ہے۔

۵۱۶ — اَلزُّهْدُ اَسَاسُ الْيَقِيْنِ

زھد بنیادِ یقین ہے۔

۵۱۷ — اَلصِّدْقُ رَأْسُ الدِّيْنِ

صداقت دین کا سر ہے۔

۵۱۸ — اَلسَّامِعُ شَرِيْكُ الْقَائِلِ

بات سن لینے والا کہنے والے کا شریک ہے۔

۵۱۹ — اَلْبِشْرُ اَوَّلُ النَّائِلِ

چہرے کی شگفتگی سب سے پہلی عطا ہے۔

۵۲۰ — اَلْعَفْوُ تَاجُ الْمَكَارِمِ

معاف کردینا اچھائیوں کا تاج ہے۔

۵۲۱ — اَلْمَعْرُوْفُ اَفْضَلُ الْمَغَانِمِ

نیکی سب سے افضل مالِ غنیمت ہے۔

۵۲۲ — اَلتَّوَاضُعُ يَنْشُرُ الْفَضِيْلَةَ

انکسار انسانی فضیلتوں کو شہرت دیتا ہے۔

۵۲۳ — اَلتَّکَبُّرُ یُظْهِرُ الرَّذِیلَةَ
تکبر کمینگی کو ظاہر کرتا رہتا ہے۔

۵۲۴ — اَلْمُتَعَرِّضُ لِلْبَلَاءِ مُخَاطِرٌ
اپنے آپ کو بلاؤں میں پھنسانے والا بام ہلاکت پر ہے۔

۵۲۵ — اَلْمُعْلِنُ بِالْمَعْصِيَةِ مُجَاهِرٌ
اعلانیہ نافرمانی کرنے والا غیبت کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔

۵۲۶ — اَللِّسَانُ تَرْجُمَانُ الْعَقْلِ
زبان عقل کی ترجمان ہے۔

۵۲۷ — اَلتَّنَزُّهُ اَوَّلُ النُّبْلِ
پاکیزگی سربلندی کا آغاز ہے۔

۵۲۸ — اَلضِّيَافَةُ رَاسُ الْمُرُوَّةِ
مہمان نوازی آدمیت کا سر ہے۔

۵۲۹ — اَلْعِفَّةُ اَفْضَلُ الْفُتُوَّةِ
پاکبازی سب سے افضل جواں مردی ہے۔

۵۳۰ — اَلحِقدُ مَثَارُ الغَضَبِ

کینہ آتشِ غضب کا (جہنم) ہے۔

۵۳۱ — اَلشَّرُّ عُنوَانُ العَطَبِ

شر ذلت و بربادی کا عنوان ہے۔

۵۳۲ — اَلتَّجَنِّي رَسُولُ القَطِيعَةِ

مال سمیٹ کر رکھنا قطع رحمی کا پیامی ہے۔

۵۳۳ — اَلصَّبرُ يُهَوِّنُ الفَجِيعَةَ

صبر دشواریوں کو آسان تر کر دیتا ہے۔

۵۳۴ — اَلآدَابُ حُلَلٌ مُجَدَّدَةٌ

آداب ہر دور کے جدید لباس ہوتے ہیں۔

۵۳۵ — اَلعُمرُ اَنفَاسٌ مَعدُودَةٌ

عمر درحقیقت چند گنے ہوئے سانسوں کا نام ہے۔

۵۳۶ — اَلعِلمُ مِصبَاحُ العَقلِ

علم عقل کا چراغ ہے۔

۵۳۷ — اَلصَّوَابُ اَسَدُّ الْفِعْلِ
فکر و عمل کی صحت محکم ترین فعل ہے۔

۵۳۸ — اَلْمَعْرِفَةُ نُوْرُ الْقَلْبِ
معرفت دل کی روشنی ہے۔

۵۳۹ — اَلتَّوْفِیْقُ مِنْ جَذَبَاتِ الرَّبِّ
توفیق درحقیقت رب کا اپنی جانب کھینچنے کا نام ہے۔

۵۴۰ — اَلتَّوْحِیْدُ حَیٰوۃُ النَّفْسِ
توحید نفس کی حیات ہے۔

۵۴۱ — اَلذِّکْرُ مِفْتَاحُ الْاُنْسِ
(اللہ کی) یاد و ذکر اُنسیت پیدا کرنے کی کنجی ہے۔

۵۴۲ — اَلْمَعْرِفَةُ اَلْفَوْزُ بِالْقُدْسِ
معرفت (درحقیقت) مقامِ پاکیزگی پر فائز ہونے کا نام ہے۔

۵۴۳ — اَلشَّرِیْعَةُ رِیَاضَةُ النَّفْسِ
شریعت نفس کی ریاضت ہے۔

۵۴۴ — اَلتَّوَكُّلُ حِصْنُ الْحِكْمَةِ
توکل حکمت کا حصار ہے۔

۵۴۵ — اَلتَّوْفِيقُ أَوَّلُ النِّعْمَةِ
توفیق سب سے پہلی نعمت ہے۔

۵۴۶ — اَلصَّمْتُ رَوْضَةُ الْفِكْرِ
خاموشی فکر کا چمن ہے۔

۵۴۷ — اَلْغِلُّ بَذْرُ الشَّرِّ
(دل کا) غبار شر کا بیج ہے۔

۵۴۸ — اَلْحَقُّ سَيْفٌ قَاطِعٌ
حق ایک کاٹنے والی شمشیر ہے۔

۵۴۹ — اَلْبَاطِلُ غُرُورٌ خَادِعٌ
باطل ایک دھوکہ دینے والا فریب ہے۔

۵۵۰ — اَلزُّهْدُ مَتْجَرٌ رَابِحٌ
زہد ایک فائدہ مند تجارت ہے۔

۵۵۱ — اَلْعَمَلُ وَرَعٌ رَاجِحٌ

عمل سب سے وزنی پرہیزگاری ہے۔

۵۵۲ — اَلْكِذْبُ عَيْبٌ فَاضِحٌ

جھوٹ رسوا کرنے والا عیب ہے۔

۵۵۳ — اَلْاِيْمَانُ شَفِيْعٌ مُنْجِحٌ

ایمان نجات دلانے والا شفیع ہے۔

۵۵۴ — اَلْبِرُّ عَمَلٌ مُصْلِحٌ

ایثار ایک اصلاح کرنے والا عمل ہے۔

۵۵۵ — اَلْعُجْبُ عُنْوَانُ الْحِمَاقَةِ

خود بینی حماقت کا عنوان ہے۔

۵۵۶ — اَلْقَنَاعَةُ عُنْوَانُ الْفَاقَةِ

(ہر پیشکش پر) قناعت کرلینا پریشانی کی علامت ہے۔

۵۵۷ — اَلْغِلُّ دَاءُ الْقُلُوْبِ

میلا پن دلوں کی بیماری ہے۔

۵۵۸ — اَلْحَسَدُ رَاْسُ الْعُیُوْبِ
حسد عیبوں کا سر ہے۔

۵۵۹ — اَلْکِبْرُ شَرُّ الْعُیُوْبِ
تکبّر بدترین عیب ہے۔

۵۶۰ — اَلرِّفْقُ یَفُلُّ حَدَّ الْمُخَالَفَةِ
نرمی (شمشیر) مخالفت کی دھار کو کند کر دیتی ہے۔

۵۶۱ — اَلْبِشْرُ یُطْفِیُ نَارَ الْمُعَانَدَةِ
شگفتہ روئی دشمنی کی آگ کو بجھا دیتی ہے۔

۵۶۲ — اَلْجَفَاءُ یُفْسِدُ الْاِخَاءَ
جور و جفا بھائی چارہ کو فاسد کر دیتے ہیں۔

۵۶۳ — اَلْوَفَاءُ عُنْوَانُ الصَّفَاءِ
وفاداری پاک باطنی کا ثبوت ہے۔

۵۶۴ — اَلْمُزِیْغُ وَالْخَائِنُ سَوَاءٌ
(حق سے) منہ موڑنے والا اور (حق کے ساتھ) خیانت کرنے والا برابر ہے۔

۵۶۵ — اَلْاِقْتِصَادُ نِصْفُ الْمُؤْنَةِ
میانہ روی نصف امداد ہے۔

۵۶۶ — اَلتَّدْبِيْرُ نِصْفُ الْمُؤْنَةِ
تدبیر نصف کمک ہے۔

۵۶۷ — اَلْعِفَافُ اَفْضَلُ شِيْمَةٍ
پرہیزگاری افضل و برتر خصلت ہے۔

۵۶۸ — اَلْكَرَمُ مَعْدِنُ الْخَيْرِ
جود و کرم خیر کا سرچشمہ ہے۔

۵۶۹ — اَللُّؤْمُ رَأْسُ الشَّرِّ
بدکرداری شر کی بنیاد ہے۔

۵۷۰ — اَلْاِنْصَافُ شِيْمَةُ الْاَشْرَافِ
انصاف اشراف کی خصلت ہے۔

۵۷۱ — اَلْحَيَاءُ قَرِيْنُ الْعِفَافِ
حیا پاکبازی کا ساتھی ہے

۵۷۲ —— اَلشَّجَاعَةُ عِزٌّ حَاضِرٌ،
شجاعت ہر وقت موجود عزت ہے،
اَلْجُبْنُ ذُلٌّ ظَاهِرٌ
بزدلی ایک آشکار ذلت ہے۔

۵۷۳ —— اَلْمَالُ يَعْسُوبُ الْفُجَّارِ
دولت فاجروں کی آقا ہے۔

۵۷۴ —— اَلْفُجُورُ مِنْ شِيَمِ الْكُفَّارِ
فسق و فجور کفر کرنے والوں کی خصلت ہے۔

۵۷۵ —— اَلْمَالُ مَادَّةُ الشَّهَوَاتِ
دولت خواہشوں کا سرچشمہ ہے۔

۵۷۶ —— اَلدُّنْيَا مَحَلُّ الْاٰفَاتِ
دنیا آفتوں کی منزل ہے۔

۵۷۷ —— اَلْمَالُ يُقَوِّي الْاٰمَالَ
دولت امید کو (اور) مضبوط کرتی ہے۔

۵۷۸ ــــ اَلْاٰجَالُ تَقْطَعُ الْاٰمَالَ
(ربانی فیصلے) آرزوؤں کو ریزہ ریزہ کر دیتے ہیں۔

۵۷۹ ــــ اَلْعَاقِلُ يَطْلُبُ الْكَمَالَ ،
عقل مند طالب ہے کمال کا ،
اَلْجَاهِلُ يَطْلُبُ الْمَالَ
جاہل طالب رہتا ہے مال کا۔

۵۸۰ ــــ اَلْهَوٰى شَرِيكُ الْعَمٰى
خواہشِ نفس اندھے پن میں (برابر کی) شریک ہے۔

۵۸۱ ــــ اَلْاَذٰى يَجْلُبُ الْقِلٰى
اذیت رسانی دشمنی پیدا کرنے کا سبب ہے۔

۵۸۲ ــــ اَلْبَلَاءُ رَدِيفُ الرَّخَاءِ
بلائیں عیش وعشرت کی ہمنشیں ہیں۔

۵۸۳ ــــ اَلشَّهَوَاتُ مَصَائِدُ الشَّيْطَانِ
خواہشات درحقیقت شیطان کے پھندے ہیں۔

۵۸۴ —— اَلْعَدْلُ فَضِيْلَةُ السُّلْطَانِ
عدل و داد رسی ایک سربراہِ حکومت کے لیے باعثِ فضیلت ہے۔

۵۸۵ —— اَلْعَفْوُ اَفْضَلُ الْاِحْسَانِ
معاف کر دینا سب سے افضل احسان ہے۔

۵۸۶ —— اَلْبَذْلُ مَادَّةُ الْاِمْكَانِ
جود و عطا تمکنت و وقار کا سرچشمہ ہے۔

۵۸۷ —— اَلْاِعْتِذَارُ مُنْذِرٌ نَاصِحٌ
عذر خواہی درحقیقت ایک سچا اور (کھرا) ڈرانے والا ہے۔

۵۸۸ —— اَلطَّاعَةُ مَتْجَرٌ رَابِحٌ
اطاعت (الٰہی) سود مند تجارت ہے۔

۵۸۹ —— اَلْحَقُّ اَفْضَلُ سَبِيْلٍ
حق سب سے افضل راستہ ہے۔

۵۹۰ —— اَلْعِلْمُ خَيْرُ دَلِيْلٍ
علم بہترین رہنما ہے۔

۵۹۱ — اَلْخَشْیَۃُ شِیْمَۃُ السُّعَدَاءِ

(اللہ سے) خشیت نیک بختوں کی خصلت ہے۔

۵۹۲ — اَلْوَرَعُ شِعَارُ الْاَتْقِیَاءِ

پرہیزگاری متقین کا کبھی نہ جدا ہونے والا لباس ہے۔

۵۹۳ — اَللِّئَامُ اَصْبَرُ اَجْسَادًا

بدکردار بدن کے لحاظ سے سب سے زیادہ برداشت کرنے والا ہے (تکلیفیں)

۵۹۴ — اَلْکِرَامُ اَصْبَرُ اُنْفُسًا

کریم نفس کے لحاظ سے سب سے زیادہ صبر کرنے والے ہیں۔

۵۹۵ — اَلْمُؤْمِنُوْنَ اَعْظَمُ اَحْلَامًا

صاحبانِ ایمان از لحاظ دانش سب سے عظیم ہیں۔

۵۹۶ — اَلْیَقِیْنُ جِلْبَابُ الْاَکْیَاسِ

یقین ذہین لوگوں کی چادر ہے۔

۵۹۷ — اَلْاِخْلَاصُ شِیْمَۃُ اَفَاضِلِ النَّاسِ

اخلاص انسانوں میں بلند ترین لوگوں کی خصلت ہے۔

۵۹۸ — اَلْجَهْلُ يُفْسِدُ الْمَعَادَ

جہالت آخرت کے فساد کا سبب ہے۔

۵۹۹ — اَلْاِعْجَابُ يَمْنَعُ الْاِزْدِيَادَ

خودپسندی فضیلت میں زیادتی نہ ہونے کا سبب ہے۔

۶۰۰ — اَلْعُجْبُ اَضَرُّ قَرِيْنٍ

خودبینی سب سے زیادہ ضرر پہنچانے والا ہم نشین ہے۔

۶۰۱ — اَلْهَوٰى دَاءٌ دَفِيْنٌ

خواہشِ نفس ایک پوشیدہ بیماری ہے۔

۶۰۲ — اَلذِّكْرُ نُوْرٌ وَّ رُشْدٌ

یاد (الٰہی) روشنی بھی ہے اور ایک رہنمائی بھی۔

۶۰۳ — اَلنِّسْيَانُ ظُلْمَةٌ وَّ فَقْدٌ

اللہ کی بھول تاریکی بھی ہے اور باعث پچھتاوا بھی۔

۶۰۴ — اَلتَّوَكُّلُ اَفْضَلُ عَمَلٍ

توکل افضل و برتر عمل ہے۔

۶۰۵ —— اَلثِّقَةُ بِاللّٰهِ اَقْوٰی اَمَلٍ
اللہ پر اعتماد مضبوط ترین امید ہے۔

۶۰۶ —— اَلْاِیْثَارُ شِیْمَةُ الْاَبْرَارِ
ایثار ابرار کی خصلت ہے۔

۶۰۷ —— اَلْاِحْتِکَارُ شِیْمَةُ الْفُجَّارِ
ذخیرہ اندوزی گناہ گاروں کی زینت ہے۔

۶۰۸ —— اَلْاِیْمَانُ بَرِیْئٌ مِنَ الْحَسَدِ
ایمان وہ ہے جو حسد سے بہت دور ہو۔

۶۰۹ —— اَلْحُزْنُ یَهْدِمُ الْجَسَدَ
غم بدن کو تباہ و برباد کردیتا ہے۔

۶۱۰ —— اَلظَّالِمُ یَنْتَظِرُ الْعُقُوْبَةَ
ظالم گویا سزا کا منتظر ہے۔

۶۱۱ —— اَلْمَظْلُوْمُ یَنْتَظِرُ الْمَثُوْبَةَ
مظلوم (ہمیشہ) ثواب کا منتظر رہتا ہے۔

۶۱۲ ــــ اَلْعِلْمُ اَجَلُّ بِضَاعَةٍ
علم برترین سرمایہ ہے۔

۶۱۳ ــــ اَلتَّقْوٰی اَزْکٰی زِرَاعَةٍ
تقویٰ درحقیقت سب سے زرخیز زراعت ہے۔

۶۱۴ ــــ اَلنُّصْحُ يُثْمِرُ الْمَحَبَّةَ
سادگی محبت کو اور ثمر بار کرتی ہے۔

۶۱۵ ــــ اَلْغِشُّ يَكْسِبُ الْمَسَبَّةَ
بناوٹ دشمنی کا سبب ہے۔

۶۱۶ ــــ اَلطَّاعَةُ هِمَّةُ الْاَكْيَاسِ
اطاعت اہلِ ذہانت کا حوصلہ ہے۔

۶۱۷ ــــ اَلْمَعْصِيَةُ هِمَّةُ الْاَرْجَاسِ
نافرمانی بے ضمیروں کی ہمت ہے۔

۶۱۸ ــــ اَلطَّاعَةُ اَوْقٰی حِرْزٍ
اطاعت سب سے زیادہ پُراثر تعویذ ہے۔

۶۱۹ — اَلْقَنَاعَةُ اَبْقٰى عِزٍّ

قناعت سب سے زیادہ باقی رہنے والی عزّت ہے۔

۶۲۰ — اَلْعِلْمُ اَعْظَمُ كَنْزٍ

علم سب سے زیادہ عظیم خزانہ ہے۔

۶۲۱ — اَلْاِخْلَاصُ اَعْلٰى فَوْزٍ

اخلاص سب سے بلند و برتر کامیابی ہے۔

۶۲۲ — اَلْمَعْصِيَةُ تَفْرِيْطُ الْعَجَزَةِ

(اللہ کی) نافرمانی کمزور (نفسوں) کی تقصیر ہے۔

۶۲۳ — اَلْمَكْرُ شِيْمَةُ الْمَرَدَةِ

مکاری درحقیقت سرکشوں کی خصلت ہے۔

۶۲۴ — اَلْمُسْتَرِيْحُ مِنَ النَّاسِ الْقَانِعُ

انسانوں سے راحت میں رہنے والا وہ ہے جو قناعت کرتا ہے۔

۶۲۵ — اَلْحَرِيْصُ عَبْدُ الْمَطَامِعِ

حرص کرنے والا اپنی لالچ کا خود اسیر ہے۔

۶۲۶ —— اَلْحِرْصُ عَلَامَةُ الْاَشْقِيَاءِ

حرص بدبختوں کی علامت ہے۔

۶۲۷ —— اَلْقَنَاعَةُ عَلَامَةُ الْاَتْقِيَاءِ

قناعت متقین کی نشانی ہے۔

۶۲۸ —— اَلْمُوَاصِلُ لِلدُّنْيَا مَقْطُوعٌ

دنیا سے تعلق جوڑنے والا (اللہ سے) کٹا ہوا ہے۔

۶۲۹ —— اَلْمُغْتَرُّ بِالْاٰمَالِ مَخْدُوعٌ

اپنی امیدوں پر فریفتہ درحقیقت دھوکے میں ہے۔

۶۳۰ —— اَلْاَمَانِيُّ بَضَائِعُ النَّوْكٰى

آرزوئیں درحقیقت نادانوں کا سرمایہ ہیں۔

۶۳۱ —— اَلْاٰمَالُ غُرُوْرُ الْحَمْقٰى

امیدیں درحقیقت احمقوں کے لیے فریب ہیں۔

۶۳۲ —— اَلْاٰمَالُ تُدْنِي الْاٰجَالَ

امیدیں خدائی فیصلوں کو قریب تر کردیتی ہیں۔

۶۳۳ — اَلْمَطَامِعُ تُذِلُّ الرِّجَالَ
مقامِ طمع (درحقیقت) مردوں کے لیے باعثِ ذلت ہے۔

۶۳۴ — اَلْبِشْرُ اَوَّلُ النَّوَالِ
شگفتہ روئی سب سے پہلا عطیہ ہے۔

۶۳۵ — اَلْمَطْلُ عَذَابُ النَّفْسِ
(معاملات کو) ٹالنا نفس کے لیے ایک عذاب ہے۔

۶۳۶ — اَلْيَأْسُ يُرِيْحُ النَّفْسَ
(مخلوق سے) ناامیدی نفس کے لیے راحت ہے۔

۶۳۷ — اَلْاَجَلُ يَفْضَحُ الْاَمَلَ
اجل امیدوں کو رسوا کردیتی ہے۔

۶۳۸ — اَلْاَجَلُ حَصَادُ الْاَمَلِ
اجل امیدوں کے لیے ایک آرا ہے۔

۶۳۹ — اَلْاٰمَالُ لَا تَنْتَهِيْ
امیدوں کی کوئی انتہا ہی نہیں۔

۶۴۰ — اَلْجَاهِلُ لَا يَرْعَوِىْ
جاہل کبھی (بدی سے) باز نہیں آتا۔

۶۴۱ — اَلْحَیُّ لَا یَکْتَفِیْ
زندہ رہنے والا کبھی (کسی نیکی پر) محض اکتفا نہیں کرتا۔

۶۴۲ — اَلْغِلُّ یُحْبِطُ الْحَسَنَاتِ
کینہ نیکیوں کو بھسم کر دیتا ہے۔

۶۴۳ — اَلْغَدْرُ یُضَاعِفُ السَّیِّئَاتِ
بے وفائی برائی کو دوچند کر دیتی ہے۔

۶۴۴ — اَلْمَکْرُ سَجِیَّةُ اللِّئَامِ
مکاری کمینوں کی خصلت ہے۔

۶۴۵ — اَلشَّرُّ جَمَّالُ الْاٰثَامِ
بدی گناہوں کے لادنے والی صفت ہے۔

۶۴۶ — اَللُّؤْمُ جَمَّاعُ الْمَذَامِ
بخیلی مذمتوں کو بہت اکٹھا کر دیتی ہے۔

۶۴۷ — اَلْمَوَدَّةُ نَسَبٌ مُسْتَفَادٌ
محبت ایک نفع بخش رشتہ ہے۔

۶۴۸ — اَلْفِكْرُ يَهْدِي إِلَى الرَّشَادِ
فکر راہِ راست تک پہنچا دیتی ہے۔

۶۴۹ — اَلْمَوَدَّةُ أَقْرَبُ رَحِمٍ
دوستی قریب ترین رشتہ ہے۔

۶۵۰ — اَلصَّفْحُ أَحْسَنُ الشِّيَمِ
درگزر کرنا نیک ترین خصلت ہے۔

۶۵۱ — اَلتُّخَمَةُ تُفْسِدُ الْحِكْمَةَ
شکم سیری حکمت کے لیے باعث فساد ہے۔

۶۵۲ — اَلْبِطْنَةُ تَحْجُبُ الْفِطْنَةَ
شکم سیری ذہانت کے لیے ایک حجاب ہے۔

۶۵۳ — اَلْجَزَعُ يُعْظِمُ الْمِحْنَةَ
نالہ وزاری محنت کو بڑھا دیتی ہے۔

۶۵۴ —— اَلصَّبرُ یُمَحِّصُ الرَّزِیَّۃَ

صبر پریشانی کو ہلکا کر دیتا ہے۔

۶۵۵ —— اَلعَجزُ شَرُّ مَطِیَّۃٍ

عجز و ناتوانی شر کی سرکش سواری ہے۔

۶۵۶ —— اَلبِشرُ شِیمَۃُ الحُرِّ

شگفتہ روئی مردانِ آزاد کی خصلت ہے۔

۶۵۷ —— اَلعَقلُ یَنبُوعُ الخَیرِ

عقل چشمۂ خیر ہے۔

۶۵۸ —— اَلجَھلُ مَعدِنُ الشَّرِّ

جہالت بدی کی کان ہے۔

۶۵۹ —— اَلشِّبَعُ یُفسِدُ الوَرَعَ

شکم سیری پرہیز گاری کے لیے باعثِ فساد ہے۔

۶۶۰ —— اَلشَّرَہُ اَوَّلُ الطَّمَعِ

زیادہ طلبی لالچ کی ابتدا ہے۔

۶۶۱ —— اَلْاِنْفِرَادُ رَاحَةُ الْمُتَعَبِّدِيْنَ
تنہائی عبادت گزاروں کی راحت ہے۔

۶۶۲ —— اَلزُّهْدُ سَجِيَّةُ الْمُخْلِصِيْنَ
زُہد صاحبانِ اخلاص کا زیور ہے۔

۶۶۳ —— اَلشَّوْقُ شِيْمَةُ الْمُوْقِنِيْنَ
شوق اہلِ یقین کی خصلت ہے۔

۶۶۴ —— اَلْخَوْفُ جِلْبَابُ الْعَارِفِيْنَ
خوف اہلِ معرفت کی چادر ہے۔

۶۶۵ —— اَلْفِكْرُ نُزْهَةُ الْمُتَّقِيْنَ
فکر صاحبانِ تقویٰ کی سیرگاہ ہے۔

۶۶۶ —— اَلسَّهَرُ رَوْضَةُ الْمُشْتَاقِيْنَ
شب بیداری اہلِ شوق کا گلستان ہے۔

۶۶۷ —— اَلْاِخْلَاصُ عِبَادَةُ الْمُقَرَّبِيْنَ
اخلاص مقربین کی عبادت ہے۔

۶۶۸ — اَلْوَجَلُ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ کا خوف اہلِ ایمان سے کبھی جدا نہ ہونے والا لباس ہے۔

۶۶۹ — اَلْبُكَاءُ سَجِيَّةُ الْمُشْفِقِيْنَ

گریہ و بکا (اللہ سے) ہیبت رکھنے والوں کا زیور ہے۔

۶۷۰ — اَلذِّكْرُ لَذَّةُ الْمُحِبِّيْنَ

(اللہ کی) یاد اہلِ محبت کے لیے لذّت ہے۔

۶۷۱ — اَلْهَوٰى آفَةُ الْاَلْبَابِ

خواہشِ نفس عقلوں کی آفت ہے۔

۶۷۲ — اَلْاِعْجَابُ ضِدُّ الصَّوَابِ

خود پسندی فکر و عمل کی صحت کی ضد ہے۔

۶۷۳ — اَلْعَقْلُ حِفْظُ التَّجَارِبِ

عقل تجربات کو یاد رکھنے کا نام ہے۔

۶۷۴ — اَلصَّدِيْقُ اَقْرَبُ الْاَقَارِبِ

دوست قریب ترین رشتہ دار ہے۔

۶۷۵ —— اَلْمَرْءُ اَحْفَظُ لِسِرِّہٖ

مرد (خود آگاہ) اپنے رازوں کا سب سے بڑا محافظ ہے۔

۶۷۶ —— اَلْحَرِیْصُ مُتْعُوبٌ فِیْمَا یَضُرُّہٗ

لالچی اپنے آپ کو (ہمیشہ) اس چیز میں پھنساتا ہے جو اس کے لیے ضرر رساں ہے۔

۶۷۷ —— اَلْعَاقِلُ یَضَعُ نَفْسَہٗ فَیَرْتَفِعُ

عقل مند اپنے نفس کو پست رکھتا ہے اور خود بلندی پاتا ہے۔

۶۷۸ —— اَلْجَاھِلُ یَرْفَعُ نَفْسَہٗ فَیَتَّضِعُ

جاہل اپنے نفس کو بلند رکھتا ہے اور خود پستی سے ہم کنار ہوتا ہے۔

۶۷۹ —— اَلصَّبْرُ ثَمْرَۃُ الْاِیْمَانِ

صبر ایمان کا ثمر ہے۔

۶۸۰ —— اَلْمَنُّ یُنَکِّدُ الْاِحْسَانَ

احسان جتانا احسان کو کم اور ہلکا کر دیتا ہے۔

۶۸۱ ـــــ اَلْکِذْبُ مُجَانِبُ الْاِیْمَانِ

جھوٹ ایمان سے دوری پیدا کر دیتا ہے۔

۶۸۲ ـــــ اَلصِّدْقُ نَجَاۃٌ وَ کَرَامَۃٌ

سچائی نجات بھی ہے اور کرامت بھی۔

۶۸۳ ـــــ اَلْکِذْبُ مَھَانَۃٌ وَ خِیَانَۃٌ

جھوٹ خواری بھی ہے اور خیانت بھی۔

۶۸۴ ـــــ اَلصَّمْتُ وَقَارٌ وَ سَلَامَۃٌ

خاموشی میں وقار بھی ہے اور سلامتی بھی۔

۶۸۵ ـــــ اَلْعَدْلُ فَوْزٌ وَ کَرَامَۃٌ

عدل میں کامیابی بھی ہے اور برتری بھی۔

۶۸۶ ـــــ اَلْعَدْلُ اَغْنَی الْغِنَاءِ

عدل سب سے بڑی دولت مندی ہے۔

۶۸۷ ـــــ اَلْحُمْقُ اَدْوَأُ الدَّاءِ

حماقت سب سے بڑی بیماری ہے۔

۶۸۸ — اَلْعِلْمُ حَيَاةٌ وَشِفَاءٌ

علم حیات بھی ہے اور شفا بھی۔

۶۸۹ — اَلْجَهْلُ دَاءٌ وَعَيَاءٌ

جہل بیماری بھی ہے اور پیچھے رہ جانا بھی۔

۶۹۰ — اَلْقَنَاعَةُ عِزٌّ وَغَنَاءٌ

قناعت عزت بھی ہے اور تونگری بھی۔

۶۹۱ — اَلْحِرْصُ ذُلٌّ وَعَنَاءٌ

لالچ ذلت بھی ہے اور باعثِ رنج بھی۔

۶۹۲ — اَلْبَخِيلُ مُتَعَجِّلُ الْفَقْرِ

کنجوس غربت کو جلد بلا لیتا ہے۔

۶۹۳ — اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الشَّرِّ

دنیا کشت زارِ بدی ہے (دنیا بدی کی کھیتی ہے)

۶۹۴ — اَلدُّنْيَا مُنْيَةُ الْاَشْقِيَاءِ

دنیا بدبختوں کی آرزو ہے۔

۶۹۵ ــــ اَلآخِرَةُ فَوْزُ السُّعَدَاءِ
آخرت نیک بختوں کی فتح ہے۔

۶۹۶ ــــ اَلْمُلُوْكُ حُمَاةُ الدِّيْنِ
فرمانروا دین کے حامی ہوتے ہیں۔

۶۹۷ ــــ اَلْعَدْلُ قِوَامُ الرَّعِيَّةِ
عدل سے عوام یک قوم ہوتے ہیں۔

۶۹۸ ــــ اَلشَّرِيْعَةُ صَلَاحُ الْبَرِيَّةِ
شریعت میں مخلوق کی بھلائی پوشیدہ ہے۔

۶۹۹ ــــ اَلتَّوَكُّلُ مِنْ قُوَّةِ الْيَقِيْنِ
توکل قوتِ یقین کا ایک حصہ ہے۔

۷۰۰ ــــ اَلشَّكُّ يُفْسِدُ الدِّيْنَ
شک دین کو فاسد کر دیتا ہے۔

۷۰۱ ــــ اَلْجُنُوْدُ حُصُوْنُ الرَّعِيَّةِ
فوج عوام کے لیے قلعے ہیں۔

۷۰۲ — اَلْعَادَةُ طَبْعٌ ثَانٍ

عادت طبیعتِ ثانی ہے۔

۷۰۳ — اَلْعَدْلُ فَضِيْلَةُ السُّلْطَانِ

عدل حاکم کے لیے باعثِ فضیلت ہے۔

۷۰۴ — اَلْاَحْزَانُ سُقْمُ الْقُلُوْبِ

غم و آلام دلوں کی بیماریاں ہیں۔

۷۰۵ — اَلْخُلْفُ مَثَارُ الْحُرُوْبِ

مخالفت جنگ کے شعلوں کو برانگیختہ کرتی ہے۔

۷۰۶ — اَلْخَطُّ لِسَانُ الْيَدِ

تحریر ہاتھ کی زبان ہے۔

۷۰۷ — اَلْفِكْرُ يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ

فکر درست راہ کی نشان دہی کرتی ہے۔

۷۰۸ — اَلسَّاعَاتُ تَنْهَبُ الْاٰجَالَ

گھڑیاں (وقت) اجل (عمر) کی غارت گاہ ہیں۔

۷۰۹ — اَلْآجَالُ تَقْطَعُ الْآمَالَ
خدائی فیصلے امیدوں کو توڑ دیتے ہیں۔

۷۱۰ — اَلظُّلْمُ يَطْرُدُ النِّعَمَ
ظلم نعمتوں کو غارت کر دیتا ہے۔

۷۱۱ — اَلْبَغْيُ يَجْلُبُ النِّقَمَ
سرکشی سزا کو لازمی کر دیتی ہے۔

۷۱۲ — اَلْعَجْزُ يُثْمِرُ الْهَلَكَةَ
عجز و درماندگی سے ہلاکت کا ثمر جنم لیتا ہے۔

۷۱۳ — اَلْكَرِيْمُ يُجْمِلُ الْمَلَكَةَ
کریم اپنے ممیز کو اور جمال دے دیتا ہے۔

۷۱۴ — اَلْمُؤْمِنُ كَيِّسٌ عَاقِلٌ
مومن (بہت) ہوشیار اور عقلمند ہوتا ہے۔

۷۱۵ — اَلْكَافِرُ فَاجِرٌ جَاهِلٌ
کافر گناہگار اور جاہل ہوتا ہے۔

۷۱۶ — اَلْحَقُّ اَقْوٰی ظَھِیْرٍ

حق سب سے طاقتور مددگار ہے۔

۷۱۷ — اَلْبَاطِلُ اَضْعَفُ نَصِیْرٍ

باطل سب سے کمزور مددگار ہے۔

۷۱۸ — اَلتَّوْفِیْقُ مُمِدُّ الْعَقْلِ

توفیق عقل کی امداد کرتی رہتی ہے۔

۷۱۹ — اَلْخِذْلَانُ مُمِدُّ الْجَھْلِ

خذلان (سلبِ توفیق) جہالت کی مدد کرتی ہے۔

۷۲۰ — اَلْعِلْمُ حِجَابٌ مِنَ الْاٰفَاتِ

علم آفتوں کے لیے ایک حجاب ہے۔

۷۲۱ — اَلْوَرَعُ جُنَّةٌ مِنَ السَّیِّئَاتِ

پرہیزگاری گناہوں کی ڈھال ہے۔

۷۲۲ — اَلتَّقْوٰی رَأْسُ الْحَسَنَاتِ

تقویٰ نیکیوں کا سر ہے۔

۷۲۳ — اَلشَّكُّ يُحْبِطُ الْاِيْمَانَ
شک ایمان کو زائل کر دیتا ہے۔

۷۲۴ — اَلْحِرْصُ يُفْسِدُ الْاِيْقَانَ
لالچ یقین کو خراب کر دیتا ہے۔

۷۲۵ — اَلشَّكُّ ثَمَرَةُ الْجَهْلِ
شک جہالت کا ثمر ہے۔

۷۲۶ — اَلْعُجْبُ يُفْسِدُ الْعَقْلَ
خود بینی عقل کو فاسد کر دیتی ہے۔

۷۲۷ — اَلْاِخْلَاصُ غَايَةُ الدِّيْنِ
اخلاص دین کا مقصود ہے۔

۷۲۸ — اَلرِّضَا ثَمَرَةُ الْيَقِيْنِ
رضا (الٰہی) دین کا ثمر ہے۔

۷۲۹ — اَلْعِفَّةُ شِيْمَةُ الْاَكْيَاسِ
پاکبازی ذہین لوگوں کی خصلت ہے۔

۷۳۰ — اَلشَّرَهُ سَجِيَّةُ الْاَرْجَاسِ
حرص کا غلبہ ناپاکوں کی خصلت ہے۔

۷۳۱ — اَلْعِلْمُ اَعْلٰى فَوْزٍ
علم سب سے برتر کامیابی ہے۔

۷۳۲ — اَلطَّاعَةُ اَبْقٰى عِزٍّ
اطاعت سب سے دیرپا عزت ہے۔

۷۳۳ — اَلْكَيِّسُ مَنْ قَصَرَ اٰمَالَهُ
دانا وہ ہے جس کی امیدیں کوتاہ ہیں۔

۷۳۴ — اَلشَّرِيْفُ مَنْ شَرُفَتْ خِلَالُهُ
شریف وہ ہے جس کی خصلتیں شریف ہو گئی ہوں۔

۷۳۵ — اَلنِّفَاقُ شَيْنُ الْاَخْلَاقِ
ظاہر و باطن کا فرق اخلاق کے لیے (ایک) دھبہ ہے۔

۷۳۶ — اَلْبِشْرُ يُؤْنِسُ الرِّفَاقَ
چہرے کی تازگی دوستوں کے اُنس کا سبب ہے۔

۷۳۷ — اَلنِّفَاقُ اَخُو الشِّرْكِ
نفاق (دراصل) شرک کا بھائی ہے۔

۷۳۸ — اَلْخِيَانَةُ صِنْوُ الْإِفْكِ
خیانت اور بہتان ایک درخت کی دو شاخیں ہیں۔

۷۳۹ — اَلنِّفَاقُ تَوْأَمُ الْكُفْرِ
نفاق اور کفر ایک ہی بطن سے ساتھ پیدا ہوئے ہیں۔

۷۴۰ — اَلْغِشُّ شَرُّ الْمَكْرِ
ظاہر اور باطن کا فرق بدترین مکر ہے۔

۷۴۱ — اَلنِّفَاقُ يُفْسِدُ الْإِيمَانَ
نفاق ایمان کو خراب کر دیتا ہے۔

۷۴۲ — اَلْكِذْبُ يُزْرِي بِالْإِنْسَانِ
جھوٹ انسان کو عیب دار کر دیتا ہے۔

۷۴۳ — اَلرِّفْقُ عُنْوَانُ النُّبْلِ
نرمی اور مہربانی بڑے پن کی علامت ہے۔

۷۴۴ — اَلْاِحْسَانُ رَأْسُ الْفَضْلِ

احسان فضل و برتری کا سر ہے۔

۷۴۵ — اَلْحَقُّ اَوْضَحُ سَبِيْلٍ

حق سب سے واضح راستہ ہے۔

۷۴۶ — اَلصِّدْقُ اَنْجَحُ دَلِيْلٍ

سچائی سب سے کامیاب رہنما ہے۔

۷۴۷ — اَلْكِذْبُ يُوْجِبُ الْوَقِيْعَةَ

جھوٹ انسان کو لازمی طور پر بے وقعت کر دیتا ہے۔

۷۴۸ — اَلْمَنُّ يُفْسِدُ الصَّنِيْعَةَ

احسان جتانا نیکی کو خراب کر دیتا ہے۔

۷۴۹ — اَلزُّهْدُ مِفْتَاحُ صَلَاحٍ

ترکِ دنیا فلاح و بہتری کی کنجی ہے۔

۷۵۰ — اَلْوَرَعُ مِصْبَاحُ نَجَاحٍ

پرہیزگاری چراغ کامیابی ہے۔

۷۵۱ — اَلتَّقْوٰی رَئِیْسُ الْاَخْلَاقِ
تقویٰ کل اخلاق کا سردار ہے۔

۷۵۲ — اَلْاِحْتِمَالُ زَیْنُ الرِّفَاقِ
برداشت رفاقت کی زینت ہے۔

۷۵۳ — اَلْوَرَعُ خَیْرُ قَرِیْنٍ
پرہیزگاری سب سے بہتر ہمراہی ہے۔

۷۵۴ — اَلتَّقْوٰی حِصْنٌ حَصِیْنٌ
خوفِ رب سب سے مضبوط قلعہ ہے۔

۷۵۵ — اَلطَّمَعُ رِقٌّ مُخَلَّدٌ
لالچ دائمی غلامی ہے۔

۷۵۶ — اَلْیَأْسُ عِتْقٌ مُجَدَّدٌ
(مخلوق سے) مایوسی ہروقت تروتازہ رہنے والی آزادی ہے۔

۷۵۷ — اَلصَّبْرُ عُدَّةٌ لِلْبَلَاءِ
صبر بلاؤں کے لیے عطا کیا گیا ہے۔

۷۵۸ — اَلشُّکْرُ زِیْنَۃٌ لِلنَّعْمَاءِ

شکر نعمتوں کے لیے زینت ہے۔

۷۵۹ — اَلْقُنُوْعُ عُنْوَانُ الرِّضَا

اللہ کی تقسیم پر اطمینان رضا کا عنوان ہے۔

۷۶۰ — اَلصَّبْرُ کَفِیْلٌ بِالظَّفَرِ

صبر کامیابی کا کفیل ہے۔

۷۶۱ — اَلصَّبْرُ عُنْوَانُ النَّصْرِ

صبر نصرت و فیروزی کا عنوان ہے۔

۷۶۲ — اَلصَّبْرُ اَدْفَعُ لِلْبَلَاءِ

صبر سب سے زیادہ بلاؤں کا دور کرنے والا ہے۔

۷۶۳ — اَلصَّبْرُ یُرْغِمُ الْاَعْدَاءَ

صبر دشمنوں کی ناک رگڑوا دیتا ہے۔

۷۶۴ — اَلصَّبْرُ اَدْفَعُ لِلضَّرَرِ

صبر شدت و سختی کو سب سے زیادہ دور کرتا ہے۔

۷۶۵ ـــ اَلصَّبْرُ عُدَّةُ الْفَقْرِ

صبر غربت کے (مقابلے کے) لیے مہیا کیا گیا ہے۔

۷۶۶ ـــ اَلصَّبْرُ عَوْنٌ عَلٰی کُلِّ اَمْرٍ

صبر ہر کام میں مددگار ہے۔

۷۶۷ ـــ اَلصَّبْرُ اَفْضَلُ الْعُدَدِ

صبر (سب سے) افضل ذخیرہ ہے۔

۷۶۸ ـــ اَلْکَرَمُ اَفْضَلُ السُّؤْدَدِ

کرم (سب سے) افضل بزرگی ہے۔

۷۶۹ ـــ اَلتَّوَاضُعُ ثَمَرَةُ الْعِلْمِ

انکساری علم کا ثمر ہے۔

۷۷۰ ـــ اَلْکَظْمُ ثَمَرَةُ الْحِلْمِ

غصّے کو کچلنا حلم کا ثمر ہے۔

۷۷۱ ـــ اَلْحِلْمُ رَأْسُ الرِّیَاسَةِ

بردباری ریاست کا سرچشمہ ہے۔

۷۷۲ — اَلْاِحْتِمَالُ زَيْنُ السِّيَاسَةِ
تحمل و برداشت سیاست کی زینت ہے۔

۷۷۳ — اَلْعَفْوُ زَيْنُ الْقُدْرَةِ
عفو و درگزر قدرت و توانائی کی زینت ہے۔

۷۷۴ — اَلْعَدْلُ نِظَامُ الْاِمْرَةِ
عدل (ہی) فرمانروائی کا نظام ہے۔

۷۷۵ — اَلْعَفْوُ يُوجِبُ الْمَجْدَ
عفو و درگزر بڑے پن کا باعث ہے۔

۷۷۶ — اَلْبَذْلُ يُكْسِبُ الْحَمْدَ
داد و عطا تعریف پانے کا سبب ہے۔

۷۷۷ — اَلسَّخَاءُ خُلُقُ الْاَنْبِيَاءِ
سخاوت انبیاء کا خلق ہے۔

۷۷۸ — اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْاَوْلِيَاءِ
دعا اللہ کے دوستوں کا ہتھیار ہے۔

۷۷۹ ـــ اَلسَّخَاءُ یُثْمِرُ الصَّفَاءَ
سخاوت دل کی صفائی کو اور ثمر دیتی ہے۔

۷۸۰ ـــ اَلْبُخْلُ یُوجِبُ الْبَغْضَاءَ
کنجوسی بغض کا سبب بن جاتی ہے۔

۷۸۱ ـــ اَلْبَخِیلُ اَبَدًا ذَلِیلٌ
کنجوس ہمیشہ ذلیل رہتا ہے۔

۷۸۲ ـــ اَلْحَسُودُ اَبَدًا عَلِیلٌ
حاسد ہمیشہ بیمار رہتا ہے۔

۷۸۳ ـــ اَلْاِحْسَانُ یَسْتَعْبِدُ الْاِنْسَانَ
احسان انسان کو غلام بنا لیتا ہے۔

۷۸۴ ـــ اَلْمَنُّ یُفْسِدُ الْاِحْسَانَ
احسان جتانا احسان کو فاسد کر دیتا ہے۔

۷۸۵ ـــ اَلسَّکِینَةُ عُنْوَانُ الْعَقْلِ
وقار و آرام عقل کا عنوان ہے۔

۷۸۶ —— اَلْوَقَارُ بُرْهَانُ النُّبْلِ
وقار بڑے پن کا ثبوت ہے۔

۷۸۷ —— اَلْخُرْقُ شَيْنُ الْخُلُقِ
بے ہودگی اخلاق کا عیب ہے۔

۷۸۸ —— اَلْخُرْقُ شَرُّ خُلُقٍ
بے ہودگی بدترین خصلت ہے۔

۷۸۹ —— اَلطَّيْشُ يُنَكِّدُ الْعَيْشَ
طیش زندگی کو دشوار کر دیتا ہے۔

۷۹۰ —— اَللُّؤْمُ يُوجِبُ الْغِشَّ
بدخصلتی بدباطنی کو جنم دیتی ہے۔

۷۹۱ —— اَلْمُتَأَنِّي حَرِيٌّ بِالْإِصَابَةِ
سوچ سمجھ کر کام کرنے والا منزلِ مراد تک پہنچنے کا زیادہ مستحق ہے۔

۷۹۲ —— اَلْمَعْصِيَةُ تَمْنَعُ الْإِجَابَةَ
نافرمانی قبولیتِ دعا میں مانع ہے۔

۷۹۳ — اَلْمُخْلِصُ حَرِيٌّ بِالْاِجَابَةِ
مخلص اجابتِ دعا کا زیادہ مستحق ہے۔

۷۹۴ — اَلظُّلْمُ يُوجِبُ النَّارَ
ظلم آگ کو لازمی کر دیتا ہے۔

۷۹۵ — اَلْبَغْيُ يُوجِبُ الدَّمَارَ
سرکشی کا لازمی انجام ہلاکت ہے۔

۷۹۶ — اَلتَّقْوَىٰ ذَخِيرَةُ مَعَادٍ
تقویٰ روزِ بازگشت کا ذخیرہ ہے۔

۷۹۷ — اَلرِّفْقُ عُنْوَانُ سَدَادٍ
نرمی اور مہربانی راہِ راست کا عنوان ہے۔

۷۹۸ — اَلْيُمْنُ مَعَ الرِّفْقِ
برکت نرمی سے وابستہ ہے۔

۷۹۹ — اَلنَّجَاةُ مَعَ الصِّدْقِ
نجات سچائی سے وابستہ ہے۔

۸۰۰ — اَلشَّرَہُ یُکْثِرُ الْغَضَبَ

شرارت غضب کو بڑھا دیتی ہے۔

۸۰۱ — اَللَّجَاجُ عُنْوَانُ الْعَطَبِ

ہٹ دھرمی رنج و محن کا عنوان ہے۔

۸۰۲ — اَلْعُسْرُ یُفْسِدُ الْاَخْلَاقَ

(حالات کی) سختی اخلاق کو فاسد کر دیتی ہے۔

۸۰۳ — اَلتَّسَهُّلُ یُدِرُّ الْاَرْزَاقَ

(معاملات میں) آسانی (برتنا) رزق کو جاری کر دیتا ہے۔

۸۰۴ — اَلظُّلْمُ اَلْاَمُ الرَّذَائِلِ

ظلم کمین ترین خباثت ہے۔

۸۰۵ — اَلْاِنْصَافُ اَفْضَلُ الْفَضَائِلِ

انصاف افضل و برتر خوبیوں میں ہے۔

۸۰۶ — اَلْعَدْلُ قِوَامُ الْبَرِیَّةِ

عدل مخلوق کی زندگی ہے۔

۸۰۷ — اَلظُّلْمُ بَوَارُ الرَّعِيَّةِ

ظلم عوام کی موت ہے۔

۸۰۸ — اَلْغَضَبُ مَرْكَبُ الطَّيْشِ

غضب طیش کی سواری ہے۔

۸۰۹ — اَلْحَسَدُ يُنَكِّدُ الْعَيْشَ

حسد زندگی کو بے مزا کر دیتا ہے۔

۸۱۰ — اَلْغَفْلَةُ اَضَرُّ الْاَعْدَاءِ

غفلت سب سے نقصان دہ دشمن ہے۔

۸۱۱ — اَلْاِصْرَارُ شَرُّ الْآرَاءِ

(غلطی پر) اصرار سب سے بُری سوچ ہے۔

۸۱۲ — اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ قِنْيَةٍ

علم (سب سے) افضل کمائی ہے۔

۸۱۳ — اَلْعَقْلُ اَحْسَنُ حِلْيَةٍ

عقل سب سے حسین زینت ہے۔

۸۱۴ ـــ اَلْعَقْلُ یُوْجِبُ الْحَذَرَ
عقل کا لازمی نتیجہ احتیاط ہے۔

۸۱۵ ـــ اَلْجَهْلُ یَجْلِبُ الْغَرَرَ
جہالت کا لازمی نتیجہ دھوکا کھانا ہے۔

۸۱۶ ـــ اَلْعَقْلُ مَرْكَبُ الْعِلْمِ
عقل علم کی سواری ہے۔

۸۱۷ ـــ اَلْعِلْمُ مَرْكَبُ الْحِلْمِ
علم حلم (بُردباری) کی سواری ہے۔

۸۱۸ ـــ اَلْعِلْمُ اَصْلُ كُلِّ خَيْرٍ
علم ہر بھلائی کی جڑ ہے۔

۸۱۹ ـــ اَلْجَهْلُ اَصْلُ كُلِّ شَرٍّ
جہل تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

۸۲۰ ـــ اَلْجَهْلُ اَدْوَاُ الدَّاءِ
جہل سب سے بُری بیماری ہے۔

۸۲۱ — اَلشَّهوَةُ اَضَرُّ الاَعدَاءِ
خواہشِ نفس سب سے زیادہ خطرناک دشمن ہے۔

۸۲۲ — اَلتَّقوٰی اَقوَی اَسَاسٍ
تقویٰ سب سے مضبوط بنیاد ہے۔

۸۲۳ — اَلصَّبرُ اَقوٰی لِبَاسٍ
صبر سب سے دیرپا لباس ہے۔

۸۲۴ — اَلعَقلُ حُسَامٌ قَاطِعٌ
عقل شمشیرِ بُرّاں ہے۔

۸۲۵ — اَلصِّدقُ حَقٌّ صَادِعٌ
سچائی بالکل آشکار حقیقت ہے۔

۸۲۶ — اَلیَقِینُ یَرفَعُ الشَّكَّ
یقین سے شک رفع ہو جاتا ہے۔

۸۲۷ — اَلاِرتِیَابُ یُوجِبُ الشِّركَ
تردد باعثِ شرک ہے۔

۸۲۸ — اَلْعِلْمُ عُنْوَانُ الْعَقْلِ
علم عقل کا عنوان ہے۔

۸۲۹ — اَلْمَعْرِفَةُ بُرْهَانُ الْفَضْلِ
معرفت فضیلت کا واضح ثبوت ہے۔

۸۳۰ — اَلْعِلْمُ لِقَاحُ الْمَعْرِفَةِ
علم معرفت میں غرق ہونے کا سبب ہے۔

۸۳۱ — اَلنَّزَاهَةُ آيَةُ الْعِفَّةِ
(برائی سے) دوری پاکبازی کی علامت ہے۔

۸۳۲ — اَلْعِلْمُ يُنْجِدُ الْفِكْرَ
علم فکر کو قوت مہیا کرتا ہے۔

۸۳۳ — اَلْاِحْتِمَالُ يُجِلُّ الْقَدْرَ
تحمل و برداشت قدر و قیمت کو بڑھاتا ہے۔

۸۳۴ — اَلسَّفَهُ يَجْلِبُ الشَّرَّ
کمینہ پن کا لازمی نتیجہ شر ہوتا ہے۔

۸۳۵ — اَلذِّكْرُ يَشْرَحُ الصَّدْرَ
یاد (اللہ کی) سینے کو کشادہ کرتی ہے۔

۸۳۶ — اَلْعَقْلُ سِلَاحُ كُلِّ اَمْرٍ
عقل ہر کام کے لیے ہتھیار ہے۔

۸۳۷ — اَلْعِلْمُ نِعْمَ دَلِيْلٌ
علم بہت اچھا رہنما ہے۔

۸۳۸ — اَلْحَيَاءُ خُلُقٌ جَمِيْلٌ
حیا ایک جمیل خصلت ہے۔

۸۳۹ — اَلْمُرِيْبُ اَبَدًا عَلِيْلٌ
شک کرنے والا دائمی مریض ہے۔

۸۴۰ — اَلطَّامِعُ اَبَدًا ذَلِيْلٌ
لالچ کرنے والا ہمیشہ ذلیل رہتا ہے۔

۸۴۱ — اَلْعِلْمُ قَائِدُ الْحِلْمِ
علم قائدِ حلم ہے۔

۸۴۲ — اَلْحِلْمُ ثَمَرَةُ الْعِلْمِ
حلم علم کا پھل ہے۔

۸۴۳ — اَلْيَقِيْنُ يُثْمِرُ الزُّهْدَ
یقین سے زہد کا پھل برآمد ہوتا ہے۔

۸۴۴ — اَلنَّصِيْحَةُ تُثْمِرُ الْوُدَّ
نصیحت سے شجرِ الفت بارآور ہوتا ہے۔

۸۴۵ — اَلْمُرُوَّةُ اِنْجَازُ الْوَعْدِ
مردانگی وعدہ کی ایفا ہے۔

۸۴۶ — اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ هِدَايَةٍ
علم (سب سے) افضل ہدایت ہے۔

۸۴۷ — اَلصِّدْقُ اَشْرَفُ رِوَايَةٍ
سچائی سب سے شریف روایت ہے۔

۸۴۸ — اَلْجَهْلُ يُفْسِدُ الْمَعَادَ
جہالت آخرت کو فاسد کردیتی ہے۔

۸۴۹ — اَلعُجبُ يَمنَعُ الإِزْدِيَادَ

خود بینی اضافہ کو روک دیتی ہے۔

۸۵۰ — اَلإِيمَانُ أَعلٰى غَايَةٍ

ایمان سب سے بلند غایت ہے۔

۸۵۱ — اَلإِخلَاصُ أَشرَفُ نِهَايَةٍ

اخلاص سب سے زیادہ شرف والی انتہا ہے۔

۸۵۲ — اَليَقِينُ رَأسُ الدِّينِ

یقین دین کا سر ہے۔

۸۵۳ — اَلإِخلَاصُ ثَمَرَةُ اليَقِينِ

اخلاص یقین کا ثمر ہے۔

۸۵۴ — اَلحُزنُ شِعَارُ المُؤمِنِينَ

غم صاحبانِ ایمان سے کبھی جُدا نہ ہونے والا لباس ہے۔

۸۵۵ — اَلشَّوقُ خُلصَانُ العَارِفِينَ

شوقِ (ملاقات) اہلِ معرفت کا خلیل ہے۔

۸۵۶ — اَلْیَقِیْنُ اَفْضَلُ عِبَادَۃٍ
یقین سب سے افضل عبادت ہے۔

۸۵۷ — اَلْمَعْرُوْفُ اَشْرَفُ سِیَادَۃٍ
نیکی سب سے برتر سرداری ہے۔

۸۵۸ — اَلتَّوْفِیْقُ رَأْسُ السَّعَادَۃِ
توفیق سعادت کا سر ہے۔

۸۵۹ — اَلْاِخْلَاصُ مِلَاکُ الْعِبَادَۃِ
اخلاص بنائے عبادت ہے۔

۸۶۰ — اَلْاِخْلَاصُ اَعْلَی الْاِیْمَانِ
اخلاص ایمان اعلیٰ ہے۔

۸۶۱ — اَلْاِیْثَارُ غَایَۃُ الْاِحْسَانِ
ایثار احسان کی غایت و انتہا ہے۔

۸۶۲ — اَلْیَقِیْنُ جِلْبَابُ الْاَکْیَاسِ
یقین اہلِ ذہانت کی پوشاک ہے۔

۸۶۳ —— اَلعَدلُ اَقوَی اَسَاسٍ
عدل سب سے قوی بنیاد ہے۔

۸۶۴ —— اَلنِّعَمُ یَسلُبُھَا الکُفرَانُ
نعمتوں کو کفران سلب کر دیتا ہے۔

۸۶۵ —— اَلقُدرَۃُ یُزِیلُھَا العُدوَانُ
قدرت و توانائی کو عداوت زائل کر دیتی ہے۔

۸۶۶ —— اَلاِسَاءَۃُ یَمحَاھَا الاِحسَانُ
بدی کو احسان مٹا دیتا ہے۔

۸۶۷ —— اَلکُفرُ یَمحَاہُ الاِیمَانُ
کفر کو ایمان مٹا دیتا ہے۔

۸۶۸ —— اَلشَّرُّ یُزرِی وَیُردِی
شر عیب دار (بھی) کرتا ہے اور ہلاک بھی۔

۸۶۹ —— اَلحِرصُ یُذِلُّ وَیُشقِی
حرص ذلیل بھی کرتی ہے اور بدبخت بھی۔

۸۷۰ — اَلزُّهْدُ مَتْجَرٌ رَابِحٌ
زُہد سُود مند تجارت ہے۔

۸۷۱ — اَلْبِرُّ عَمَلٌ صَالِحٌ
البِر (نیکی) عملِ صالح ہے۔

۸۷۲ — اَلزُّهْدُ قِصَرُ الْاَمَلِ
زُہد امید کے کوتاہ کرلینے کا نام ہے

۸۷۳ — اَلْاِیْمَانُ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ
ایمان عمل کے اخلاص کو کہتے ہیں۔

۸۷۴ — اَلْاَمَلُ یُنْسِی الْاَجَلَ
امیدیں اجل کو فراموش کردیتی ہیں۔

۸۷۵ — اَلظُّلْمُ تَبِعَاتٌ مُوبِقَاتٌ
ظلم غصب کردہ حق ہے اور ہلاکت کا سبب ہے۔

۸۷۶ — اَلشَّهَوَاتُ سُمُومٌ قَاتِلَاتٌ
خواہشِ نفس زہرِ قاتل ہے۔

۸۷۷ ـــ اَلْفَوْتُ حَسَرَاتٌ مُحْرِقَاتٌ
ہاتھ سے نکل جانے کے بعد سوزو تپش دینے
والی حسرت رہ جاتی ہے۔

۸۷۸ ـــ اَلْفِكْرُ يُفِيْدُ الْحِكْمَةَ
فکر حکمت کے ملنے کا ذریعہ ہے۔

۸۷۹ ـــ اَلْاِعْتِبَارُ يُثْمِرُ الْعِصْمَةَ
عبرت پاکبازی کو جنم دیتی ہے۔

۸۸۰ ـــ اَلْاِصْرَارُ اَعْظَمُ حَوْبَةً
تکرار گناہ کو عظیم تر کرتی ہے۔

۸۸۱ ـــ اَلْبَغْيُ اَعْجَلُ عُقُوْبَةً
سرکشی کی سزا سب سے پہلے ملتی ہے۔

۸۸۲ ـــ اَلْاِيْثَارُ شِيْمَةُ الْاَبْرَارِ
ایثار ابرار انسانوں کی خصلت ہے۔

۸۸۳ ـــ اَلْاِحْتِكَارُ شِيْمَةُ الْفُجَّارِ
ذخیرہ اندوزی فاجروں کی فطرت ہے۔

۸۸۴ — اَلْحَسُوْدُ لَا يَبْرَأُ
حاسد کبھی بھی صحت نہیں پاتا۔

۸۸۵ — اَلشَّرِهُ لَا يَرْضٰى
حریص کبھی سیر نہیں ہوتا۔

۸۸۶ — اَلْحَسُوْدُ لَا خُلَّةَ لَهُ
حاسد سے دوستی ہو ہی نہیں سکتی۔

۸۸۷ — اَللَّجُوْجُ لَا رَأْيَ لَهُ
ہٹ دھرم کی کوئی رائے نہیں ہوتی۔

۸۸۸ — اَلْخَائِنُ لَا وَفَاءَ لَهُ
خائن میں وفا نہیں۔

۸۸۹ — اَلتَّكَبُّرُ عَيْنُ الْحَمَاقَةِ
تکبر حماقت کا سرچشمہ ہے۔

۸۹۰ — اَلتَّبْذِيْرُ عُنْوَانُ الْفَاقَةِ
اسراف فقر و فاقہ کا عنوان ہے۔

۸۹۱ — اَلنَّجَاةُ مَعَ الْإِيْمَانِ
نجات ایمان کے ساتھ ہے۔

۸۹۲ — اَلْفَضْلُ مَعَ الْإِحْسَانِ
برتری احسان کے ساتھ ہے۔

۸۹۳ — اَللُّؤْمُ مَعَ الْإِمْتِنَانِ
ملامت (چھچھوراپن) احسان جتانے کے ساتھ ہے۔

۸۹۴ — اَلنَّدَمُ عَلَى الْخَطِيْئَةِ يَمْحُوْهَا
خطا پر ندامت اس کو محو کر دیتی ہے۔

۸۹۵ — اَلْعُجْبُ بِالْحَسَنَةِ يُحْبِطُهَا
نیکی پر اترانا اس کو حبط (اکارت) کر دیتا ہے۔

۸۹۶ — اَلْعَاجِلَةُ غُرُوْرُ الْحَمْقٰى
دنیا احمقوں کا دھوکا ہے۔

۸۹۷ — اَلْغَفْلَةُ شِيْمَةُ النَّوْكٰى
غفلت بے خرد لوگوں کی خصلت ہے۔

۸۹۸ — اَلْاِصْرَارُ سَجِيَّةُ الْهَلْكٰى
تکرار (گناہ کی) ہلاک ہونے والوں کی عادت ہے۔

۸۹۹ — اَلْغِيْبَةُ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ
غیبت (کرنا) منافق کی علامت ہے۔

۹۰۰ — اَلنَّمِيْمَةُ شِيْمَةُ الْمَارِقِ
نکتہ چینی دین سے خارج ہونے والوں کی خصلت ہے۔

۹۰۱ — اَلسِّلْمُ ثَمَرَةُ الْحِلْمِ
سلامتی سے حلم کا ثمر پھوٹتا ہے (یعنی امن و آشتی)

۹۰۲ — اَلرِّفْقُ يُؤَدِّيْ اِلَى السِّلْمِ
نرمی اور مہربانی امن و آشتی کو جنم دیتی ہے۔

۹۰۳ — اَلتَّجَوُّعُ اَنْفَعُ الدَّوَاءِ
بھوکا رہنا سب سے فائدہ مند دوا ہے۔

۹۰۴ — اَلشِّبَعُ يُكْثِرُ الْاَدْوَاءَ
شکم سیری بیماری کو بڑھا دیتی ہے۔

٩٠٥ — اَلْاِسْتِغْفَارُ دَوَاءُ الذُّنُوْبِ

استغفار گناہوں کی دوا ہے۔

٩٠٦ — اَلسَّخَاءُ سَتْرُ الْعُيُوْبِ

سخاوت عیبوں کا پردہ ہے۔

٩٠٧ — اَلْكَرَمُ اَفْضَلُ الشِّيَمِ

جُود و کرم سب سے برتر خصلت ہے۔

٩٠٨ — اَلْاِيْثَارُ اَشْرَفُ الْكَرَمِ

ایثار کرنا شریف ترین کرم ہے۔

٩٠٩ — اَلْخَيْرُ لَا يَفْنٰى

نیکی کبھی فنا نہیں ہوتی۔

٩١٠ — اَلشَّرُّ يُعَاقَبُ عَلَيْهِ وَيُخْزٰى

شر کے سبب سزا بھی ملتی ہے اور رسوائی بھی۔

٩١١ — اَلْاَعْمَالُ ثِمَارُ النِّيَّاتِ

اعمال نیتوں کا ثمر ہیں۔

۹۱۲ —— اَلعِقَابُ ثِمَارُ السَّیِّئَاتِ
سزائیں برائیوں کے ثمر ہیں۔

۹۱۳ —— اَلدُّنْیَا مَصْرَعُ الْعُقُوْلِ
دنیا عقلوں کی لغزش گاہ ہے۔

۹۱۴ —— اَلشَّهَوَاتُ تَسْتَرِقُّ الْجَهُوْلَ
جسمانی خواہشیں جاہلوں کو اپنا غلام بنالیتی ہیں۔

۹۱۵ —— اَلْاِنْصَافُ زَیْنُ الْاِمْرَةِ
انصاف حکومت کی زینت ہے۔

۹۱۶ —— اَلْعَفْوُ زَکٰوۃُ الْقُدْرَةِ
قدرت وتوانائی کی زکوٰۃ، معاف کردینا ہے۔

۹۱۷ —— اَلْمَوْعِظَةُ نَصِیْحَةٌ شَافِیَةٌ
موعظہ وہ نصیحت ہے جو شفا دیتی ہے۔

۹۱۸ —— اَلْفِکْرَةُ مِرْآةٌ صَافِیَةٌ
فکر ایک شفاف آئینہ ہے۔

۹۱۹ —— اَلْعَجَلَةُ تَمْنَعُ الْإِصَابَةَ

عجلت منزلِ مراد تک پہنچنے میں مانع ہے۔

۹۲۰ —— اَلْمَعْصِيَةُ تَمْنَعُ الْإِجَابَةَ

نافرمانی قبولیتِ دعا کو روک لیتی ہے۔

۹۲۱ —— اَللَّجَاجُ بَذْرُ الشَّرِّ

باطل پسندی برائیوں کا بیج ہے۔

۹۲۲ —— اَلْجَهْلُ فَسَادُ كُلِّ أَمْرٍ

جہالت ہر کام میں فساد ڈالتی ہے۔

۹۲۳ —— اَلْيَأْسُ عِتْقٌ مُرِيحٌ

(مخلوق سے) بے پرواہی راحت دینے والی آزادی ہے۔

۹۲۴ —— اَلْإِحْتِمَالُ خُلْقٌ سَجِيحٌ

تحمل و برداشت ایک نرم اور معتدل خصلت ہے۔

۹۲۵ —— اَلْقَنَاعَةُ أَهْنَأُ عَيْشٍ

قناعت سب سے خوشگوار زندگی ہے۔

۹۲۶ —— اَلْغَضَبُ يُثِيرُ الطَّيْشَ

غضب طیش میں اضافہ کر دیتا ہے۔

۹۲۷ —— اَلْفِكْرُ جِلَاءُ الْعُقُولِ

فکر سے عقلوں کو جلا ملتی ہے۔

۹۲۸ —— اَلْحُمْقُ يُوجِبُ الْفُضُولَ

حماقت کا لازمی نتیجہ فضول پن ہے (باتوں میں یا کام میں)

۹۲۹ —— اَللَّهْوُ قُوتُ الْحَمَاقَةِ

کھیل کود دراصل حماقت کی روزی ہے۔

۹۳۰ —— اَلْعُجْبُ رَأْسُ الْحَمَاقَةِ

خودپسندی سرِ حماقت ہے۔

۹۳۱ —— اَلتَّوَاضُعُ زَكٰوةُ الشَّرَفِ

تواضع شرف کی زکوٰۃ ہے۔

۹۳۲ —— اَلْعُجْبُ آفَةُ الشَّرَفِ

خودپسندی شرف کے لیے آفت ہے۔

۹۳۳ — اَلتَّقْوٰی مِفْتَاحُ الصَّلَاحِ
تقویٰ درستگی کی کنجی ہے۔

۹۳۴ — اَلتَّوْفِیْقُ رَأْسُ النَّجَاحِ
توفیق سرِ سعادت و خیر ہے۔

۹۳۵ — اَلْحَسَدُ یُضْنِی الْجَسَدَ
حسد بدن کو لاغر کر دیتا ہے۔

۹۳۶ — اَلْکَرَمُ بَرِیْءٌ مِنَ الْحَسَدِ
جود و کرم حسد سے (بالکل) پاک و پاکیزہ ہے۔

۹۳۷ — اَلْمَنَایَا تَقْطَعُ الْاٰمَالَ
موت (قصرِ) اُمید کو مسمار کر دیتی ہے۔

۹۳۸ — اَلْاَمَانِیُّ هِمَّةُ الرِّجَالِ
آرزوئیں بقدرِ ہمتِ مرداں ہوتی ہیں۔

۹۳۹ — اَلْقَنَاعَةُ سَیْفٌ لَا یَنْبُوْ
قناعت کبھی نہ کُند ہونے والی شمشیر ہے۔

۹۴۰ ــــ اَلْاِیْمَانُ شِهَابٌ لَایَخْبُوْ
ایمان کبھی نہ ٹھنڈا ہونے والا انگارہ ہے۔

۹۴۱ ــــ اَلصَّبْرُ مَطِیَّةٌ لَاتَکْبُوْ
صبر (درحقیقت) وہ اونٹ ہے جو اپنے سوار کو کبھی نہیں گرِاتا۔

۹۴۲ ــــ اَلْعُیُوْنُ مَصَائِدُ الشَّیْطَانِ
آنکھیں شیطان کے پھندے ہیں۔

۹۴۳ ــــ اَلْاِیْثَارُ اَعْلَی الْاِحْسَانِ
ایثار احسانِ اعلیٰ ہے۔

۹۴۴ ــــ اَلتَّوْفِیْقُ عِنَایَةُ الرَّحْمٰنِ
توفیق رحمان کی عنایت ہے۔

۹۴۵ ــــ اَلْقُدْرَةُ تُنْسِی الْحَفِیْظَةَ
(فعل انجام دینے کی) قدرت کے وقت انسان اپنی حمیت کو بھی بھلا دیتا ہے۔

۹۴۶ ــــ اَلْعُجْبُ یُظْهِرُ النَّقِیْصَةَ
خود پسندی انسان کے نقائص کا اظہار کر دیتی ہے۔

۹۴۷ — اَلسَّلُوُّ حَاصِدُ الشَّوْقِ
فراموشی شوق کو منقطع کر دیتی ہے۔

۹۴۸ — اَلصِّدْقُ لِبَاسُ الْحَقِّ
راست گوئی حق کا لباس ہے۔

۹۴۹ — اَلْهَوٰی قَرِیْنٌ مُهْلِكٌ
ہوسِ (نفس) ایک ہلاک کر دینے والا ہمراہی ہے۔

۹۵۰ — اَلْعَادَةُ عَدُوٌّ مُتَمَلِّكٌ
عادت ایک مالک بن جانے والا دشمن ہے۔

۹۵۱ — اَلْعَاقِلُ مَهْمُوْمٌ مَغْمُوْمٌ
عقلمند ہمیشہ اندوہناک اور غمگین رہتا ہے۔

۹۵۲ — اَلتَّكَرُّمُ مَعَ الْاِمْتِنَانِ لُؤْمٌ
احسان جتانے کے ساتھ خود کو کریم سمجھنا درحقیقت بخیلی ہے۔

۹۵۳ — اَلْحَزْمُ حِفْظُ التَّجْرِبَةِ
دور اندیشی تجربے کو یاد رکھنے کا نام ہے۔

۹۵۴ — اَلتَّوْفِيْقُ اَفْضَلُ مَنْقَبَةٍ
توفیق سب سے افضل منقبت ہے۔

۹۵۵ — اَلشَّرَفُ اِصْطِنَاعُ الْعَشِيْرَةِ
قرابت داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک شرف ہے۔

۹۵۶ — اَلْكَرَمُ اِحْتِمَالُ الْجَرِيْرَةِ
کرم خطا کو برداشت کرنے کا نام ہے۔

۹۵۷ — اَلْغَضَبُ نَارُ الْقُلُوْبِ
غصّہ دلوں کی آگ ہے۔

۹۵۸ — اَلْحِقْدُ اَلْاَمُ الْعُيُوْبِ
کینہ پست ترین عیبوں میں سے ہے۔

۹۵۹ — اَلْاَدَبُ اَحْسَنُ سَجِيَّةٍ
ادب سب سے اچھی خصلت ہے۔

۹۶۰ — اَلْمُرُوَّةُ اِجْتِنَابُ الدَّنِيَّةِ
مروّت پستی سے اجتناب برتنے کا نام ہے

۹۶۱ ــــ اَلْخِیَانَةُ رَأْسُ النِّفَاقِ
خیانت نفاق کا سر ہے

۹۶۲ ــــ اَلْکِذْبُ شَیْنُ الْاَخْلَاقِ
جھوٹ اخلاق کا عیب ہے۔

۹۶۳ ــــ اَلْاِنْصَافُ اَفْضَلُ الشِّیَمِ
انصاف سب سے افضل خصلت ہے۔

۹۶۴ ــــ اَلْاِفْضَالُ اَفْضَلُ الْکَرَمِ
افضال افضلیتِ کرم ہے۔

۹۶۵ ــــ اَلْعَافِیَةُ اَھْنَی النِّعَمِ
عافیت سب سے خوشگوار نعمت ہے۔

۹۶۶ ــــ اَلرِّفْقُ اَخُو الْمُؤْمِنِ
نرمی و مہربانی مومن کا برادرِ (حقیقی) ہے۔

۹۶۷ ــــ اَلْعَمَلُ رَفِیْقُ الْمُوْقِنِ
عمل صاحبِ یقین کا رفیق ہے۔

۹۶۸ — اَلْعَقْلُ اَشْرَفُ مَزِیَّةٍ
عقل اشرف حُسن ہے۔

۹۶۹ — اَلْعَدْلُ اَفْضَلُ سَجِیَّةٍ
عدل سب سے افضل سجاوٹ ہے۔

۹۷۰ — اَلْمَرْءُ مَخْبُوْءٌ تَحْتَ لِسَانِهٖ
آدمی اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

۹۷۱ — اَلْکَرِیْمُ مَنْ بَدَاَ بِاِحْسَانِهٖ
کریم وہ ہے جو احسان کے ساتھ ابتدا کرے۔

۹۷۲ — اَلْمَعْرُوْفُ ذَخِیْرَةُ الْاَبَدِ
بھلائی ایک ابد کا ذخیرہ ہے۔

۹۷۳ — اَلْحَسَدُ یُذِیْبُ الْجَسَدَ
حسد جسد کو گھلا دیتا ہے۔

۹۷۴ — اَلْحِرْصُ عَنَاءٌ مُؤَبَّدٌ
حرص باعث پریشانی اور سببِ رنج ہے۔

۹۷۵ ـــــ اَلطَّمَعُ رِقٌّ مُخَلَّدٌ

لالچ ہمیشہ کی غلامی ہے۔

۹۷۶ ـــــ اَلتَّوَاضُعُ اَشْرَفُ السُّؤْدَدِ

تواضع سب سے شریف و برتر سرداری ہے۔

۹۷۷ ـــــ اَلْبِرُّ غَنِيْمَةُ الْحَازِمِ

نیکی مردِ دور اندیش کا مالِ غنیمت ہے۔

۹۷۸ ـــــ اَلْاِيْثَارُ اَعْلَى الْمَكَارِمِ

ایثار مکارمِ اعلےٰ ہے۔

۹۷۹ ـــــ اَلتَّفْرِيْطُ مُصِيْبَةُ الْقَادِرِ

بقدرِ قدرت کام نہ کرنا قادر کی مصیبت ہے۔

۹۸۰ ـــــ اَلْقَدَرُ يَغْلِبُ الْحَاذِرَ

(اللہ کی) قدر احتیاط کرنے والے پر غالب آجاتی ہے

۹۸۱ ـــــ اَلْاَطْرَافُ مَجَالِسُ الْاَشْرَافِ

مجلس کے، گوشے شرفا کی نشست گاہ ہیں۔

۹۸۲ —— اَلْوَرَعُ ثَمَرَۃُ الْعَفَافِ
پرہیزگاری پاک دامنی کا ثمر ہے۔

۹۸۳ —— اَلْکُتُبُ بَسَاتِیْنُ الْعُلَمَاءِ
کتابیں صاحبانِ علوم کے گلستان ہیں۔

۹۸۴ —— اَلْحِکَمُ رِیَاضُ النُّبَلَاءِ
حکمتیں بڑے لوگوں کے چمن ہیں۔

۹۸۵ —— اَلْعُلُوْمُ نُزْهَةُ الْاُدَبَاءِ
علوم اہلِ ادب کی سیرگاہیں ہیں۔

۹۸۶ —— اَلْحِلْمُ فِدَامُ السَّفِیْهِ
حلم کمینے کے منہ کو بند کر دیتا ہے۔

۹۸۷ —— اَلْوَرَعُ شِیْمَةُ الْفَقِیْهِ
پرہیزگاری فقیہ اور دانا کی خصلت ہے۔

۹۸۸ —— اَلْاَدَبُ صُوْرَۃُ الْعَقْلِ
ادب عقل کی صورت گری ہے۔

۹۸۹ ــــ اَلْاَمَلُ حِجَابُ الْاَجَلِ

امید کے پردے میں اجل پوشیدہ ہے۔

۹۹۰ ــــ اَلْاَدَبُ كَمَالُ الرَّجُلِ

ادب مرد کا مقامِ کمال ہے۔

۹۹۱ ــــ اَلْمَرْءُ لَا يَصْحَبُهُ اِلَّا الْعَمَلُ

مردوں کا سوائے عمل کے کوئی بھی ساتھی نہیں

۹۹۲ ــــ اَلتَّكَبُّرُ فِي الْوِلَايَةِ ذُلٌّ فِي الْعَزْلِ

دورِ حکومت میں تکبّر دورِ معزولی میں ذلت ہے۔

۹۹۳ ــــ اَلتَّعَزُّزُ بِالتَّكَبُّرِ ذُلٌّ

تکبّر کے ذریعہ عزت پانا ذلت ہے۔

۹۹۴ ــــ اَلتَّكَبُّرُ بِالدُّنْيَا قُلٌّ

دنیا کے ساتھ تکبر بہت قلیل ہے۔

۹۹۵ ــــ اَلْعِلْمُ اَصْلُ الْحِلْمِ

حلم کی جڑ علم ہے۔

٩٩٦ — اَلْحِلْمُ زِيْنَةُ الْعِلْمِ

علم کی زینت حلم ہے۔

٩٩٧ — اَلْحَسُوْدُ لَا شِفَاءَ لَهٗ

حسد کرنے والا کبھی شفا نہیں پاتا۔

٩٩٨ — اَلْخَائِنُ لَا وَفَاءَ لَهٗ

خیانت کرنے والے میں وفا نہیں ہوتی۔

٩٩٩ — اَلْحَقُوْدُ لَا رَاحَةَ لَهٗ

کینہ رکھنے والا راحت نہیں پاتا۔

١٠٠٠ — اَلْمُعْجِبُ لَا عَقْلَ لَهٗ

خودپسند عقل سے محروم رہتا ہے۔

١٠٠١ — اَلْمَلُوْكُ لَا مَوَدَّةَ لَهٗ

بادشاہ میں محبت نہیں ہوتی۔

١٠٠٢ — اَلْاَمَلُ لَا غَايَةَ لَهٗ

امید کی کوئی حد نہیں پائی جاتی۔

۱۰۰۳ ــــ اَلْخَائِفُ لَاعَيْشَ لَهٗ

خوف زدہ کی کوئی زندگی نہیں ہوتی۔

۱۰۰۴ ــــ اَللَّئِیْمُ لَامُرُوَّۃَ لَهٗ

کمین میں ذرا مروت نہیں ہوتی۔

۱۰۰۵ ــــ اَلْفَاسِقُ لَاغِیْبَۃَ لَهٗ

فاسق کی عیب (جوئی) غیبت نہیں۔

۱۰۰۶ ــــ اَلْمُرْتَابُ لَادِیْنَ لَهٗ

شکوک وشبہات میں مبتلا دین سے محروم رہتا ہے۔

۱۰۰۷ ــــ اَلشَّاكُّ لَایَقِیْنَ لَهٗ

شک میں مبتلا دین سے عاری رہتا ہے۔

۱۰۰۸ ــــ اَلْفُجُوْرُ لَاتَقِیَّۃَ لَهٗ

فسق وفجور کا ارتکاب تقیہ میں بھی جائز نہیں۔

۱۰۰۹ ــــ اَلْحَسُوْدُ لَایَسُوْدُ

حاسد محرومِ سرداری ہے۔

۱۰۱۰ — اَلْفَائِتُ لَا یَعُوْدُ
ہاتھ سے نکل جانے والی چیز کبھی واپس نہیں آتی۔

۱۰۱۱ — اَلْمَسْئَلَةُ مِفْتَاحُ الْفَقْرِ
سوال کرنا غربت کی کنجی ہے۔

۱۰۱۲ — اَللَّجَاجُ یَعْقِبُ الضَّرَ
ہٹ دھرمی نقصان کا پیش خیمہ ہے۔

۱۰۱۳ — اَلْاِسْتِشَارَةُ عَیْنُ الْهِدَایَةِ
مشورہ عینِ ہدایت ہے۔

۱۰۱۴ — اَلصِّدْقُ اَفْضَلُ رِوَایَةٍ
سچائی روایت کی سب سے بڑی فضیلت ہے۔

۱۰۱۵ — اَلْعِلْمُ اَشْرَفُ هِدَایَةٍ
علم سب سے زیادہ شرف والی ہدایت ہے۔

۱۰۱۶ — اَلْجَنَّةُ اَفْضَلُ غَایَةٍ
جنت سب سے فضیلت والی غایت وانجام ہے۔

۱۰۱۷ — اَلْقَدَرُ يَغْلِبُ الْحَذَرَ
(اللہ کی) قدر احتیاط پر غالب آجاتی ہے۔

۱۰۱۸ — اَلزَّمَانُ يُرِيكَ الْعِبَرَ
(اے انسان) گردشِ ایام تجھ کو عبرتیں دکھا رہے ہیں۔

۱۰۱۹ — اَلدُّنْيَا مَحَلُّ الْغِيَرِ
دنیا مقامِ تغیر ہے۔

۱۰۲۰ — اَلْعَقْلُ يُوجِبُ الْحَذَرَ
عقل کا لازمہ احتیاط ہے۔

۱۰۲۱ — اَلْهَوٰى ضِدُّ الْعَقْلِ
خواہشِ نفس عقل کی ضد ہے۔

۱۰۲۲ — اَلْعِلْمُ قَاتِلُ الْجَهْلِ
علم جہالت کا قاتل ہے۔

۱۰۲۳ — اَلْغَفْلَةُ ضِدُّ الْحَزْمِ
غفلت دُور اندیشی کی ضد ہے۔

۱۰۲۴ — اَلْعِلْمُ دَاعِیُ الْفَهْمِ

علم فہم کو دعوت دیتا ہے۔

۱۰۲۵ — اَلْعَقْلُ مَرْکَبُ الْعِلْمِ

علم کی سواری عقل ہے۔

۱۰۲۶ — اَلصِّدْقُ خَیْرٌ مَبْنِیٌّ

صداقت کی بنیاد خیر پر ہے۔

۱۰۲۷ — اَلْحَیَاءُ خُلْقٌ مَرْضِیٌّ

حیا ایک پسندیدہ اخلاق ہے۔

۱۰۲۸ — اَلتَّجَارِبُ عِلْمٌ مُسْتَفَادٌ

تجربات ایک آزمودہ علم ہیں۔

۱۰۲۹ — اَلْاِعْتِبَارُ یُفِیْدُ الرَّشَادَ

عبرت رشد و ہدایت کے لیے فائدہ مند ہوتی ہے۔

۱۰۳۰ — اَلْحَسَدُ یُنْشِئُ الْکَمَدَ

حسد (ظاہر و باطن کے) رنگ کو متغیر کر دیتا ہے۔

۱۰۳۱ — اَلْهَمُّ يُذِيْبُ الْجَسَدَ
غم بدن کو گھلا دیتا ہے۔

۱۰۳۲ — اَلنِّيَّةُ اَسَاسُ الْعَمَلِ
نیّت عمل کی اساس ہے۔

۱۰۳۳ — اَلْاَجَلُ حَصَادُ الْاَمَلِ
اَجل اُمید کی کھیتی کو کاٹ دیتی ہے۔

۱۰۳۴ — اَلْاَمَلُ رَفِيْقٌ مُؤْنِسٌ
اُمید ایک مونس و رفیق بھی ہے۔

۱۰۳۵ — اَلتَّبْذِيْرُ قَرِيْنُ مُفْلِسٍ
خرچہ مفلسی کا ہمراہی ہے۔

۱۰۳۶ — اَلْوَفَاءُ حِصْنُ السُّؤْدَدِ
وفا سرداری کا قلعہ ہے۔

۱۰۳۷ — اَلْاِخْوَانُ اَفْضَلُ الْعُدَدِ
بھائیوں کا وجود سب سے زیادہ فضیلت والی کمک ہے۔

۱۰۳۸ —— اَلتَّقْوٰی حِصْنُ الْمُؤْمِنِ
پرہیزگاری مومن کا قلعہ ہے۔

۱۰۳۹ —— اَللَّحْظُ رَائِدُ الْفِتَنِ
نگاہوں کے کنارے فتنوں کے تیر ہیں۔

۱۰۴۰ —— اَلْھَوٰی اُسُّ الْمِحَنِ
خواہشِ نفس بنائے محنت ہے۔

۱۰۴۱ —— اَلْحَیَاءُ تَمَامُ الْکَرَمِ
حیا کرم کو پورا کرتی ہے۔

۱۰۴۲ —— اَلصِّحَّةُ اَفْضَلُ النِّعَمِ
صحت افضل نعمت ہے۔

۱۰۴۳ —— اَلتَّوَاضُعُ سُلَّمُ الشَّرَفِ
تواضع شرف و برتری کی سیڑھی ہے۔

۱۰۴۴ —— اَلتَّکَبُّرُ اُسُّ التَّلَفِ
تکبر بنائے بربادی ہے۔

۱۰۴۵ —— اَللَّئِیْمُ لَا یَسْتَحْیِیْ
کمین وبخیل کبھی شرم کا شکار نہیں ہوتا۔

۱۰۴۶ —— اَلْعِلْمُ لَا یَنْتَهِیْ
علم کوئی انتہا نہیں رکھتا۔

۱۰۴۷ —— اَلْحِلْمُ تَمَامُ الْعَقْلِ
حلم عقل کو پورا کرتا ہے۔

۱۰۴۸ —— اَلصِّدْقُ کَمَالُ النُّبْلِ
راست گوئی کمال بزرگی ہے۔

۱۰۴۹ —— اَلْعَفْوُ اَحْسَنُ الْاِحْسَانِ
عفو و درگزر سب سے اچھا احسان ہے۔

۱۰۵۰ —— اَلْاِحْسَانُ یَسْتَرِقُّ الْاِنْسَانَ
احسان انسان کو زیر بار کر دیتا ہے۔

۱۰۵۱ —— اَلْفِتْنَةُ مَقْرُوْنَةٌ بِالْعَنَاءِ
فتنے رنج ومحن کے قریب رہتے ہیں۔

۱۰۵۲ — اَلْمِحْنَةُ مَقْرُوْنَةٌ بِحُبِّ الدُّنْیَا
محنت دراصل دنیا کی محبت کے بہت قریب ہے۔

۱۰۵۳ — اَلْهَوٰی مَطِیَّةُ الْفِتَنِ
خواہشِ نفس فتنے کی سواری ہے۔

۱۰۵۴ — اَلدُّنْیَا دَارُ الْمِحَنِ
دنیا رنج و محن کا گھر ہے۔

۱۰۵۵ — اَلطَّاعَةُ عِزُّ الْمُعْسِرِ
(اللہ کی) اطاعت ایک پریشان حال شخص کی عزت ہے۔

۱۰۵۶ — اَلصَّدَقَةُ کَنْزُ الْمُوْسِرِ
صدقہ دینا مردِ تونگر کے لیے (ایک) خزانہ ہے۔

۱۰۵۷ — اَلْمُقِرُّ بِالذُّنُوْبِ تَائِبٌ
گناہوں کا اعتراف کرنے والا دراصل توبہ کرنے والا ہے۔

۱۰۵۸ — اَلْمَغْلُوْبُ بِالْحَقِّ غَالِبٌ
حق پر رہتے ہوئے مغلوب ہونا درحقیقت غالب ہونا ہے۔

۱۰۵۹ — اَلسَّاعَاتُ تَنْتَقِصُ الْاَعْمَارَ

ساعتیں عمروں کو کم کرتی چلی جاتی ہیں۔

۱۰۶۰ — اَلظُّلْمُ یُدَمِّرُ الدِّیَارَ

ظلم آبادیوں کو اُجاڑ دیتا ہے۔

۱۰۶۱ — اَلتَّوْبَةُ تَسْتَنْزِلُ الرَّحْمَةَ

توبہ سببِ نزولِ رحمت ہے۔

۱۰۶۲ — اَلْاِصْرَارُ یَجْلِبُ النِّقْمَةَ

گناہ کی تکرار وجہ ناراضگیٔ (رب) ہے۔

۱۰۶۳ — اَلطَّاعَةُ تَسْتَدِرُّ الْمَثُوبَةَ

اطاعت (اللہ کے) ثواب کو نازل کرتی ہے۔

۱۰۶۴ — اَلْمَعْصِیَةُ تَجْتَلِبُ الْعُقُوبَةَ

(اللہ کی) نافرمانی سزا کے نازل ہونے کا سبب ہوتی ہے

۱۰۶۵ — اَلْغِیْبَةُ جُهْدُ الْعَاجِزِ

غیبت ایک ناتوان کی جد وجہد ہے۔

۱۰۶۶ ـــ اَلْجَنَّةُ مَآلُ الْفَائِزِ
بہشت (فتح مند) فائزین کا انجام ہے۔

۱۰۶۷ ـــ اَلْبَشَاشَةُ حِبَالَةُ الْمَوَدَّةِ
چہرے کی تازگی محبت کا پھندا ہے۔

۱۰۶۸ ـــ اَلْاِنْصَافُ يَسْتَدِيْمُ الْمَحَبَّةَ
انصاف سے محبت دائم و پائندہ رہتی ہے۔

۱۰۶۹ ـــ اَلْحَزْمُ بِاِجَالَةِ الرَّاْيِ
دور اندیشی بقدرِ ظرفِ رائے ہے۔

۱۰۷۰ ـــ اَللَّجَاجُ يُفْسِدُ الرَّاْيَ
انسان دشمنی یا باطل پسندی رائے میں فساد پیدا کرتی ہے۔

۱۰۷۱ ـــ اَلْعَجْزُ يُطْمِعُ الْاَعْدَاءَ
عجز و ناتوانی دشمنوں کو (حاوی ہونے کی) لالچ پر آمادہ کرتی ہے۔

۱۰۷۲ —— اَلْخِلَافُ یَہْدِمُ الْآرَاءَ
مخالفت تجویزوں کو برباد کر دیتی ہے۔

۱۰۷۳ —— اَلرَّأْیُ بِتَحْصِیْنِ الْاَسْرَارِ
رائے کا (فائدہ) رازوں کی سختی کے ساتھ حفاظت کرنے سے وابستہ ہے۔

۱۰۷۴ —— اَلْاِذَاعَۃُ شِیْمَۃُ الْاَغْیَارِ
رازوں کا فاش کرنا اغیار کی خصلت ہے۔

۱۰۷۵ —— اِضَاعَۃُ الْفُرْصَۃِ غُصَّۃٌ
فرصت کا ضائع ہو جانا غصہ میں مبتلا ہونے کی وجہ ہے۔

۱۰۷۶ —— اَوْقَاتُ السُّرُوْرِ خُلْسَۃٌ
اوقاتِ سرور لمحاتی ہوتے ہیں۔

۱۰۷۷ —— اَلْغَالِبُ بِالشَّرِّ مَغْلُوْبٌ
شر اور بدی کے ذریعہ غالب آنے والا درحقیقت مغلوب ہے۔

۱۰۷۸ — اَلْمُحَارِبُ لِلْحَقِّ مَحْرُوْبٌ
حق سے لڑنے والا جنگ کا ہدف ہے۔

۱۰۷۹ — اَلْقَلْبُ مُصْحَفُ الْفِكْرِ
دل صحیفۂ فکر ہے۔

۱۰۸۰ — اَلنِّعَمُ تَدُوْمُ بِالشُّكْرِ
نعمتیں شکر کی وجہ سے دائمی اور پائندہ رہتی ہیں۔

۱۰۸۱ — اَلْوِلَايَاتُ مَضَامِيْرُ الرِّجَالِ
حکومت و انتظام مردوں کے لیے میدانِ آزمائش ہے۔

۱۰۸۲ — اَلْاَعْمَالُ تَسْتَقِيْمُ بِالْعُمَّالِ
اعمال (امور) کی درستگی اور استقامت کارکنوں (انتظامیہ) سے وابستہ ہے۔

۱۰۸۳ — اَلْيَاْسُ يُعِزُّ الْاَسِيْرَ
(مخلوق سے) ناامیدی اسیرِ (دنیا) کے لیے باعثِ عزت ہے۔

۱۰۸۴ ــــ اَلطَّمَعُ یُذِلُّ الْاَمِیْرَ
لالچ فرمانروا کو (بھی) ذلیل کر دیتی ہے۔

۱۰۸۵ ــــ اَلسَّخَاءُ یَکْسِبُ الْحَمْدَ
سخاوت مدح وستائش کو حاصل کرتی ہے۔

۱۰۸۶ ــــ اَلْعَفْوُ یُوْجِبُ الْمَجْدَ
عفو و درگزر کا لازمی نتیجہ مجد و بزرگی ہے۔

۱۰۸۷ ــــ اَلْاِمَامَةُ نِظَامُ الْاُمَّةِ
امامت درحقیقت نظامِ امت ہے۔

۱۰۸۸ ــــ اَلطَّاعَةُ تَعْظِیْمُ الْاِمَامَةِ
اطاعت درحقیقت تعظیم امامت ہے۔

۱۰۸۹ ــــ اَلدُّنْیَا دَارُ الْمِحْنَةِ
دنیا رنج و محن کا گھر ہے۔

۱۰۹۰ ــــ اَلْهَوٰی مَطِیَّةُ الْفِتْنَةِ
خواہشِ نفس فتنے کی سواری ہے۔

۱۰۹۱ — اَلْعَفْوُ اَحْسَنُ الْاِنْتِصَارِ
عفو و درگزر سب سے بڑا انتقام ہے۔

۱۰۹۲ — اَلْبَاطِلُ یُزِلُّ بِرَاکِبِہٖ
باطل اپنے سوار کو گرا دیتا ہے۔

۱۰۹۳ — اَلظُّلْمُ یُرْدِیْ صَاحِبَہٗ
ستم اپنے کرنے والے کو ہلاک کر دیتا ہے۔

۱۰۹۴ — اَلْکَرَمُ حُسْنُ الْاِصْطِبَارِ
کرم صبر کرنے کے بہترین طریقہ میں پایا جاتا ہے۔

۱۰۹۵ — اَلْحَزْمُ شِدَّۃُ الْاِسْتِظْہَارِ
دُور اندیشی پشت پناہی کو مضبوط کر دیتی ہے۔

۱۰۹۶ — اَلتَّجْرِبَۃُ تُثْمِرُ الْاِعْتِبَارَ
تجربے کا (شجر) عبرت کے ثمر عطا کرتا ہے۔

۱۰۹۷ — اَلْعِزُّ اِدْرَاکُ الْاِنْتِصَارِ
عزت انتقام کو اپنے ہاتھ میں محفوظ رکھنے میں ہے۔

۱۰۹۸ —— اَلْقَنَاعَةُ رَأْسُ الْغِنٰی
قناعت سر تونگری ہے۔

۱۰۹۹ —— اَلْوَرَعُ اَسَاسُ التَّقْوٰی
پرہیزگاری تقویٰ کے لیے بنیاد ہے۔

۱۱۰۰ —— اَلْحِرْصُ یُزْرِیْ بِالْمُرُوَّةِ
حرص مروت و مردانگی کو عیب دار کر دیتی ہے۔

۱۱۰۱ —— اَلْمَلَلُ یُفْسِدُ الْاُخُوَّةَ
دل دُکھانا اخوت کو فاسد کر دیتا ہے۔

۱۱۰۲ —— اَلْعُزْلَةُ حُسْنُ التَّقْوٰی
گوشہ نشینی حسنِ تقویٰ ہے۔

۱۱۰۳ —— اَلدُّنْیَا غَنِیْمَةُ الْحَمْقٰی
دنیا کم عقلوں کا مالِ غنیمت ہے۔

۱۱۰۴ —— اَلْحَلِیْمُ مَنِ احْتَمَلَ اِخْوَانَهٗ
حلیم وہ ہے جو اپنے بھائی بندوں کو برداشت کرتا رہتا ہے۔

۱۱۰۵ —— اَلْكَاظِمُ مَنْ اَمَاتَ اَضْغَانَهٗ
کاظم (غصّے کو کچلنے والا) وہ ہے جو اپنے کینے کو مار ڈالتا ہے۔

۱۱۰۶ —— اَلْعَاقِلُ مَنْ اَحْرَزَ اَمْرَهٗ
عاقل وہ ہے جو اپنے امور کی خود حفاظت کرتا ہے۔

۱۱۰۷ —— اَلْجَاهِلُ مَنْ جَهِلَ قَدْرَهٗ
جاہل وہ ہے جو اپنی قدر و قیمت نہیں جانتا۔

۱۱۰۸ —— اَلصِّدْقُ صَلَاحُ كُلِّ شَيْءٍ
سچائی ہر شے کے لیے خوبی ہے۔

۱۱۰۹ —— اَلْكِذْبُ فَسَادُ كُلِّ شَيْءٍ
جھوٹ ہر شے کے لیے فساد ہے۔

۱۱۱۰ —— اَلْمَوْتُ يَأْتِيْ عَلٰى كُلِّ حَيٍّ
موت کا گزر ہر ذی حیات پر ہے۔

۱۱۱۱ —— اَلصِّدْقُ يُنْجِيْكَ وَاِنْ خِفْتَهٗ
سچائی تجھے نجات دے گی اگرچہ کہ تو اس سے ڈرتا ہی کیوں نہ ہو۔

۱۱۱۲ —— اَلْکِذْبُ یُرْدِیْكَ وَاِنْ اٰمِنْتَهٗ
جھوٹ تجھے ہلاک کردے گا اگرچہ کہ تو اس سے کتنا مطمئن کیوں نہ ہو۔

۱۱۱۳ —— اَلتَّزَهُّدُ یُؤَدِّیْ اِلَی الزُّهْدِ
زہد کی طرف میلان زہد تک پہنچا دیتا ہے۔

۱۱۱۴ —— اَلْاِعْتِبَارُ یَقُوْدُ اِلَی الرُّشْدِ
عبرت حاصل کرنا راہِ رشد کی طرف لے جاتا ہے۔

۱۱۱۵ —— اَلسَّعَادَةُ مَا اَفْضَتْ اِلَی الْفَوْزِ
نیک بختی وہ ہے جو کامیابی کی طرف لے جائے۔

۱۱۱۶ —— اَلْقَنَاعَةُ تُؤَدِّیْ اِلَی الْعِزِّ
قناعت انسان کو عزت کی طرف لے جاتی ہے۔

۱۱۱۷ —— اَلْعَالِمُ حَیٌّ وَاِنْ کَانَ مَیِّتاً
صاحبِ علم زندہ ہے اگرچہ کہ وہ مرگیا ہو۔

۱۱۱۸ —— اَلْجَاهِلُ مَیِّتٌ وَاِنْ کَانَ حَیّاً
جاہل مردہ ہے اگرچہ کہ وہ زندہ ہو۔

۱۱۱۹ — اَلْمَوَاعِظُ كَهْفٌ لِمَنْ وَعَاهَا
مواعظ اس کے لیے ایک حصار ہیں جس نے انھیں یاد رکھا

۱۱۲۰ — اَلْاَمَانَةُ فَوْزٌ لِمَنْ رَعَاهَا
امانت اس کے لیے کامیابی ہے جس نے اس کی رعایت کی

۱۱۲۱ — اَلتَّقْوٰى حِرْزٌ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا
تقویٰ اس کے لیے حصار ہے جس نے اس پر عمل کیا۔

۱۱۲۲ — اَلشَّرَهُ جَامِعٌ لِمَسَاوِي الْعُيُوْبِ
غلبۂ حرص عیبوں کی برائی جمع کر دیتی ہے۔

۱۱۲۳ — اَلْاِنْصَافُ يَأْلَفُ الْقُلُوْبَ
انصاف دلوں کی الفت ہے۔

۱۱۲۴ — اَلْحِرْصُ مُوْقِعٌ فِيْ كَثِيْرِ الْعُيُوْبِ
حرص انسان کو کثیر عیبوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔

۱۱۲۵ — اَلْكِبْرُ مَصِيْدَةُ اِبْلِيْسَ الْعُظْمٰى
تکبّر شیطان کا سب سے بڑا پھندا ہے۔

١١٢٦ — اَلْحَسَدُ مِقْنَصَةُ اِبْلِيْسَ الْكُبْرىٰ

حسد شیطان کا سب سے بڑا شکار کا ہتھیار ہے۔

١١٢٧ — اَلْوَعْدُ مَرَضٌ وَالْبُرْءُ اِنْجَازُهٗ

وعدہ ایک مرض ہے جس کی صحت اس کے پورا کرنے میں ہے۔

١١٢٨ — اَلْاِحْسَانُ ذُخْرٌ وَالْكَرِيْمُ مَنْ حَازَهٗ

احسان ایک ذخیرہ ہے اور کریم وہ ہے جو اسے جمع کرے۔

١١٢٩ — اَلْاِرْتِقَاءُ اِلَى الْفَضَائِلِ صَعْبٌ مُنْجٍ

فضائل کی طرف ارتقاء ایک نجات دینے والا مشکل کام ہے۔

١١٣٠ — اَلْاِنْحِطَاطُ اِلَى الرَّذَائِلِ سَهْلٌ مُرْدٍ

رذائل کی طرف انحطاط ایک آسان اور ہلاکت میں ڈالنے والا کام ہے۔

١١٣١ — اَلْمُحْسِنُ مَنْ صَدَّقَ اَقْوَالَهٗ اَفْعَالُهٗ

محسن وہ ہے جس کے افعال اس کے اقوال کی تصدیق کرتے ہوں۔

۱۱۳۲ —— اَلْكَيِّسُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ وَاَخْلَصَ اَعْمَالَهُ

ہوشیار وہ ہے جس نے اپنے نفس کی معرفت حاصل کی اور اپنے عمل کو خالص کیا۔

۱۱۳۳ —— اِظْهَارُ الْغِنٰى مِنَ الشُّكْرِ

اظہارِ تونگری شکر کا (ایک) حصہ ہے۔

۱۱۳۴ —— اِظْهَارُ التَّبَاؤُسِ يَجْلِبُ الْفَقْرَ

اظہارِ پریشانی غربت کو دعوت دیتی ہے۔

۱۱۳۵ —— اَلْمُعِيْنُ عَلَى الطَّاعَةِ خَيْرُ الْاَصْحَابِ

(اللہ کی) فرمانبرداری میں مدد کرنے والا بہترین ساتھی ہے۔

۱۱۳۶ —— اَلْفُرَصُ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ

فرصت اس طرح گزر جاتی ہے جس طرح بادل گزر جاتا ہے۔

۱۱۳۷ —— اَلْغِيْبَةُ قُوْتُ كِلَابِ النَّارِ

غیبت جہنم کے کتوں کی غذا ہے۔

۱۱۳۸ — اَلْاَمَلُ خَادِعٌ غَارٌّ ضَارٌّ

اُمید مکر کرنے والی، فریب دینے والی اور ضرر پہنچانے والی ہے۔

۱۱۳۹ — اِخْفَاءُ الْفَاقَةِ وَالْاَمْرَاضِ مِنَ الْمُرُوَّةِ

بھوک اور مرض کا چھپانا مردانگی ہے۔

۱۱۴۰ — اَلتَّفَكُّرُ فِيْ آلَاءِ اللّٰهِ نِعْمَ الْعِبَادَةُ

اللہ کی بخششوں میں فکر کرنا کتنی اچھی عبادت ہے۔

۱۱۴۱ — اَلْاِيْثَارُ اَفْضَلُ عِبَادَةٍ وَاَجَلُّ سِيَادَةٍ

ایثار افضل عبادت اور سب سے عالی مرتبت بزرگی ہے۔

۱۱۴۲ — اَلْوَاحِدُ مِنَ الْاَعْدَاءِ كَثِيْرٌ

دشمن ایک بھی بہت ہوتا ہے۔

۱۱۴۳ — اَلْمُلْكُ الْمُنْتَقِلُ الزَّائِلُ حَقِيْرٌ يَسِيْرٌ

بادشاہی جو کہ منتقل و زائل ہوتی ہے بہت ہی حقیر اور چھوٹی چیز ہے۔

۱۱۴۴ —— اَلصَّدِیْقُ مَنْ صَدَقَ غَیْبُهٗ

دوست وہ ہے جس کا نہاں (باطن) سچا ہے۔

۱۱۴۵ —— اَلْمَنْقُوْصُ مَسْتُوْرٌ عَنْهُ عَیْبُهٗ

کمی اس میں ہے جس کے عیب اس سے پوشیدہ ہیں۔

۱۱۴۶ —— اَلْقُدْرَةُ تُظْهِرُ مَحْمُوْدَ الْخِصَالِ

طاقت اور قدرت میں انسان کی پسندیدہ

وَمَذْمُوْمَهَا

اور ناپسندیدہ خصلتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

۱۱۴۷ —— اَلْغِنٰی وَالْفَقْرُ یَکْشِفَانِ جَوَاهِرَ

تونگری اور غربت میں مردوں کے جوہر

الرِّجَالِ وَاَوْصَافَهَا

اور اوصاف معلوم ہوتے ہیں۔

۱۱۴۸ —— اَلْمَالُ یُبْدِیْ جَوَاهِرَ الرِّجَالِ وَخَلَائِقَهَا

پیسے سے مردوں کے جوہر اور ان کی

طبیعت کا پتہ لگتا ہے۔

۱۱۴۹ — اَلنِّفَاقُ مَبْنِیٌّ عَلَی الْمَیْنِ
نفاق وہ ہے جس کی بنیاد جھوٹ ہے۔

۱۱۵۰ — اَلْبَغْیُ سَائِقٌ اِلَی الْحَیْنِ
بغاوت انسان کو ہلاکت و محنت کی طرف لے جاتی ہے۔

۱۱۵۱ — اَلْفَقْدُ الْمُمْرِضُ فَقْدُ الْاَحْبَابِ
دوستوں کا فقدان مریض بنا دینے والا فقدان ہے۔

۱۱۵۲ — اَلثَّوَابُ عِنْدَاللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی
اللہ سبحانہٗ و تعالٰی کے نزدیک ثواب
عَلٰی قَدْرِ الْمُصَابِ
بقدرِ مصیبت ہے۔

۱۱۵۳ — اَلسُّکُوْتُ عَلَی الْاَحْمَقِ اَفْضَلُ جَوَابِہٖ
احمق کے سامنے خاموشی سب سے بہترین
جواب ہے۔

۱۱۵۴ — اَلتَّعْرِیْضُ لِلْعَاقِلِ اَشَدُّ عِتَابِہٖ
عقلمند کے لیے اشارہ و کنایہ ہی سب سے بڑی ملامت ہے۔

۱۱۵۵ — اَلْجَاهِلُ كَزَلَّةِ الْعَالِمِ صَوَابُهُ
جاہل کی درستگی عالم کی لغزش کی مانند ہے۔

۱۱۵۶ — اَلتَّوْحِيْدُ اَنْ لَا تَتَوَهَّمَ
توحید یہ ہے کہ کسی واہمہ میں مبتلا نہ ہو۔

۱۱۵۷ — اَلتَّسْلِيْمُ اَنْ لَا تَتَّهِمَ
تسلیم یہ ہے کہ پھر کوئی تہمت (اللہ پر) نہ لگاؤ۔

۱۱۵۸ — اَلْمَكْرُ بِمَنِ ائْتَمَنَكَ كُفْرٌ
جس نے تجھے امین قرار دیا اس کے ساتھ مکر کفر ہے۔

۱۱۵۹ — اِذَاعَةُ سِرٍّ اُوْدِعْتَهُ غَدْرٌ
وہ راز جو تجھے ودیعت کیا گیا تھا اس کا فاش کرنا غداری ہے۔

۱۱۶۰ — اَلشَّرَهُ اُسُّ كُلِّ شَرٍّ
غلبۂ حرص ہر شر کی بنیاد ہے۔

۱۱۶۱ — اَلْعِفَّةُ رَاْسُ كُلِّ خَيْرٍ
پاک دامنی ہر نیکی کا سر ہے۔

۱۱۶۲ —— اَلْمَوَاعِظُ شِفَاءٌ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا

مواعظ اس کے لیے شفا ہیں جو ان پر عمل کرے۔

۱۱۶۳ —— اَلْاَمَانَۃُ فَضِیْلَۃٌ لِمَنْ اَدَّاھَا

امانت اس کے لیے فضیلت ہے جو اُسے ادا کرے۔

۱۱۶۴ —— اَلسَّامِعُ لِلْغِیْبَۃِ کَالْمُغْتَابِ

غیبت کا سننے والا غیبت کرنے والے کی مانند ہے۔

۱۱۶۵ —— اَلْمُصِیْبَۃُ بِالصَّبْرِ اَعْظَمُ الْمُصَابِ

مصیبت میں صبر (کا دامن) چھوٹنا سب سے بڑی مصیبت ہے۔

۱۱۶۶ —— اَلدَّھْرُ مُوَکَّلٌ بِتَشَتُّتِ الْاُلَّافِ

دہر باہم الفت کرنے والوں کو بکھیرنے کے لیے وکیل مقرر کیا گیا ہے۔

۱۱۶۷ —— اَلْاُمُوْرُ الْمُنْتَظِمَۃُ یُفْسِدُھَا الْخِلَافُ

امور ایک نظم میں (ہیں)، مگر انھیں مخالفت فاسد کر دیتی ہے۔

۱۱٦۸ —— اَلتَّجَمُّلُ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِيْنَ

تجمّل مومنین کے اخلاق میں شامل ہے۔

۱۱٦۹ —— اَلتَّكَلُّفُ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُنَافِقِيْنَ

تکلف منافقین کے اخلاق کی نشانی ہے۔

۱۱۷۰ —— اَلْجَدَلُ فِي الدِّيْنِ يُفْسِدُ الْيَقِيْنَ

دین میں جنگ وجدل یقین کو فاسد کر دیتا ہے۔

۱۱۷۱ —— اَلنَّاسُ اَبْنَاءُ مَا يُحْسِنُوْنَ

انسان اپنے حسنِ عمل کے فرزند ہیں۔

۱۱۷۲ —— اَلصَّاحِبُ كَالرُّقْعَةِ فَاتَّخِذْهُ مُشَاكِلًا

ساتھی تعویذ کی مانند ہوتا ہے پس لازمی طور پر اپنا جیسا منتخب کر۔

۱۱۷۳ —— اَلرَّفِيْقُ كَالصَّدِيْقِ فَاخْتَرْهُ مُوَافِقًا

رفیق بمنزلۂ دوست ہے پس اپنے موافق فکر اختیار کر۔

۱۱۷۴ —— اَلْكِذْبُ تُؤَدِّيْ اِلَى النِّفَاقِ

جھوٹ نفاق تک لے جاتا ہے۔

۱۱۷۵ —— اَلشَّرَهُ مِنْ مَسَاوِی الْاَخْلَاقِ
غلبۂ حرص برے اخلاق میں شامل ہے۔

۱۱۷۶ —— اِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ حُمْقٌ
آدمی کا اپنے نفس سے دھوکا کھانا حماقت ہے۔

۱۱۷۷ —— اَلْاِفْرَاطُ فِی الْمَزْحِ خُرْقٌ
مذاق میں زیادتی کمینہ پن ہے۔

۱۱۷۸ —— اَلْحِلْمُ نُوْرٌ جَوْهَرُهُ الْعَقْلُ
حلم ایک نور ہے جس کا جوہر عقل ہے۔

۱۱۷۹ —— اَلسَّخَاءُ عُنْوَانُ الْمُرُوَّةِ وَالنُّبْلِ
سخاوت آدمیت اور بڑے پن کا عنوان ہے۔

۱۱۸۰ —— اَلصَّوَابُ مِنْ فُرُوْعِ الرَّوِيَّةِ
فکر و تامل کی ایک شاخ درستگی ہے۔

۱۱۸۱ —— اَلْمُرُوَّةُ مِنْ كُلِّ خَنَاءٍ عَرِيَّةٌ بَرِيَّةٌ
آدمیت و انسانیت ہر فحش و دشنام سے عاری اور بری ہے۔

۱۱۸۲ — اَلعَاقِلُ مَنْ وَعَظَتْهُ التَّجَارِبُ
عقلمند وہ ہے جسے تجربات سکھا دیتے ہیں۔

۱۱۸۳ — اَلجَاهِلُ مَنْ خَدَعَتْهُ المَطَالِبُ
جاہل وہ ہے کہ جس کو اس کے مقاصد دھوکہ دیتے رہتے ہیں۔

۱۱۸۴ — اَلسُّلْطَانُ الجَائِرُ يُخِيفُ البَرِيَّ
سلطانِ جابر بے گناہ کو (بھی) خوف میں مبتلا رکھتا ہے۔

۱۱۸۵ — الاَمِيرُ السُّوءُ يَصْطَنِعُ البَذِيَّ
بُرا فرمانروا فحش گوؤں کی پرورش کرتا ہے

۱۱۸۶ — اَلجَمَالُ الظَّاهِرُ حُسْنُ الصُّورَةِ،
ظاہری جمال صورت کا حُسن، اور
اَلجَمَالُ البَاطِنُ حُسْنُ السَّرِيرَةِ
باطنی جمال سیرت کا حسن ہے۔

۱۱۸۷ — اَلعَاقِلُ مَنْ اَمَاتَ شَهْوَتَهُ
عقلمند وہ ہے جس نے اپنی (ناروا جسمانی) خواہشوں کو مار دیا ہے۔

۱۱۸۸ —— اَلْقَوِیُّ مَنْ قَمَعَ لَذَّتَهٗ
قدرت والا وہ ہے جس نے اپنی لذتوں کو کچل دیا ہے۔

۱۱۸۹ —— اَلنِّفَاقُ مِنْ اَثَافِی الذُّلِّ
نفاق ذلت کی دیگ کے نیچے رکھے جانے والا ایک پتھر ہے۔

۱۱۹۰ —— اَلْحُمْقُ مِنْ ثِمَارِ الْجَهْلِ
حماقت جہالت کا ثمر ہے۔

۱۱۹۱ —— اَلْجَزَعُ اَتْعَبُ مِنَ الصَّبْرِ
نالہ وزاری صبر سے زیادہ مشکل تر ہے (نتیجہ میں)

۱۱۹۲ —— اَلْخَيْرُ اَسْهَلُ مِنْ فِعْلِ الشَّرِّ
نیکی کا کام بدی کے کام کرنے سے آسان تر ہے۔
(معاشرتی اور سماجی اعتبار سے)

۱۱۹۳ —— اَلْاِشْتِغَالُ بِالْفَائِتِ يُضِيعُ الْوَقْتَ
فوت ہو جانے والی چیز میں مشغول رہنا وقت کو ضائع کر دیتا ہے۔

۱۱۹۴ —— اَلرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا تُوجِبُ الْمَقْتَ
دنیا کی طرف رغبت باعثِ ناراضگی (رب) ہے۔

۱۱۹۵ —— اَلْمَشِيبُ رَسُوْلُ الْمَوْتِ
بڑھاپا موت کا قاصد ہے۔

۱۱۹۶ —— اَلْمُجَرَّبُ اَحْكَمُ مِنَ الطَّبِيْبِ
تجربہ شدہ (نسخہ) طبیب سے زیادہ محکم ہوتا ہے۔

۱۱۹۷ —— اَلْغَرِيْبُ مَنْ لَيْسَ لَهُ حَبِيْبٌ
غریب وہ ہے جس کا کوئی حبیب نہ ہو۔

۱۱۹۸ —— اَلدُّنْيَا كَيَوْمٍ مَضٰى وَشَهْرٍ انْقَضٰى
دنیا گزرے ہوئے دن یا گزرنے والے مہینے کی مانند ہے۔

۱۱۹۹ —— اَلدُّنْيَا دَارُ الْغُرَبَاءِ وَمَوْطِنُ الْاَشْقِيَاءِ
دنیا غریبوں کا گھر اور بدبختوں کا وطن ہے۔

۱۲۰۰ —— اَلْمُسْتَشِيْرُ مُتَحَصِّنٌ مِنَ السَّقَطِ
مشورہ کرنے والا ٹھوکر کھانے سے پناہ میں ہے۔

۱۲۰۱ —— اَلْمُسْتَبِدُّ مُتَهَوِّرٌ فِي الْخَطَاءِ وَالْغَلَطِ
خودرائی کرنے والا خطا اور غلطی میں اچانک گرفتار ہو سکتا ہے۔

۱۲۰۲ — اِطِّرَاحُ الْكُلَفِ اَشْرَفُ قِنْيَةٍ
دنیاوی (زندگی کی) تکلیفوں سے باز رہنا
شریف ترین ذخیرہ ہے۔

۱۲۰۳ — اَلْوَلَهُ بِالدُّنْيَا اَعْظَمُ فِتْنَةٍ
دنیا کی فریفتگی عظیم ترین فتنہ ہے۔

۱۲۰۴ — اَلنَّدَمُ عَلَى الْخَطِيْئَةِ اِسْتِغْفَارٌ
خطا پر ندامت استغفار ہے۔

۱۲۰۵ — اَلْمُعَاوَدَةُ اِلَى الذَّنْبِ اِصْرَارٌ
گناہ کا دوبارہ ارتکاب اصرار ہے۔

۱۲۰۶ — اَلرَّأْيُ كَثِيْرٌ وَالْحَزْمُ قَلِيْلٌ
رائے کی کثرت ہے اور احتیاط کی قلت ہے۔

۱۲۰۷ — اَلْبَرِيُّ صَحِيْحٌ وَالْمُرِيْبُ عَلِيْلٌ
پاک دامن تندرست ہے جب کہ شک
کرنے والا بیمار ہے۔

۱۲۰۸ — اَلحَقُّ اَحَقُّ اَن یُّتبَعَ
حق اس بات کا سب سے زیادہ حق رکھتا ہے
کہ اس کی پیروی کی جائے۔

۱۲۰۹ — اَلوَعظُ النَّافِعُ مَا رَدَعَ
نفع بخش وعظ وہ ہے جو ارتکاب (جرم) سے روک دے۔

۱۲۱۰ — اَلمُستَشِیرُ عَلٰی طَرَفِ النَّجَاحِ
مشورہ کرنے والا کامیابی کے کنارے پر ہے۔

۱۲۱۱ — اَلمُستَدرِکُ عَلٰی شَفَا صَلَاحٍ
تدارک کرنے والا درستگی کے کنارے پر ہے۔

۱۲۱۲ — اَللِّسَانُ سَبُعٌ اِن اَطلَقتَہُ عَقَرَ
زبان ایک درندہ ہے اگر تو نے اس کو آزاد
کیا تو زخمی کر دے گا۔

۱۲۱۳ — اَلغَضَبُ شَرٌّ اِن اَطَعتَہُ دَمَّرَ
غضب وہ بدی ہے کہ اگر تو اس کی اطاعت
کرے گا تو وہ برباد کر دے گی۔

۱۲۱۴ —— اَلبَغیُ اَعجَلُ شَیءٍ عُقُوبَۃً

سرکشی سب سے زیادہ جلد سزا لانے والی شے ہے۔

۱۲۱۵ —— اَلبِرُّ اَعجَلُ شَیءٍ مَثُوبَۃً

خود کو محروم رکھ کے دوسرے کو عطا کرنا سب سے جلدی ملنے والا ثواب ہے۔

۱۲۱۶ —— اَلعِلمُ کَثِیرٌ وَالعَمَلُ قَلِیلٌ

علم کثرت سے ہے اور عمل بہت قلت سے ہے۔

۱۲۱۷ —— اَلدِّینُ ذُخرٌ وَالعِلمُ دَلِیلٌ

دین ذخیرہ ہے علم رہنما ہے۔

۱۲۱۸ —— اَلکَرِیمُ یَشکُرُ القَلِیلَ،

کریم قلیل کا شکرگزار ہوتا ہے،

وَاللَّئِیمُ یَکفُرُ الجَزِیلَ

اور کمین بہت زیادہ کا بھی کفران کرتا ہے۔

۱۲۱۹ —— اَلدَّولَۃُ کَمَا تُقبِلُ تُدبِرُ

دولت جس طرح رخ کرتی ہے اسی طرح پیٹھ بھی دکھاتی ہے۔

۱۲۲۰ ـــــ اَلدُّنْيَا كَمَا تَجْبُرُ تَكْسِرُ
دنیا جس طرح جبر کرتی ہے اسی طرح ٹوٹ بھی جاتی ہے۔

۱۲۲۱ ـــــ اَلْعَجُوْلُ مُخْطِئٌ وَاِنْ مَلَكَ
عجلت کرنے والا خطا کرتے ہی رہتا ہے اگرچہ کہ وہ کتنا ہی ملکہ بھی رکھتا ہو۔

۱۲۲۲ ـــــ اَلْمُتَاَنِّيْ مُصِيْبٌ وَاِنْ هَلَكَ
غور و فکر سے کام لینے والا درست ہوتا ہے اگرچہ کہ وہ کتنا ہی ہلاکت میں مبتلا ہو۔

۱۲۲۳ ـــــ اَمَارَاتُ الدُّوَلِ اِنْشَاءُ الْحِيَلِ
حکومتوں کی سربراہی مکر و فریب کی انشا پردازی ہے۔

۱۲۲۴ ـــــ اَمَارَاتُ السَّعَادَةِ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ
سعادت کا نشان اِخلاصِ عمل ہے۔

۱۲۲۵ ـــــ اِصْطِنَاعُ الْعَاقِلِ اَحْسَنُ فَضِيْلَةٍ
عقلمند کی نیکی بہترین فضیلت ہے۔

۱۲۲۶ ـــــ اِصْطِنَاعُ اللَّئِيْمِ اَقْبَحُ رَذِيْلَةٍ
کمینے کی نیکی بدترین رذالت ہے۔

۱۲۲۷ — اَلْعِلْمُ کَنْزٌ عَظِیْمٌ لَایَفْنٰی
علم وہ عظیم خزانہ ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتا ہے۔

۱۲۲۸ — اَلْعَقْلُ ثَوْبٌ جَدِیْدٌ لَایَبْلٰی
عقل وہ جدید لباس ہے جو کبھی میلا نہیں ہوتا۔

۱۲۲۹ — اَلْاَحْمَقُ لَایُحْسِنُ بِالْهَوَانِ
احمق توہین کے باوجود نیکی اختیار نہیں کرتا۔

۱۲۳۰ — اَلْجَزَاءُ عَلَی الْاِحْسَانِ بِالْاِسَائَةِ
سان کی جزا بدی کے ساتھ دینا

کُفْرَانٌ۔
کفرانِ نعمت ہے۔

۱۲۳۱ — اَلْعَالِمُ مَنْ عَرَفَ قَدْرَهٗ
عالم وہ ہے جس نے اپنی قدر (قیمت)
پہچان لی ہے۔

۱۲۳۲ — اَلْجَاهِلُ مَنْ جَهِلَ اَمْرَهٗ۔
جاہل وہ ہے جو اپنے معاملات سے بھی غافل ہے۔

۱۲۳۳ ـــــ اَلْعَاقِلُ يَعْتَمِدُ عَلٰى عَمَلِهٖ،
عقلمند اپنے عمل پر بھروسہ کرتا ہے،
اَلْجَاهِلُ يَعْتَمِدُ عَلٰى اَمَلِهٖ
جاہل اپنی امیدوں پر اعتماد رکھتا ہے۔

۱۲۳۴ ـــــ اَلْعَالِمُ يَنْظُرُ بِقَلْبِهٖ وَخَاطِرِهٖ،
عالم اپنے دل اور اپنی توجہات سے دیکھتا ہے،
اَلْجَاهِلُ يَنْظُرُ بِعَيْنِهٖ وَنَاظِرِهٖ
جاہل اپنی آنکھوں اور اپنی نظر سے دیکھتا ہے۔

۱۲۳۵ ـــــ اَلشَّكُّ يُطْفِئُ نُوْرَ الْقَلْبِ
شک دل کے نور کو بجھا دیتا ہے۔

۱۲۳۶ ـــــ اَلطَّاعَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ
اطاعت اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔

۱۲۳۷ ـــــ اَلْاِيْمَانُ بَرِيٌّ مِنَ النِّفَاقِ
ایمان نفاق سے بیزار رہتا ہے۔

۱۲۳۸ — اَلْمُؤْمِنُ مُنَزَّهٌ عَنِ الزَّيْغِ وَالشِّقَاقِ

مومن دل کے میل اور دشمنی سے پاک و پاکیزہ رہتا ہے۔

۱۲۳۹ — اَلصَّادِقُ عَلٰى شَرَفِ مَنْجَاةٍ وَكَرَامَةٍ

سچ بولنے والا نجات اور کرامت کے شرف کی بلندی پر ہے

۱۲۴۰ — اَلْكَاذِبُ عَلٰى شَفَا مَهْوَاةٍ وَمَهَانَةٍ

جھوٹ بولنے والا گہرے کنوئیں اور توہین کے کنارے پر ہے۔

۱۲۴۱ — اَلصَّبْرُ اَعْوَنُ شَيْءٍ عَلَى الدَّهْرِ

صبر زمانے کی ناسازگاریوں پر سب سے بڑا مددگار ہے۔

۱۲۴۲ — اَلْحَزْمُ وَالْفَضِيْلَةُ فِي الصَّبْرِ

صبر میں دُور اندیشی اور مرتبہ کی بلندی پائی جاتی ہے۔

۱۲۴۳ — اَلْعَقْلُ مُنَزَّهٌ عَنِ الْمُنْكَرِ
اٰمِرٌ بِالْمَعْرُوْفِ

عقل منکرات سے دور کرنے والی اور بھلائیوں کا حکم دینے والی ہے۔

۱۲۴۴ —— اَلْعَقْلُ حَیْثُ کَانَ اَلِفٌ مَأْلُوْفٌ
عقل جہاں بھی ہو انس دیتی ہے اور قابلِ الفت ہوتی ہے۔

۱۲۴۵ —— اَلصَّبْرُ خَیْرُ جُنُوْدِ الْمُؤْمِنِ
صبر مومن کے لشکروں میں سب سے بہترین (لشکر) ہے۔

۱۲۴۶ —— اَلصِّدْقُ اَشْرَفُ خَلَائِقِ الْمُوْقِنِ
صداقت صاحبِ یقین کا سب سے شریف ترین خلق ہے۔

۱۲۴۷ —— اَلْعَقْلُ شَجَرَةٌ ثَمَرُهَا السَّخَاءُ وَالْحَیَاءُ
عقل وہ درخت ہے جس کا ثمر سخاوت اور حیا ہے۔

۱۲۴۸ —— اَلدِّیْنُ شَجَرَةٌ اَصْلُهَا التَّسْلِیْمُ وَالرِّضَا
دین وہ درخت ہے جس کی جڑ تسلیم و رضا ہے۔

۱۲۴۹ —— اٰلَةُ الرِّیَاسَةِ سَعَةُ الصَّدْرِ
سینہ کی وسعت حکومت کرنے کا ایک آلہ ہے۔

۱۲۵۰ —— اَوَّلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ
صبر کے ساتھ اچھے وقت کا انتظار عبادت کا آغاز ہے۔

۱۲۵۱ —— البخل بالموجود سوء الظن بالمعبود
حاضر اور موجود میں بخل کرنا معبود کے ساتھ بدگمانی ہے۔

۱۲۵۲ —— الزهد ان لا تطلب المفقود
موجود کے ختم ہونے تک مفقود (مزید) کا

حتى يعدم الموجود
طلب نہ کرنا زہد کہلاتا ہے

۱۲۵۳ —— الكريم من بذل احسانه
کریم اپنے احسان میں تسلسل کا پہلو مدنظر رکھتا ہے۔

۱۲۵۴ —— اللئيم من كثر امتنانه
کمین وہ ہے جس کا احسان جتانا کثرت سے ہو۔

۱۲۵۵ —— العاقل من بذل نداه
عاقل وہ ہے جو اپنے (کرم) کی بارش برساتا رہے۔

۱۲۵۶ —— الحازم من كف اذاه
دور اندیش وہ ہے جو اپنی اذیت رسانیوں کو قابو کیے ہوئے ہے۔

۱۲۵۷ — اِخْلَاصُ التَّوْبَةِ يُسْقِطُ الْحَوْبَةَ
توبہ کا اخلاص بُرائیوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

۱۲۵۸ — اِحْسَانُ النِّيَّةِ يُوْجِبُ الْمَثُوْبَةَ
احسان کرنے کی نیت ہی سے ثواب واجب ہوجاتا ہے۔

۱۲۵۹ — اَلْحَصَرُ خَيْرٌ مِنَ الْهَذَرِ
(گفتگو میں) عاجز رہنا چھچھوری گفتگو سے بہتر ہے۔

۱۲۶۰ — اَلْهَذَرُ مُقَرِّبٌ مِنَ الْغِيَرِ
فضول گفتگو حادثات کو قریب تر کردیتی ہے۔

۱۲۶۱ — اَلْحَصَرُ يُضْعِفُ الْحُجَّةَ
ضعفِ کلام حجت کو کمزور کردیتا ہے۔

۱۲۶۲ — اَلْهَذَرُ يَاْتِيْ عَلَى الْمُهْجَةِ
مسخرہ پن کبھی زندگی یا روح پر وبال بن جاتا ہے۔

۱۲۶۳ — اَلْحَسُوْدُ غَضْبَانُ عَلَى الْقَدَرِ
حسد کرنے والے دراصل (اللہ کی) قدر (تقدیر) پر غضبناک ہوتے ہیں۔

۱۲۶۴ —— اَلْمُخَاطِرُ مُتَهَجِّمٌ عَلَى الْغَرَرِ
اپنے آپ کو خطرات میں ڈالنے والا ہی دراصل اپنے آپ کو فریب کاریوں میں دھکیلنے والا ہے۔

۱۲۶۵ —— اَلْغَنِیُّ مَنِ اسْتَغْنٰی بِالْقَنَاعَةِ
غنی وہ ہے کہ جس نے قناعت کے ذریعہ تونگری پائی ہو۔

۱۲۶۶ —— اَلْعَزِیْزُ مَنِ اعْتَزَّ بِالطَّاعَةِ
عزت دار وہ ہے جو اطاعت کے ذریعہ صاحب عزت بنا ہو۔

۱۲۶۷ —— اَلْبَاطِلُ مُوْقِعَةٌ فِی الْاَضَالِیْلِ
باطل امور گمراہی میں پھنسا دیتے ہیں۔

۱۲۶۸ —— اَلْبَخِیْلُ مُتَحَجِّجٌ بِالْمَعَاذِیْرِ وَالتَّعَالِیْلِ
کنجوس عذر خواہی اور وجوہات پیش کرکے حجت ڈھونڈتا ہے۔

۱۲۶۹ —— اَلْعَقْلُ زَیْنٌ لِمَنْ رُزِقَهٗ
عقل اس کے لیے زینت ہے جس کو یہ رزق عطا کیا گیا ہے۔

۱۲۷۰ —— اَلْعِلْمُ رُشْدٌ لِمَنْ عَمِلَ بِهٖ
علم اس کے لیے باعثِ رُشد ہے جو اس پر عمل کرے۔

۱۲۷۱ —— اَلْفِکْرُ فِیْ غَیْرِ الْحِکْمَةِ هَوَسٌ
حکمت کے علاوہ کسی اور چیز کی فکر ہوس ہے۔

۱۲۷۲ —— اَلصَّمْتُ بِغَیْرِ تَفَکُّرٍ خَرَسٌ
فکر کے بغیر خاموشی گونگا پن ہے۔

۱۲۷۳ —— اَلْخُلُقُ الْمَحْمُوْدُ مِنْ ثِمَارِ الْعَقْلِ
اخلاقِ محمودہ عقل کا ثمر ہیں

۱۲۷۴ —— اَلْخُلُقُ الْمَذْمُوْمُ مِنْ ثِمَارِ الْجَهْلِ
قابلِ ملامت اخلاق (دراصل) جہالت کا ثمر ہیں

۱۲۷۵ —— اَللِّسَانُ مِیْزَانُ الْاِنْسَانِ
زبان انسان کے (تولنے کی) میزان ہے۔

۱۲۷۶ —— اَلْکِذْبُ شَیْنُ اللِّسَانِ
جھوٹ زبان کے لیے ایک عیب ہے۔

۱۲۷۷ ـــــ اَلْعَاقِلُ مَنِ اتَّعَظَ بِغَيْرِهٖ

عقلمند وہ ہے جو نصیحت میں اپنے غیر کا محتاج نہیں ہے۔

۱۲۷۸ ـــــ اَلْجَاهِلُ مَنِ انْخَدَعَ لِهَوَاهُ وَغُرُوْرِهٖ

جاہل وہ ہے جس نے اپنی خواہش نفس اور غرور سے دھوکا کھایا ہے۔

۱۲۷۹ ـــــ اَلْمَغْبُوْطُ مَنْ قَوِيَ يَقِيْنُهٗ

رشک کیے جانے کے قابل وہ ہے جس کو اپنے یقین نے قوی کر دیا ہو۔

۱۲۸۰ ـــــ اَلْمَغْبُوْنُ مَنْ فَسَدَ دِيْنُهٗ

فریب خوردہ وہ ہے جس نے اپنے دین کو فاسد کر دیا ہو۔

۱۲۸۱ ـــــ اَلْمُؤْمِنُ مُنِيْبٌ مُسْتَغْفِرٌ تَوَّابٌ

مومن اِنابت کرنے والا، استغفار کرنے والا اور توبہ کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۲۸۲ ـــــ اَلْمُنَافِقُ مَكُوْرٌ مُضِرٌّ مُرْتَابٌ

منافق مکر کرنے والا، ضرر پہنچانے والا اور شک کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۲۸۳ —— أَصَابَ مُتَأَنٍّ أَوْ كَادَ،
سوچ سمجھ کر کام کرنے والا منزل یا اس کے نزدیک ہے،
أَخْطَأَ مُسْتَعْجِلٌ أَوْ كَادَ
عجلت پسند خطا پر یا خطا کے قریب ہے۔

۱۲۸۴ —— اَلْعَقْلُ فِي الْغُرْبَةِ قُرْبَةٌ
عقل دراصل بے وطنی میں ہم نشینی ہے۔

۱۲۸۵ —— اَلْحُمْقُ فِي الْوَطَنِ غُرْبَةٌ
وطن میں حماقت دراصل وطن سے دوری ہے۔

۱۲۸۶ —— اَلسَّعِيدُ مَنْ أَخْلَصَ الطَّاعَةَ
سعادت مند وہ ہے جس نے اپنی اطاعت
کو خالص کر لیا ہو۔

۱۲۸۷ —— اَلْغَنِيُّ مَنْ آثَرَ الْقَنَاعَةَ
تونگر وہ ہے جو قناعت پر تکیہ کیے بیٹھا ہو۔

۱۲۸۸ —— اَلدِّينُ يَصُدُّ عَنِ الْمَحَارِمِ
دین انسان کو حرام کاری سے روکتا ہے۔

۱۲۸۹ —— اَلْمُرُوْءَةُ تَحُثُّ عَلَى الْمَكَارِمِ
مردانگی انسان کو مکارم (اعلیٰ اخلاق) پر برانگیختہ کرتی ہے۔

۱۲۹۰ —— اَلْكَرَمُ تَحَمُّلُ اَعْبَاءِ الْمَغَارِمِ
(اللہ اور بندوں کے) قرضوں کے بوجھ کو اٹھا لینا ایک کرم ہے۔

۱۲۹۱ —— اَلنَّصِيحَةُ مِنْ اَخْلَاقِ الْكِرَامِ
نصیحت کرنا کریم لوگوں کے اخلاق میں داخل ہے۔

۱۲۹۲ —— اَلْغِشُّ مِنْ اَخْلَاقِ اللِّئَامِ
بناوٹی پن کمینوں کے اخلاق میں شامل ہے۔

۱۲۹۳ —— اَلشُّكْرُ تَرْجُمَانُ النِّيَّةِ وَلِسَانُ الطَّوِيَّةِ
شکر نیت کا ترجمان اور باطن کی زبان ہے۔

۱۲۹۴ —— اِخْلَاصُ الْعَمَلِ مِنْ قُوَّةِ الْيَقِيْنِ وَصَلَاحِ النِّيَّةِ
عمل کا اِخلاص، یقین کی قوت اور نیت کی درستگی کا نتیجہ ہے۔

۱۲۹۵ —— اَلْمَصَائِبُ بِالسَّوِيَّةِ مَقْسُومَةٌ
مصیبتیں برابری کے ساتھ خلائق میں تقسیم
بَيْنَ الْبَرِيَّةِ
کی گئی ہیں۔

۱۲۹۶ —— اَلْعَالِمُ الَّذِي لَا يَمَلُّ مِنْ
عالم وہ ہے جو علم سیکھنے سے کبھی
تَعَلُّمِ الْعِلْمِ
دل تنگ نہیں ہوتا۔

۱۲۹۷ —— اَلْحَلِيمُ الَّذِي لَا يَشُقُّ عَلَيْهِ
حلیم وہ ہے جس پر حلم کی دشواریاں
مَؤُونَةُ الْحِلْمِ
شاق نہ گزریں۔

۱۲۹۸ —— اَلْمُؤْمِنُ غَرِيزَتُهُ النُّصْحُ وَ
مومن وہ ہے جس کی خصلت بے کھوٹ اور
سَجِيَّتُهُ الْكَظْمُ
جس کی خو غصے کو کچلنے والی ہو۔

۱۲۹۹ — اَلاَیَّامُ تُوضِحُ السَّرَائِرَ الْکَامِنَۃَ

(گردشِ ایام) پوشیدہ رازوں کو ظاہر کرتی رہتی ہے۔

۱۳۰۰ — اَلاَعْمَالُ فِی الدُّنْیَا تِجَارَۃُ الْاٰخِرَۃِ

دنیا کا عمل آخرت کی تجارت ہے۔

۱۳۰۱ — اَلْفَقْرُ مَعَ الدَّیْنِ الْمَوْتُ الْاَحْمَرُ

غربت میں قرض سرخ موت ہے (بہت بری موت)

۱۳۰۲ — اَلْفَقْرُ مَعَ الدَّیْنِ الشَّقَاءُ الْاَکْبَرُ

غربت میں قرض سب سے بڑی بدبختی ہے۔

۱۳۰۳ — اَلتَّاَنِّیْ فِی الْفِعْلِ یُؤْمِنُ الْخَطَلَ

کام کی رفتار میں اعتدال اس کو بگڑنے سے روکتا ہے۔

۱۳۰۴ — اَلتَّرَوِّیْ فِی الْقَوْلِ یُؤْمِنُ الزَّلَلَ

سوچ کر کلام کرنا خطا سے بچاتا ہے۔

۱۳۰۵ — اَلْمُوَاسَاۃُ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ

بھائی چارگی رکھنا افضلِ اعمال ہے۔

۱۳۰۶ — اَلْمُدَارَاۃُ اَحْمَدُ الْخِلَالِ
خاطر مدارات کرنا سب سے زیادہ قابلِ تعریف
خصلت ہے۔

۱۳۰۷ — اَخُو الْعِزِّ مَنْ تَحَلّٰی بِالطَّاعَۃِ
عزت کا بھائی وہی ہے جو اطاعتِ (الٰہی) سے
آراستہ ہو۔

۱۳۰۸ — اَخُو الْغِنٰی مَنِ الْتَحَفَ بِالْقَنَاعَۃِ
تونگری کا بھائی وہ ہے جو (ردائے) قناعت
میں پوشیدہ رہتا ہو۔

۱۳۰۹ — اَلزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا الرَّاحَةُ الْعُظْمٰى
دنیا میں زہد اختیار کرنا راحتِ عظمٰی ہے۔

۱۳۱۰ — اَلْاِسْتِهْتَارُ بِالنِّسَاءِ شِيمَةُ النَّوْكٰى
عورتوں کا پرستار ہونا کم عقلوں کی خصلت ہے۔

۱۳۱۱ — اَلْاِتِّكَالُ عَلَى الْقَضَاءِ اَرْوَحُ
قضائے الٰہی پر اعتماد سب سے بڑی راحت ہے۔

۱۳۱۲ —— اَلْاِشْتِغَالُ بِتَهْذِیْبِ النَّفْسِ اَصْلَحُ
نفس کو مہذب بنانے میں مشغول رکھنا سب
سے اچھی اصلاح ہے۔

۱۳۱۳ —— اَلْعَمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ اَرْبَحُ
اللہ کی اطاعت کے ساتھ عمل کرنا سب سے
سود مند تجارت ہے۔

۱۳۱۴ —— اَلرَّجَاءُ لِرَحْمَةِ اللّٰهِ اَنْجَحُ
اللہ کی رحمت سے امید رکھنا سب سے بڑی کامیابی ہے۔

۱۳۱۵ —— اَلْحُرُّ حُرٌّ وَاِنْ مَسَّهُ الضُّرُّ،
آزاد سختیوں میں گھر کر بھی آزاد رہتا ہے،
اَلْعَبْدُ عَبْدٌ وَاِنْ سَاعَدَهُ الْقَدَرُ
غلام پھر بھی غلام رہتا ہے اگرچہ کہ اس کی
مددگار اللہ کی قدر ہی کیوں نہ ہو۔

۱۳۱۶ —— اَلْکَرَمُ اِیْثَارُ الْعِرْضِ عَلَی الْمَالِ
عزتِ نفس کو مال پر ترجیح دینا کرم ہے۔

۱۳۱۷ — اَللُّؤْمُ اِیْثَارُ الْمَالِ عَلَی الرِّجَالِ
آدمی پر مال کو ترجیح دینا کمینہ پن ہے۔

۱۳۱۸ — اَلْعَقْلُ رُقِیٌّ اِلٰی عِلِّیِّیْنَ
عقل انسان کو آسمانِ ہفتم کی بلندی تک لے جاتی ہے۔

۱۳۱۹ — اَلْهَوٰی هَوِیٌّ اِلٰی اَسْفَلِ سَافِلِیْنَ
خواہشِ نفس انسان کو اسفلِ سافلین تک گرا دیتی ہے۔

۱۳۲۰ — اَلتَّعَاوُنُ عَلٰی اِقَامَةِ الْحَقِّ
قیامِ حق کے لیے تعاون امانت و
اَمَانَةٌ وَدِیَانَةٌ
دیانت ہے۔

۱۳۲۱ — اَلتَّظَافُرُ عَلٰی نَصْرِ الْبَاطِلِ
باطل کی مدد کے لیے یاری و مددگاری
لُؤْمٌ وَخِیَانَةٌ
ملامت بھی ہے اور خیانت بھی۔

۱۳۲۲ —— اَلْمَعْرُوْفُ اَنْمیٰ زَرْعٍ وَّاَفْضَلُ کَنْزٍ
بھلائی سب سے زیادہ بڑھنے والی زراعت اور
افضل و برتر خزانہ ہے۔

۱۳۲۳ —— اَلتَّقْوٰی اَوْفَقُ حِصْنٍ وَّاَوْقٰی حِرْزٍ
تقویٰ سب سے محکم قلعہ اور سب سے طاقتور
حصار ہے۔

۱۳۲۴ —— اَلْغِنٰی عَنِ الْمُلُوْکِ اَفْضَلُ مُلْکٍ
اہلِ حکومت سے بے نیازی سب سے افضل
بادشاہی ہے۔

۱۳۲۵ —— اَلْجُرْأَۃُ عَلَی السُّلْطَانِ اَعْجَلُ هُلْکٍ
صاحبِ حکومت سے جرأت اختیار کرنا ہلاکت کو
بہت جلد لاتا ہے۔

۱۳۲۶ —— اَلْعَجَلُ قَبْلَ الْاِمْکَانِ یُوْجِبُ الْغُصَّۃَ
کسی کام کے وقوع سے پہلے عجلت غصے کا سبب بن جاتی ہے

۱۳۲۷ —— اَلصَّبْرُ عَلَی الْمَضَضِ یُؤَدِّیْ
رنج و مصیبت پر صبر کرنا ثواب و نیکی کے

إِلَى إِصَابَةِ الْفُرْصَةِ
(آبِ حیات) تک لے جاتا ہے۔

۱۳۲۸ — اَلسِّلْمُ عِلَّةُ السَّلَامَةِ وَ
صلح و سلامتی امن و آشتی کا سبب اور
عَلَامَةُ الْاِسْتِقَامَةِ
اور استقامت کا نشان ہے۔

۱۳۲۹ — اَلْحِلْمُ حِلْيَةُ الْعِلْمِ وَعِلَّةُ السِّلْمِ
بُردباری علم کی زینت اور صلح و آشتی کی علت ہے۔

۱۳۳۰ — الغضب عدو فلا تملكه نفسك
غضب دشمن ہے اس کو اپنے نفس کا مالک نہ بننے دے۔

۱۳۳۱ — اللؤم قبيح فلا تجعله لبسك
بخیلی بُری ہے پس تو اس کو اپنا لباس نہ بنا۔

۱۳۳۲ — الجهل يزل القدم ويورث الندم
جہالت قدموں کو لڑکھڑا دیتی ہے اور
ندامت کو بلا لیتی ہے۔

۱۳۳۳ — اَلْحَیَاءُ تَمَامُ الْکَرَمِ وَاَحْسَنُ الشِّیَمِ
حیا کرم کا پورا ہونا اور خصلت کا سب سے بہترین ہونا ہے۔

۱۳۳۴ — اَلدِّیْنُ لَا یُصْلِحُهُ اِلَّا الْعَقْلُ
دین کی کوئی چیز اصلاح نہیں کرسکتی مگر عقل۔

۱۳۳۵ — اَلرَّعِیَّةُ لَا یُصْلِحُهَا اِلَّا الْعَدْلُ
عوام کی کوئی چیز اصلاح نہیں کرسکتی مگر عدل۔

۱۳۳۶ — اَلصَّمْتُ اٰیَةُ النُّبْلِ وَثَمْرَةُ الْعَقْلِ
خاموشی نجابت کا نشان اور عقل کا ثمر ہے۔

۱۳۳۷ — اَلْاِحْسَانُ اِلَی الْمُسِیِٔ اَحْسَنُ الْفَضْلِ
بُرے کے ساتھ احسان سب سے اچھا فضل ہے۔

۱۳۳۸ — اَلتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ رَأْسُ الْعَقْلِ
انسان دوستی (ہی) سرِ عقل ہے۔

۱۳۳۹ — اَلْجِهَادُ عِمَادُ الدِّیْنِ وَمِنْهَاجُ السُّعَدَاءِ
جہاد دین کا ستون اور نیک بختوں کی روشن راہ ہے۔

۱۳۴۰ —— اَلْمُجَاهِدُوْنَ تُفْتَحُ لَهُمْ
مجاہد وہ ہیں جن کے لیے آسمان کے
اَبْوَابُ السَّمَآءِ
دروازے کھول دیے گئے ہیں۔

۱۳۴۱ —— اَلْمُتَّقُوْنَ قُلُوْبُهُمْ مَحْزُوْنَةٌ وَ
متقین وہ ہیں جن کے دل غمگین اور
شُرُوْرُهُمْ مَاْمُوْنَةٌ
جن کے شر سے لوگ امن میں ہیں۔

۱۳۴۲ —— اَلْمُؤْمِنُوْنَ خَيْرَاتُهُمْ مَاْمُوْلَةٌ
مومنین وہ ہیں جن سے نیکیوں کی امید رکھی جاتی ہے
وَشُرُوْرُهُمْ مَاْمُوْنَةٌ
اور جن کے شر سے لوگوں کو امان ہے۔

۱۳۴۳ —— اَلْاِيْمَانُ صَبْرٌ فِي الْبَلَاءِ وَ
ایمان بلاؤں میں صبر اور
شُكْرٌ فِي الرَّخَاءِ
آسانی میں شکر کا نام ہے۔

۱۳۴۴ —— اَلشُّکْرُ زِیْنَۃُ الرَّخَاءِ وَحِصْنُ النَّعْمَاءِ
شکر آسانیوں کی زینت اور حفظِ نعمت کے لیے ایک قلعہ ہے۔

۱۳۴۵ —— اَلْمَغْبُوْنُ مَنْ بَاعَ جَنَّۃً عَلِیَّۃً
فریب خوردہ وہ ہے جس نے بلند جنّت کو
بِمَعْصِیَۃٍ دَنِیَّۃٍ
پست نافرمانی کے عوض بیچا ہے۔

۱۳۴۶ —— اِحْتِمَالُ الدَّنِیَّۃِ مِنْ کَرَمِ السَّجِیَّۃِ
کمینہ پن کو برداشت کرنا اخلاق کی خوبصورتی میں شامل ہے۔

۱۳۴۷ —— اَلْمَوَاعِظُ صِقَالُ النُّفُوْسِ وَجِلَاءُ الْقُلُوْبِ
مواعظ نفسوں کو صاف کرتے ہیں اور دلوں کو جلا بخشتے ہیں۔

۱۳۴۸ —— اَلتَّوْبَۃُ تُطَهِّرُ الْقُلُوْبَ وَتَغْسِلُ الذُّنُوْبَ
توبہ دلوں کو پاک اور گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔

۱۳۴۹ —— اَلْغَضَبُ یُفْسِدُ الْاَلْبَابَ وَ
غیظ و غضب عقلوں کو فاسد اور درست
یُبْعِدُ مِنَ الصَّوَابِ
سوچ سے دور کر دیتا ہے۔

۱۳۵۰ —— اَلْاِعْجَابُ ضِدُّ الصَّوَابِ وَاٰفَةُ
خود بینی درستگی کی ضد اور عقلوں
الْاَلْبَابِ
کی آفت ہے۔

۱۳۵۱ —— اَلْاَمَلُ یُفْسِدُ الْعَمَلَ وَیُفْنِی الْاَجَلَ
امید عمل کو فاسد اور اجل (عمر کو) فنا کر دیتی ہے۔

۱۳۵۲ —— اَلتَّثَبُّتُ فِی الْقَوْلِ یُؤْمِنُ الْعِثَارَ
گفتگو میں ثابت کلامی ٹھوکر اور لغزش
وَالزَّلَلَ
سے بچاتی ہے۔

۱۳۵۳ —— اِخْوَانُ الدِّیْنِ اَبْقٰی مَوَدَّةً
دینی بھائیوں کی محبت سب سے زیادہ دیر پا ہوتی ہے۔

۱۳۵۴ —— اَلصِّدقُ اَفضَلُ عُدَّةٍ
سچائی بہترین تیاری ہے۔

۱۳۵۵ —— اَخٌ تَستَفِیدُہٗ خَیرٌ مِن اَخٍ تَستَزِیدُہٗ
وہ بھائی (دوست) جس سے تو استفادہ کرے بہتر ہے اس بھائی (دوست) سے جسے تو کچھ دے۔

۱۳۵۶ —— اِدمَانُ الشِّبَعِ یُورِثُ اَنوَاعَ الوَجَعِ
ہمیشہ شکم سیر رہنا مختلف درد پیدا کرتا ہے۔

۱۳۵۷ —— اَلشِّبَعُ یُورِثُ الاَشَرَ وَیُفسِدُ الوَرَعَ
شکم سیری باعثِ مستی اور پرہیزگاری کو فاسد کردیتی ہے۔

۱۳۵۸ —— اَسبَابُ الدُّنیَا مُنقَطِعَۃٌ وَ
دنیا کے اسباب کاٹ دیے گئے ہیں اور اس کی
عَوَارِیھَا مُرتَجَعَۃٌ
عاریتی چیزیں (ہمیشہ) دوسروں کو دے دی گئی ہیں۔

۱۳۵۹ —— اِیثَارُ الدَّعَۃِ یَقطَعُ اَسبَابَ المَنفَعَۃِ
آسائشوں کی ترجیح اسبابِ منفعت کو کاٹ دیتی ہے۔

۱۳۶۰ —— اَلْاِطْرَاءُ یُحْدِثُ الزَّھْوَ وَ
حد سے زیادہ تعریف انسان میں تکبر پیدا کرتی
یُدْنِیْ مِنَ الْغِرَّۃِ
ہے اور فریب خوردگی کے قریب کر دیتی ہے۔

۱۳۶۱ —— اَلْقَنَاعَۃُ وَالطَّاعَۃُ تُوْجِبَانِ الْغِنٰی وَالْعِزَّۃَ
قناعت اور اطاعت تونگری اور عزت کا لازمی سبب ہیں۔

۱۳۶۲ —— اَلْحِرْصُ وَالشَّرَہُ یُکْسِبَانِ الشَّقَاءَ وَالذِّلَّۃَ
حرص اور مستی بدبختی اور ذلت کو جنم دیتی ہیں۔

۱۳۶۳ —— اَلْحَرِیْصُ اَسِیْرُ مَھَانَۃٍ لَا یُفَکُّ اَسْرُہٗ
حریص وہ اسیرِ ذلت ہے کہ جو اپنی قید سے چھوٹ نہیں سکتا۔

۱۳۶۴ —— اَلْمُسْتَثْقِلُ النَّائِمُ تُکَذِّبُہٗ اَحْلَامُہٗ
بھرا پیٹ سونے والے کے خواب جھوٹے ہوتے ہیں۔

۱۳۶۵ —— اَلْمُتَجَبِّرُ الظَّالِمُ تُوْبِقُہٗ آثَامُہٗ
جبر اور ظلم کرنے والے کے گناہ خود اس کو
ہلاک کر دیتے ہیں۔

۱۳۶۶ —— الْمُؤْمِنُ مَغْمُومٌ بِفِكْرَتِهِ ضَنِينٌ بِخَلَّتِهِ
مومن اپنی فکر میں غمگین اور دوستی کرنے میں بخیل ہے۔

۱۳۶۷ —— الْفَقْرُ يُخْرِسُ الْفَطِنَ عَنْ حُجَّتِهِ
غربت ذہین انسان کو دلیل دینے سے عاجز کر دیتی ہے۔

۱۳۶۸ —— الْأَمَانِي تُعْمِي عُيُونَ الْبَصَائِرِ
آرزوئیں بصیرت کی آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہیں۔

۱۳۶۹ —— الْأَلْسُنُ تُتَرْجِمُ عَمَّا تُجِنُّهُ الضَّمَائِرُ
زبانیں اس بات کی ترجمانی کرتی ہیں جس کو ضمیر چھپائے ہوئے ہیں۔

۱۳۷۰ —— الذِّكْرُ جَلَاءُ الْبَصَائِرِ وَنُورُ السَّرَائِرِ
(اللہ کی) یاد بصیرت کی جلا اور باطن کا نور ہے۔

۱۳۷۱ —— الْحَسَدُ مَرَضٌ لَا يُؤْسَى
حسد ایک مشکل العلاج مرض ہے۔

۱۳۷۲ —— الظُّلْمُ جُرْمٌ لَا يُنْسَى
ظلم وہ جرم ہے جو بھلایا نہیں جاتا۔

۱۳۷۳ —— اَلنَّمِیْمَۃُ ذَنْبٌ لَا یُنْسٰی

نکتہ چینی وہ گناہ ہے جو فراموش نہیں کی جاتی۔

۱۳۷۴ —— اَلْمُؤْمِنُ لَیِّنُ الْعَرِیْکَۃِ سَھْلُ الْخَلِیْقَۃِ

مومن نرم خو اور ہموار طبیعت ہوتا ہے۔

۱۳۷۵ —— اَلْکَافِرُ شَرِسُ الْخَلِیْقَۃِ سَیِّئُ الطَّرِیْقَۃِ

کافر سخت طبیعت اور بد طریقہ ہوتا ہے۔

۱۳۷۶ —— اَلْمُؤْمِنُ لَا یَظْلِمُ وَلَا یَتَاَثَّمُ

مومن نہ تو ظلم کرتا اور نہ ہی گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔

۱۳۷۷ —— اَلدُّنْیَا حُلْمٌ وَالْاِغْتِرَارُ بِھَا نَدَمٌ

دنیا تو ایک خواب ہے جس پر مغرور ہونا باعث ندامت ہے۔

۱۳۷۸ —— اَلْمُصِیْبَۃُ بِالدِّیْنِ اَعْظَمُ الْمَصَائِبِ

دین پر مصیبت عظیم ترین مصیبت ہے۔

۱۳۷۹ —— اَلظَّنُّ الصَّوَابُ مِنْ شِیَمِ اُولِی الْاَلْبَابِ

خیال کی درستگی صاحبانِ عقل کا خاصہ ہے۔

۱۳۸۰ —— اَلْکَفُّ عَمَّا فِی اَیْدِی النَّاسِ عِفَّةٌ وَکَبِرُ هِمَّةٍ

لوگوں کے ہاتھوں میں جو ہے اس سے اپنے آپ کو روکنا عفت اور بڑا ہمت والا کام ہے۔

۱۳۸۱ —— اَلْفِعْلُ الْجَمِیْلُ یَنْبِئُ عَنْ عُلُوِّ الْهِمَّةِ

کردارِ نیک (فعل جمیل) کی بنیاد بلند ہمتی پر قائم ہے۔

۱۳۸۲ —— اَلْکَرِیْمُ مَنْ سَبَقَ نَوَالُهُ سُؤَالَهُ

کریم وہ ہے جس کی عطا سوال سے پہلے ہی ہو جاتی ہے۔

۱۳۸۳ —— اَلْعَاقِلُ مَنْ صَدَّقَ اَقْوَالَهُ اَفْعَالُهُ

عقلمند وہ ہے جس کے افعال اس کے اقوال کی تصدیق کرتے ہوں۔

۱۳۸۴ —— اَلْعَاقِلُ مَنْ وَقَفَ حَیْثُ عَرَفَ

عاقل وہ ہے جو اس مقام پر کھڑا ہوتا ہے جسکو وہ پہچانتا ہے

۱۳۸۵ —— اَلْحَازِمُ مَنْ اِطَّرَحَ الْمُؤَنَ وَالْکُلَفَ

دور اندیش اپنے فاضل اخراجات اور تکلفات کو چھوڑ دیتا ہے

۱۳۸۶ —— اَلْحَیَاءُ یَصُدُّ عَنْ فِعْلِ الْقَبِیْحِ
حیا (انسان کو) برے فعل سے روک لیتی ہے۔

۱۳۸۷ —— اَلْجَاهِلُ مَنِ اسْتَغَشَّ النَّصِیْحَ
جاہل وہ ہے جو نصیحت کرنے والے کو کھوٹا سمجھتا ہے

۱۳۸۸ —— اَلْفِکْرُ فِی الْخَیْرِ یَدْعُوْ اِلَی الْعَمَلِ بِهٖ
خیر میں فکر کرنا اس پر عمل کرنے کو دعوت دیتا ہے۔

۱۳۸۹ —— اِسْتِفْتَاحُ الشَّرِّ یَحْدُوْ عَلٰی تَجَنُّبِهٖ
شر کے دروازے کو کھولنا دراصل شر سے اجتناب برتنے کو رکوا دیتا ہے۔

۱۳۹۰ —— اَلْمَعْرُوْفُ یُکَدِّرُهٗ تَکْرَارُ الْمَنِّ بِهٖ
بھلائی کا بار بار جتانا اس کو مکدر کر دیتا ہے۔

۱۳۹۱ —— اَلنَّدَمُ عَلَی الذَّنْبِ یَمْنَعُ مِنْ مُعَاوَدَتِهٖ
گناہ پر ندامت اس پر عود کرنے کو روک دیتی ہے

۱۳۹۲ —— اَلْعِلْمُ کُلُّهٗ حُجَّةٌ اِلَّا مَا عُمِلَ بِهٖ
تمام علم (انسان پر) حجت بن جاتا ہے مگر وہ کہ جس پر عمل کیا گیا ہو۔

۱۳۹۳ —— اَلْعَمَلُ كُلُّهُ هَبَاءٌ اِلَّا مَا اُخْلِصَ فِيْهِ
عمل سارا غبار بن جاتا ہے مگر وہ کہ جس میں اخلاص پایا جائے۔

۱۳۹۴ —— اَلطَّاعَةُ لِلّٰهِ اَقْوٰى سَبَبٍ
اللہ کے لیے اطاعت سب سے محکم وسیلہ ہے۔

۱۳۹۵ —— اَلْمَوَدَّةُ فِى اللّٰهِ اَقْرَبُ نَسَبٍ
اللہ ہی کے لیے محبت سب سے قریبی نسب ہے۔

۱۳۹۶ —— اَلذِّكْرُ هِدَايَةُ الْعُقُوْلِ وَتَبْصِرَةُ النُّفُوْسِ
(اللہ کی) یاد عقلوں کو ہدایت اور نفوس کی بینائی ہے۔

۱۳۹۷ —— اَلْغَفْلَةُ ضَلَالُ النُّفُوْسِ وَعُنْوَانُ النُّحُوْسِ
غفلت نفسوں کی گمراہی اور نحوست کا عنوان ہے۔

۱۳۹۸ —— اَلْقَانِعُ غَنِىٌّ وَاِنْ جَاعَ وَعَرِىَ
قناعت کرنے والا تونگر ہے اگرچہ کتنا ہی بھوکا اور برہنہ ہو۔

۱۳۹۹ — اَلظَّنُّ يُخْطِئُ وَالْيَقِيْنُ يُصِيْبُ وَلَا يُخْطِئُ

گمان خطا کرتا ہے یقین صحیح ہوتا ہے جس میں کوئی خطا نہیں ہوتی۔

۱۴۰۰ — اَلْحَظُّ يَسْعٰى اِلٰى مَنْ لَا يَخْطُبُهٗ

روزی اس کی طرف کبھی تیزی سے جاتی ہے جو اس کو طلب نہیں کرتا۔

۱۴۰۱ — اَلرِّزْقُ يَطْلُبُ مَنْ لَا يَطْلُبُهٗ

رزق اسے تلاش کرتا ہے جو اسے تلاش نہیں کرتا۔

۱۴۰۲ — اَلْبُخْلُ يُذِلُّ مُصَاحِبَهٗ وَيُعِزُّ مُجَانِبَهٗ

کنجوسی اپنے صاحب کو ذلیل اور اپنے سے دور رہنے والے کو عزت دیتی ہے۔

۱۴۰۳ — اَلْمُؤْمِنُ يُنْصِفُ مَنْ لَا يُنْصِفُهٗ

مومن اسکے ساتھ بھی انصاف کرتا ہے جو اسکے ساتھ انصاف نہیں کرتا۔

۱۴۰۴ — اَلدُّنْيَا سَمٌّ اٰكِلُهٗ مَنْ لَا يَعْرِفُهٗ

دنیا زہر ہے اور اس کا کھانے والا وہ ہے جو اس کی پہچان نہیں رکھتا۔

۱۴۰۵ — اَلْمَقَادِیْرُ لَاتُدْفَعُ بِالْقُوَّةِ وَالْمُغَالَبَةِ
تقدیر (الٰہی) قوت اور غلبہ کے ذریعہ ہرگز دفع نہیں کی جاسکتی۔

۱۴۰۶ — اَلْاَرْزَاقُ لَاتُنَالُ بِالْحِرْصِ وَالْمُطَالَبَةِ
رزق حرص کرنے اور مطالبہ کرنے سے نہیں ملتا۔

۱۴۰۷ — اَلْعُزْلَةُ اَفْضَلُ شِیَمِ الْاَکْیَاسِ
گوشہ نشینی ذہین لوگوں کی خصلت ہے۔

۱۴۰۸ — اَلْیَاسُ خَیْرٌ مِنَ التَّضَرُّعِ اِلَی النَّاسِ
یاس وحسرت میں مبتلا رہنا لوگوں کے سامنے گڑگڑانے سے بہت بہتر ہے۔

۱۴۰۹ — اَلْکَرَمُ اَعْطَفُ مِنَ الرَّحِمِ
لطف وکرم میں رشتہ داروں کی مہربانیوں سے بڑھ کر خلوص ہوتا ہے۔

۱۴۱۰ — اَلتَّدْبِیْرُ قَبْلَ الْعَمَلِ یُؤْمِنُ النَّدَمَ
تدبیر قبلِ عمل ندامت سے بچاتی ہے۔

۱۴۱۱ —— اَلصَّمْتُ زَيْنُ الْعِلْمِ وَعُنْوَانُ الْحِلْمِ
خاموشی علم کی زینت اور حلم کا عنوان ہے۔

۱۴۱۲ —— اَلْإِيثَارُ أَعْلَى مَرَاتِبِ الْكَرَمِ وَأَفْضَلُ الشِّيَمِ
ایثار کرم کے اعلیٰ مراتب اور افضل خصلتوں میں ہے۔

۱۴۱۳ —— اَلْحِلْمُ نِظَامُ أَمْرِ الْمُؤْمِنِ
حلم مومن کا ناظم الامور ہے۔

۱۴۱۴ —— اَلْجَنَّةُ جَزَاءُ كُلِّ مُؤْمِنٍ مُحْسِنٍ
جنت ہر مومن اور محسن کی جزا ہے۔

۱۴۱۵ —— اَلْفَقِيرُ فِي الْوَطَنِ مُمْتَهَنٌ
فقیر اپنے وطن میں (بھی) خوار رہتا ہے۔

۱۴۱۶ —— اَلْغِنَى فِي الْغُرْبَةِ وَطَنٌ
مالدار کا پردیس (بھی) وطن ہے

۱۴۱۷ —— اَلْمَرْأَةُ عَقْرَبٌ حُلْوَةُ اللَّسْعَةِ
عورت وہ بچھو ہے جس کے کاٹنے میں میٹھا پن ہے۔

۱۴۱۸ —— اَلْفَقْرُ فِی الْوَطَنِ غُرْبَةٌ
وطن میں غربت بھی بے وطنی ہے۔

۱۴۱۹ —— اَلْقُلُوبُ اَقْفَالٌ مَفَاتِحُهَا السُّؤَالُ
دل (دراصل) قفل ہیں کہ جن کی چابیاں سوالات ہیں۔

۱۴۲۰ —— اَلْمَالُ یُفْسِدُ الْمَآلَ وَیُوَسِّعُ الْاٰمَالَ
دولت انجام کو خراب اور امیدوں کو زیادہ کردیتی ہے۔

۱۴۲۱ —— اِعَادَةُ الْاِعْتِذَارِ تَذْکِیْرٌ بِالذَّنْبِ
معذرت کی تکرار گناہوں کو یاد دلاتی ہے۔

۱۴۲۲ —— اَلتَّقْرِیْعُ اَشَدُّ مِنْ مَضَضِ الضَّرْبِ
سرزنش چوٹ کی تکلیف سے زیادہ شدید ہوتی ہے۔

۱۴۲۳ —— اَلْوَفَاءُ عُنْوَانُ وُفُوْرِ الدِّیْنِ
وفا کرنا نشانی ہے زیادتیٔ دین کی اور

وَقُوَّةِ الْاَمَانَةِ
قوتِ امانت ہے۔

۱۴۲۴ — اَلْخِیَانَةُ دَلِیْلُ عَلٰی قِلَّةِ الْوَرَعِ
خیانت کمی پرہیزگاری اور کمیٔ
وَعَدَمِ الدِّیَانَةِ
دینداری کی دلیل ہے۔

۱۴۲۵ — اَلْمُؤْمِنُ اٰلِفٌ مَأْلُوْفٌ مُتَعَطِّفٌ
مومن الفت کرنے والا الفت پانے والا اور مہربانی کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۴۲۶ — اَلْمُتَّقِیْ قَانِعٌ مُتَنَزِّهٌ مُتَعَفِّفٌ
متقی قناعت کرنے والا اجتناب برتنے والا اور پاکباز ہوتا ہے۔

۱۴۲۷ — اَلنَّزَاهَةُ مِنْ شِیَمِ النُّفُوْسِ الطَّاهِرَةِ
پاکیزہ پن نفوسِ طاہرہ کی خصلت ہے۔

۱۴۲۸ — اَلْمَوْتُ اَوَّلُ عَدْلِ الْاٰخِرَةِ
موت آخرت کی سب سے پہلی عدالت ہے۔

۱۴۲۹ — اَلْوَرَعُ یَحْجُزُ عَنِ ارْتِکَابِ الْمَحَارِمِ
پرہیزگاری حراموں کے ارتکاب سے روکتی ہے۔

۱۴۳۰ — اَلْعَدْلُ يُرِيحُ الْعَامِلَ بِهٖ مِنْ تَقَلُّدِ الْمَظَالِمِ

عدالت اپنے عمل کرنے والے کو لوگوں کے حقوق گردن میں پڑے رہنے سے راحت دیتی ہے۔

۱۴۳۱ — اَلنِّفَاقُ مِنْ اَثَافِی الذُّلِّ

نفاق ذلت کی دیگ اٹھانے والی اینٹوں میں سے ہے۔

۱۴۳۲ — اَلطَّامِعُ اَبَدًا فِی وَثَاقِ الذُّلِّ

لالچ کرنے والا ہمیشہ لالچ کی بیڑی میں ہے۔

۱۴۳۳ — اَلْمُقِلُّ غَرِيبٌ فِی بَلْدَتِهٖ

قلیل پیسے والا اپنے شہر میں بھی رہ کر اجنبی رہتا ہے۔

۱۴۳۴ — اَلْبَخِيلُ ذَلِيلٌ بَيْنَ اَعِزَّتِهٖ

کنجوس اپنے عزیزوں میں بھی ذلیل رہتا ہے۔

۱۴۳۵ — اَلصَّبْرُ يَنْزِلُ عَلٰی قَدْرِ الْمُصِيبَةِ

صبر مصیبت کے اندازے کے مطابق نازل ہوتا ہے۔

۱۴۳۶ —— اَلثَّوَابُ عَلَى الْمُصِيْبَةِ اَعْظَمُ مِنْ قَدْرِ الْمُصِيْبَةِ

مصیبت پر ثواب مصیبت کی مقدار سے عظیم تر ہوتا ہے۔

۱۴۳۷ —— اَلْحَقُّ سَيْفٌ عَلٰى اَهْلِ الْبَاطِلِ

حق اہلِ باطل پر ایک تلوار (بن کر رہتا) ہے

۱۴۳۸ —— اَلْحَقُّ مَنْجَاةٌ لِكُلِّ عَامِلٍ

حق اپنے ہر عمل کرنے والے کے لیے نجات ہے۔

۱۴۳۹ —— اَلْوَرَعُ خَيْرٌ مِنْ ذُلِّ الطَّمَعِ

پرہیزگاری لالچ کی ذلت سے بہتر ہے۔

۱۴۴۰ —— اَلْجُوْعُ خَيْرٌ مِنَ الْخُضُوْعِ

بھوک نیچا ہونے سے بہتر ہے۔

۱۴۴۱ —— اَلْمَالُ لِلْفِتَنِ سَبَبٌ وَلِلْحَوَادِثِ سَلَبٌ

مال و دولت فتنوں کا سبب اور حوادث میں باعثِ بربادی ہے۔

۱۴۴۲ —— اَلْمَالُ دَاعِيَةُ التَّعَبِ وَمَطِيَّةُ النَّصَبِ
مال زحمت کو دعوت دینے والا اور ایک سرکش سواری ہے۔

۱۴۴۳ —— اَلْكَرَمُ مَلْكُ اللِّسَانِ وَبَذْلُ الْإِحْسَانِ
گرامی مرتبہ ہونا دراصل زبان کا مالک ہونا اور احسان کا انجام دینا ہے۔

۱۴۴۴ —— اَلصِّدْقُ اَمَانَةُ اللِّسَانِ وَحِلْيَةُ الْإِيْمَانِ
صداقت زبان کی امانت اور ایمان کی زینت ہے۔

۱۴۴۵ —— اَلْمَالُ لَا يَنْفَعُكَ حَتّٰى يُفَارِقَكَ
مال تجھے اس وقت تک نفع نہ دے گا جب تک وہ تجھ سے جُدا نہ ہو (یعنی خرچ نہ ہو)

۱۴۴۶ —— اَلْاَمَانِيُّ تَخْدَعُكَ وَعِنْدَ الْحَقَائِقِ تَدَعُكَ
آرزوئیں تجھ کو فریب دیتی ہیں اور حقائق کا سامنا کروانا چھوڑ دیتی ہیں۔

۱۴۴۷ —— اَلْمُؤْمِنُ هَيِّنٌ لَيِّنٌ سَهْلٌ مُؤْتَمَنٌ
مومن آسان طبیعت، نرم خُو ہموار اور امانتدار ہوتا ہے۔

۱۴۴۸ —— اَلْکَافِرُ خَبٌّ ضَبٌّ جَافٍ خَائِنٌ
کافر فریب دینے والا ، میلی طبیعت ، سنگدل اور خیانت کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۴۴۹ —— اَلشَّیْبُ آخِرُ مَوَاعِیْدِ الْفَنَاءِ
بڑھاپا فنا کا سب سے آخری وعدہ ہے۔

۱۴۵۰ —— اَلْمَوْتُ مُفَارَقَۃُ دَارِ الْفَنَاءِ وَ
موت فنا کے گھر کی جدائی اور
اِرْتِحَالٌ اِلٰی دَارِ الْبَقَاءِ
دائمی گھر کی طرف رحلت کرنے کا نام ہے۔

۱۴۵۱ —— اَلْاِنْقِیَادُ لِلشَّھْوَۃِ اَدْوَأُ الدَّاءِ
جسمانی خواہشات کی پیروی سب سے بُری بیماری ہے۔

۱۴۵۲ —— اَلصَّبْرُ عَلَی الْمَصَائِبِ مِنْ اَفْضَلِ الْمَوَاھِبِ
مصیبتوں پر صبر کر لینا سب سے افضل بخشش (رب) ہے۔

۱۴۵۳ —— اَلْفِکْرُ فِی الْعَوَاقِبِ یُنْجِیْ مِنَ الْمَعَاطِبِ
انجام کے بارے میں فکر کر لینا ہلاکتوں سے نجات دلاتی ہے۔

۱۴۵۴ — اَلنَّوْمُ رَاحَةٌ مِنَ الْاَلَمِ وَمُلَائِمُهُ الْمَوْتُ

نیند رنج والم سے راحت دیتی ہے اور موت کی ہم جنس ہے۔

۱۴۵۵ — اَلْقَوْلُ بِالْحَقِّ خَیْرٌ مِنَ الْعِیِّ وَالصَّمْتِ

حق کی بات کرنا گونگے پن اور خاموشی سے بہت بہتر ہے۔

۱۴۵۶ — اَلْعِلْمُ جَمَالٌ لَا یَخْفٰی وَنَسِیْبٌ لَا یَجْفٰی

علم وہ جمال ہے جو پوشیدہ نہیں اور وہ رشتہ ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتا۔

۱۴۵۷ — اَلْجَهْلُ مُمِیْتُ الْاَحْیَاءِ وَمُخَلِّدُ الشَّقَاءِ

جہالت زندوں کو مردہ اور بدبختی میں مبتلا کرتی ہے۔

۱۴۵۸ — اَلْمَکُوْرُ شَیْطَانٌ فِیْ صُوْرَۃِ اِنْسَانٍ

مکار انسان کی صورت میں دراصل شیطان ہوتا ہے۔

۱۴۵۹ — اَلثِّقَةُ بِالنَّفْسِ مِنْ اَوْثَقِ

نفس پر بھروسہ کر لینا شیطان کے سب سے

فُرَصِ الشَّیْطَانِ

قابلِ وثوق پھندوں میں سے ایک ہے۔

۱۴۶۰ — اَهْلُ الذِّكْرِ اَهْلُ اللهِ وَحَامَّتُهٗ

اہلِ ذکر اللہ والے اور اس کے سچے دوست ہیں۔

۱۴۶۱ — اَهْلُ الْقُرْآنِ اَهْلُ اللهِ وَخَاصَّتُهٗ

اہلِ قرآن اللہ والے اور اس کے خاص لوگوں ہیں ہیں۔

۱۴۶۲ — اَلْحُزْنُ وَالْجَزَعُ لَا يَرُدَّانِ الْفَائِتَ

غم اور گریہ و بُکا ہاتھ سے نکل جانے والی چیزوں کو پلٹا نہیں سکتے۔

۱۴۶۳ — اَلصَّبْرُ عَلَى الْمُصِيبَةِ يَفُلُّ حَدَّ الشَّامِتِ

مصیبت پر صبر کرنا ستانے والے کی تیزی کو توڑ دیتا ہے۔

۱۴۶۴ — اَلْمُؤْمِنُ قَلِيلُ الزَّلَلِ كَثِيرُ الْعَمَلِ

مومن قلیل خطا کار اور کثیر العمل ہوتا ہے۔

۱۴۶۵ — اَلْحَسَدُ دَأْبُ السَّفَلِ وَاَعْدَاءِ الدُّوَلِ

حسد پست مرتبہ لوگوں کا شیوہ اور اہلِ دولت کے دشمنوں کا انداز ہے۔

۱۴۶۶ —— اَلدُّنْيَا مَعْدِنُ الشَّرِّ وَمَحَلُّ الْغُرُوْرِ
دنیا بدی کی کان اور دھوکے کا محل ہے۔

۱۴۶۷ —— اَلْحَاسِدُ يَفْرَحُ بِالشُّرُوْرِ وَيَغْتَمُّ بِالسُّرُوْرِ.
حسد کرنے والا شر سے خوش ہوتا ہے اور سرور و مسرت سے غمناک ہوتا ہے۔

۱۴۶۸ —— اَلْمُرُوَّةُ تَمْنَعُ مِنْ كُلِّ دَنِيَّةٍ
آدمیت انسان کو ہر پست کام سے روکتی ہے۔

۱۴۶۹ —— اَلْمُرُوَّةُ مِنْ كُلِّ لُؤْمٍ بَرِيَّةٌ
آدمیت ہر قابلِ ملامت کام سے بیزار ہوتی ہے۔

۱۴۷۰ —— اَلْكَرَمُ نَتِيْجَةُ عُلُوِّ الْهِمَّةِ
گرامی مرتبت (ہونا) بلندیٔ ہمت کا نتیجہ ہوتا ہے۔

۱۴۷۱ —— اَلْحَاسِدُ لَا يَشْفِيْهِ اِلَّا زَوَالُ النِّعْمَةِ
حاسد کو کوئی چیز شفا نہیں دیتی مگر نعمتوں کا زوال۔

۱۴۷۲ —— اِسْتِفْسَادُ الصَّدِيْقِ مِنْ عَدَمِ التَّوْفِيْقِ
دوست کے ساتھ فساد برپا کرنا عدمِ توفیق کا نتیجہ ہے۔

۱۴۷۳ — اِسْتِدْرَاكُ فَسَادِ النَّفْسِ مِنْ اَنْفَعِ التَّحْقِيْقِ
نفس سے فساد کا تدارک کرنا سب سے نفع بخش تحقیق ہے۔

۱۴۷۴ — اَلْعُلَمَاءُ بَاقُوْنَ مَا بَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
صاحبانِ علم باقی رہیں گے جب تک لیل و نہار باقی ہیں۔

۱۴۷۵ — اَلتَّدْبِيْرُ قَبْلَ الْفِعْلِ يُؤْمِنُ الْعِثَارَ
فعل سے پہلے تدبیر کرلینا مکروہات سے بچالینی ہے۔

۱۴۷۶ — اِشْتِغَالُكَ بِمَعَايِبِ نَفْسِكَ يَكْفِيْكَ الْعَارَ
(اے انسان) تیرا اپنے نفس کے عیوب میں فکر مند رہنا تجھے شرم و عیب سے بچاتا رہے گا۔

۱۴۷۷ — اِشْتِغَالُكَ بِاِصْلَاحِ مَعَادِكَ
(اے انسان) تیرا اپنی آخرت کی اصلاح میں مشغول رہنا
يُنْجِيْكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
تجھے آگ کے عذاب سے نجات دلائے گا۔

۱۴۷۸ —— اَلْحُرِّيَّةُ مُنَزَّهَةٌ مِنَ الْغِلِّ وَالْمَكْرِ
حریت ہر کینے اور مکر سے پاک ہوتی ہے۔

۱۴۷۹ —— اَلْمُرُوَّةُ بَرِيَّةٌ مِنَ الْخَنَاءِ وَالْغَدْرِ
مروت فحش گوئی اور غداری سے بیزار ہے۔

۱۴۸۰ —— اَلْحَازِمُ مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا لِلْآخِرَةِ
دُور اندیش وہ ہے جس نے آخرت کے لیے دنیا کو ترک کر دیا ہو۔

۱۴۸۱ —— اَلرَّابِحُ مَنْ بَاعَ الْعَاجِلَةَ بِالْآجِلَةِ
سود مند وہ ہے جو دنیا کو آخرت کے بدلے بیچ چکا ہو۔

۱۴۸۲ —— اَلْحَزْمُ حِفْظُ مَا كُلِّفْتَ وَتَرْكُ مَا كُفِيتَ
دُور اندیشی تکالیف (شرعیہ) کی حفاظت اور ان چیزوں کا ترک ہے جس میں اللہ نے تیری کفایت کی ہے۔

۱۴۸۳ —— اَلْعَجْزُ اِشْتِغَالُكَ بِالْمَضْمُونِ لَكَ
(اے انسان) تیری بے چارگی یہ ہے کہ تو اپنے اوپر عائد شدہ فرائض کو چھوڑ کر ایسی چیزوں

عَنِ الْمَفْرُوْضِ عَلَيْكَ وَتَرْكُ
میں مشغول ہے جن کی (اللہ) نے ضمانت لی ہے
الْقَنَاعَةِ بِمَا اُوْتِيْتَ
اور جو کچھ تجھے دیا گیا ہے اس میں قناعت کو ترک کر چکا ہے۔

۱۴۸۴ —— اِمَامٌ عَادِلٌ خَيْرٌ مِنْ مَطَرٍ وَابِلٍ
امام عادل موٹی بوندیں برسانے والے بادل سے بہتر ہے۔

۱۴۸۵ —— اَلسَّخَاءُ حُبُّ السَّائِلِ وَبَذْلُ النَّائِلِ
سخاوت سائل سے محبت اور عطا کی بخشش کا نام ہے

۱۴۸۶ —— اٰيَةُ الْبَلَاغَةِ قَلْبٌ عَقُوْلٌ وَلِسَانٌ قَائِلٌ
بلاغت کی علامت ادراک کرنے والا دل اور بولنے والی زبان ہے۔

۱۴۸۷ —— اَلْبَغْيُ يَصْرَعُ الرِّجَالَ وَ
سرکشی مردوں کو زمین بوس اور
يُدْنِي الْاٰجَالَ
اجل کو نزدیک کر دیتی ہے۔

۱۴۸۸ —— اَلْاِصْرارُ اَعْظَمُ حَوْبَةً وَاَسْرَعُ عُقُوبَةً
اصرار گناہ عظیم ترین بدی اور بہت جلد ملنے والی سزا ہے۔

۱۴۸۹ —— اَلْاِسْتِغْفارُ اَعْظَمُ جَزاءً وَاَسْرَعُ مَثُوبَةً
استغفار کی جزا سب سے عظیم اور ثواب سب سے جلدی ملتا ہے۔

۱۴۹۰ —— اَلرِّفْقُ بِالْاَتْباعِ مِنْ كَرَمِ الطِّباعِ
وابستگان کے ساتھ مہربانی کریم طبیعتوں کا خاصہ ہے۔

۱۴۹۱ —— اِصْطِناعُ الْاَكارِمِ اَفْضَلُ ذُخْرٍ
نیک لوگوں کی بھلائی سب سے افضل ذخیرہ

وَاَكْرَمُ اِصْطِناعٍ
اور سب سے اکرم احسان ہے۔

۱۴۹۲ —— اَلْحِقْدُ داءٌ دَوِيٌّ وَمَرَضٌ مُوبِيٌّ
کینہ بیماریوں کی بیماری اور وبائی مرض ہے۔

۱۴۹۳ —— اَلْحِقْدُ خُلْقٌ دَنِيٌّ وَمَرَضٌ مُرْدِيٌّ
کینہ پست خصلت اور ہلاک کر دینے والی بیماری ہے۔

۱۴۹۴ —— اَلْمُؤْمِنُ سِيْرَتُهُ الْقَصْدُ وَسُنَّتُهُ الرُّشْدُ

مومن کی سیرت میانہ روی اور اس کا اندازِ زندگی رُشد (حق پر قیام) ہے۔

۱۴۹۵ —— اَلْمُؤْمِنُ يَعَافُ اللَّهْوَ وَيَأْلِفُ الْجِدَّ

مومن کھیل کود سے باز اور جد و جہد سے الفت رکھتا ہے۔

۱۴۹۶ —— اَلْبِشْرُ اِسْدَاءُ الصَّنِيْعَةِ بِغَيْرِ مُؤْنَةٍ

چہرے کی تازگی (وہ) نیک خوبی ہے جس میں کچھ خرچہ نہیں ہوتا۔

۱۴۹۷ —— اَلسَّيِّدُ مَنْ تَحَمَّلَ الْمُؤْنَةَ

سردار وہ ہے جو انسانوں کی تکالیف کو برداشت کرتا

وَجَادَ بِالْمَعُوْنَةِ

ہے اور اپنے احسان کی بخشش کرتا رہتا ہے۔

۱۴۹۸ —— اَلتَّوَاضُعُ مِنْ مَصَائِدِ الشَّرَفِ

انکساری کرنا دراصل شرافت کا شکار کرنا ہے۔

۱۴۹۹ —— اَلْحَازِمُ مَنْ تَجَنَّبَ التَّبْذِيْرَ

دور اندیش وہ ہے کہ جو فضول خرچی سے بچتا ہے

وَعَافَ السَّرَفَ
اور اسراف کو برا سمجھتا ہے۔

۱۵۰۰ — اَلْكِذْبُ وَالْخِيَانَةُ لَيْسَا مِنْ
جھوٹ اور خیانت کریم انسانوں کے

اَخْلَاقِ الْكِرَامِ
اخلاق میں شامل نہیں ہے۔

۱۵۰۱ — اَلْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ لَيْسَا مِنَ الْاِسْلَامِ
فحش گوئی یا فحاشی اسلام میں داخل نہیں ہے۔

۱۵۰۲ — اَلْمَشُوْرَةُ تَجْلِبُ لَكَ صَوَابَ غَيْرِكَ
مشورہ تجھ کو تیرے غیر کی صحیح فکر تک پہنچا دے گا۔

۱۵۰۳ — اَلْاِسْتِبْدَادُ بِرَأْيِكَ يُزِلُّكَ وَ
خود رائی تجھ کو لغزش میں ڈال دے گی اور

يُهَوِّرُكَ فِي الْمَهَاوِي
تجھ کو گڑھوں میں گرا دے گی۔

۱۵۰۴ — اَلْعَفَافُ اَشْرَفُ الْاَشْرَافِ
پاکدامنی تمام شرافتوں کی شرافت ہے۔

۱۵۰۵ — اَلرِّضَا بِالْکَفَافِ یُؤَدِّیْ اِلَی الْعَفَافِ

مقدور بھر راضی رہنا پاکدامنی پر آمادہ کرتا ہے۔

۱۵۰۶ — اِصْطِنَاعُ الْکَفُوْرِ مِنْ اَعْظَمِ الْجُرْمِ

کفرانِ نعمت کرنے والے کے ساتھ بھلائی عظیم ترین جرم ہے۔

۱۵۰۷ — اَلطُّمَانِیْنَةُ قَبْلَ الْخِبْرَةِ خِلَافُ الْحَزْمِ

تحقیق سے پہلے طمانیت دوراندیشی کے خلاف ہے۔

۱۵۰۸ — اَلصَّدَقَةُ تَقِیْ مَصَارِعَ السُّوْءِ

صدقہ انسان کو برے مقامات پر گرنے سے روکتا ہے۔

۱۵۰۹ — اَلْمُذْنِبُ عَلٰی بَصِیْرَةٍ غَیْرُ مُسْتَحِقٍّ لِلْعَفْوِ

بصیرت و دانائی کے بعد گناہ کرنے والا معاف کر دیے جانے کا مستحق نہیں ہے۔

۱۵۱۰ — اَلْاِحْسَانُ اِلَی الْمُسِیْءِ یَسْتَصْلِحُ الْعَدُوَّ

برائی کرنے والے کے ساتھ احسان دشمن کو اصلاح کی طرف لے جاتا ہے۔

۱۵۱۱ —— اَلصَّدَقَةُ فِی السِّرِّ مِنْ اَفْضَلِ الْبِرِّ
چھپا کر صدقہ دینا بہترین نیکی ہے۔

۱۵۱۲ —— اَلزَّھْوُ فِی الْغِنٰی یَبْذِرُ الذُّلَّ فِی الْفَقْرِ
دولت مندی میں اِترانا غربت میں خواری کا بیج بو دیتا ہے۔

۱۵۱۳ —— اَلْحَسُوْدُ کَثِیْرُ الْحَسَرَاتِ مُتَضَاعِفُ السَّیِّئَاتِ
حاسد کی حسرتیں کثیر اور اس کی برائیاں بے شمار ہو گئیں۔

۱۵۱۴ —— اَلْمُحْسِنُ حَیٌّ وَاِنْ نُقِلَ اِلٰی مَنَازِلِ الْاَمْوَاتِ
محسن زندہ ہے اگرچہ کہ وہ موت کی منزلوں کی طرف منتقل ہو چکا ہے۔

۱۵۱۵ —— اِجْتِنَابُ السَّیِّئَاتِ اَوْلٰی مِنِ اکْتِسَابِ الْحَسَنَاتِ
بدی سے بچنا نیکی کرنے پر سبقت رکھتا ہے۔

۱۵۱۶ —— اَلْعَاقِلُ مَنْ یَزْھَدُ فِیْمَا
عاقل وہ ہے جو ان چیزوں میں زہد اختیار کرتا ہے
یَرْغَبُ فِیْهِ الْجَاهِلُ
جن کی طرف جاہل راغب ہوتے ہیں۔

۱۵۱۷ —— اَلْکَیِّسُ صَدِیْقُهُ الْحَقُّ وَعَدُوُّهُ الْبَاطِلُ

مردِ دانا کا دوست حق ہے اور اس کا دشمن باطل ہے۔

۱۵۱۸ —— اَلْحَکِیْمُ یَشْفِی السَّائِلَ وَیَجُوْدُ بِالْفَضَائِلِ

صاحبِ حکمت سوال کرنے والے کو شفا دیتا ہے اور فضائل اس پر نچھاور کرتا ہے۔

۱۵۱۹ —— اَلْعِلْمُ زَیْنُ الْاَغْنِیَاءِ وَغِنَی الْفُقَرَاءِ

علم دولتمندوں کیلیے زینت اور غریبوں کی دولتمندی ہے۔

۱۵۲۰ —— اَلْاِخْوَانُ زِیْنَةٌ فِی الرَّخَاءِ وَعُدَّةٌ فِی الْبَلَاءِ

تیرے حقیقی دوست آسانیوں میں زینت اور پریشانیوں میں مددگار ہیں۔

۱۵۲۱ —— اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰی وَاِذَا تُوُعِّدَ عَفٰی

کریم وہ ہے جو وعدہ کرے تو وفا کرے اور اگر اس کے ساتھ وعدہ خلافی ہو تو معاف کردے۔

۱۵۲۲ —— اَللَّئِیْمُ اِذَا قَدَرَ اَفْحَشَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ

پست مرتبہ وہ ہے جو طاقت پاتا ہے تو دشنام دیتا ہے یا زیادتی کرتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۱۵۲۳ ـــــ اَلْكَرِيْمُ اِذَا اَيْسَرَ اَسْعَفَ وَاِذَا اَعْسَرَ خَفَّفَ

کریم تونگری میں (بھرپور) حاجت روائی کرتا ہے اور تنگی میں مقدور بھر (ترک نہیں کرتا)

۱۵۲۴ ـــــ اَلنَّاسُ رَجُلَانِ طَالِبٌ لَا يَجِدُ

انسان دو قسم کے ہیں طلب کرنے والے لیکن نہ پانے

وَوَاجِدٌ لَا يَكْتَفِيْ

والے اور دوسرے پانے والے مگر اکتفا نہ کرنے والے۔

۱۵۲۵ ـــــ اَلنَّاسُ رَجُلَانِ جَوَادٌ لَا يَجِدُ

انسان دو قسم کے ہیں (پہلا) سخی مگر تنگدست

وَوَاجِدٌ لَا يُسْعِفُ

اور دوسرا مال دار مگر کنجوس۔

۱۵۲۶ ـــــ اَللَّئِيْمُ اِذَا اَعْطٰى حَقَدَ وَاِذَا

پست مرتبہ جب کچھ دیتا ہے تو دل تنگی کے ساتھ اور

اُعْطِيَ جَحَدَ

جب اس کو دیا جاتا ہے تو قبول کرتا ہے جھگڑے کے ساتھ۔

۱۵۲۷ ـــــ اَلْجَاهِلُ اِذَا جَمَدَ وَجَدَ

جاہل ہاتھ روکتا ہے تو پاتا ہے اور جب پاتا ہے تو

وَاِذَا وَجَدَ اَلْحَدَ

الحاد (راہ حق سے تجاوز کرجاتا ہے) تک پہنچ جاتا ہے۔

۱۵۲۸ ـــــ اَلْعَامِلُ بِالْعِلْمِ كَالسَّائِرِ عَلَى الطَّرِيْقِ الْوَاضِحِ

علم کے ساتھ عمل کرنے والا راہِ روشن پر سیر کرنے والے کی مانند ہے۔

۱۵۲۹ ـــــ اَلْفَقْرُ الْفَادِحُ اَجْمَلُ مِنَ الْغِنَى الْفَاضِحِ

انسان کو تقویت دینے والی غربت رسوا کرنے والی تونگری سے بہتر ہے۔

۱۵۳۰ ـــــ اَلشُّكْرُ مَأْخُوْذٌ عَلَى اَهْلِ النِّعَمِ

صاحبانِ نعمت سے شکر کا حساب لیا جائے گا۔

۱۵۳۱ ـــــ اَلْمَوَدَّةُ فِي اللهِ اَكَدُ مِنْ وَشِيْجِ الرَّحِمِ

اللہ کے لیے محبت انتہائی قریب رشتے سے زیادہ محکم ہے

۱۵۳۲ ـــــ اَلْمَعْرُوْفُ كَنْزٌ فَانْظُرْ عِنْدَ مَنْ تُوْدِعُهُ

نیکی ایک خزانہ ہے یہ دیکھ کر تو اسے کس کے سپرد کررہا ہے۔

۱۵۳۳ —— اَلْاِصْطِنَاعُ ذُخْرٌ فَارْتَدْ عِنْدَ مَنْ تَضَعُهُ
احسان ایک ذخیرہ ہے اسے اس کے پاس رکھ جو تجھے لوٹا سکے۔

۱۵۳۴ —— اَلْمَخْذُوْلُ مَنْ لَهُ اِلَى اللِّئَامِ حَاجَةٌ
خوار وہ ہے جس کی ضرورتیں کسی کمین سے وابستہ ہوں۔

۱۵۳۵ —— اَللَّجَاجَةُ تُوْرِثُ مَا لَيْسَ لِلْمَرْءِ اِلَيْهِ حَاجَةٌ
ہٹ دھرمی انسان کو غیر ضروری حوادث میں مبتلا کر دیتی ہے

۱۵۳۶ —— اَلتَّجَارِبُ لَا تَنْقَضِيْ وَالْعَاقِلُ مِنْهَا فِيْ زِيَادَةٍ
تجربات کبھی ختم نہیں ہوتے اور صاحب عقل ان سے (ہمیشہ) برکت پاتا رہتا ہے۔

۱۵۳۷ —— اَلْكَاتِمُ لِلْعِلْمِ غَيْرُ وَاثِقٍ بِالْاِصَابَةِ فِيْهِ
علم کا چھپانے والا درحقیقت اپنے علم کی صداقت پر یقین نہیں رکھتا ہے۔

۱۵۳۸ —— اَلتَّارِكُ لِلْعَمَلِ غَيْرُ مُوْقِنٍ
عمل کو چھوڑ دینے والا (درحقیقت) اس کے

بِالثَّوَابِ عَلَيْهِ
ثواب کے بارے میں یقین نہیں رکھتا۔

۱۵۳۹ —— اَلْفَقْرُ وَالْغِنیٰ بَعْدَ الْعَرْضِ عَلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ
اللہ سبحانہٗ کی بارگاہ میں عرض (اعمال) کے مقابل غربت و تونگری کی کچھ حیثیت نہیں۔

۱۵۴۰ —— اَلْعَفْوُ مَعَ الْقُدْرَۃِ جُنَّۃٌ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ
طاقت رکھتے ہوئے معاف کرنا اللہ کے عذاب سے بچاتا ہے۔

۱۵۴۱ —— اَلْحَیَاءُ مِنَ اللّٰہِ یَمْحُوْ کَثِیْرًا مِنَ الْخَطَایَا
اللہ کی حیا بہت ساری خطاؤں کو دھو ڈالتی ہے۔

۱۵۴۲ —— اَلرِّضَا بِقَضَاءِ اللّٰہِ یُھَوِّنُ عَظِیْمَ الرَّزَایَا
اللہ کے فیصلوں پر خوشنودی عظیم آفتوں کو بھی آسان کر دیتی ہے۔

۱۵۴۳ —— اَلْحِرْصُ یَنْقُصُ قَدْرَ الرَّجُلِ وَلَا یَزِیْدُ فِیْ رِزْقِہٖ
لالچ انسان کی قدر ہی گھٹاتی ہے اس کے رزق میں تو کچھ اضافہ نہیں کرتی۔

۱۵۴۴ —— اَلْمُخَاصَمَۃُ تُبْدِیْ سَفَہَ الرَّجُلِ وَلَا تَزِیْدُ فِیْ حَقِّہٖ
جھگڑا انسان کے ہلکے پن کو ظاہر کرتا ہے اس کی حمایت میں تو کچھ اضافہ نہیں کرتا۔

۱۵۴۵ —— اَلصِّدْقُ مُطَابَقَةُ الْمَنْطِقِ لِلْوَضْعِ الْإِلٰهِیِ

صداقت (درحقیقت) وضعِ الٰہی کے مطابق کلام کرنے کا نام ہے۔

۱۵۴۶ —— اَلْکِذْبُ زَوَالُ الْمَنْطِقِ عَنِ الْوَضْعِ الْإِلٰهِیِ

جھوٹ وضعِ الٰہی کے برخلاف بولنے کا نام ہے۔

۱۵۴۷ —— اِلَیْنَا یَرْجِعُ الْغَالِیْ وَبِنَا یَلْحَقُ التَّالِیْ

ہم ہر آگے بڑھنے والے کی بازگشت اور ہر پیچھے رہنے والے کی آرزو ہیں۔

۱۵۴۸ —— اَلنَّفْسُ الْکَرِیْمَةُ لَا تُؤَثِّرُ فِیْهَا النَّکَبَاتُ

نفسِ کریم پر مصیبتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۱۵۴۹ —— اَلنَّفْسُ الشَّرِیْفَةُ لَا تَثْقُلُ عَلَیْهَا الْمُؤُنَاتُ

نفسِ شریف پر مالی ذمہ داریاں کچھ گراں نہیں ہوتیں۔

۱۵۵۰ —— اَلنَّفْسُ الدَّنِیَّةُ لَا تَنْفَکُّ عَنِ الدَّنَاءَاتِ

پست نفس کبھی اوچھے پن سے باز نہیں آتا۔

۱۵۵۱ — اَلتَّقْوٰی حِصْنٌ حَصِینٌ لِمَنْ لَجَأَ اِلَیْهِ
تقویٰ ایک محکم قلعہ ہے اُس کے لیے جو اُس میں پناہ لے۔

۱۵۵۲ — اَلتَّوَکُّلُ کِفَایَةٌ شَرِیفَةٌ لِمَنِ اعْتَمَدَ عَلَیْهِ
توکل اس کے لیے شریف کفالت ہے جو اس پر اعتماد کرے۔

۱۵۵۳ — اَلْاِخْلَاصُ خَطَرٌ عَظِیمٌ حَتّٰی یَنْظُرَ بِمَا یُخْتَمُ لَهُ
اخلاص عظیم خطرہ کا شکار رہتا ہے یہاں تک کہ دیکھا جائے کہ انجام کس کیفیت پر ہوا۔

۱۵۵۴ — اَلْحِرْصُ ذُلٌّ وَمَهَانَةٌ لِمَنْ یَسْتَشْعِرُهُ
لالچ اس کے لیے ذلت اور رسوائی ہے جو اسے اپنا لباس بنالے۔

۱۵۵۵ — اَلْجَزَعُ عِنْدَ الْمُصِیبَةِ اَشَدُّ مِنَ الْمُصِیبَةِ
مصیبت پر نالہ وزاری مصیبت سے زیادہ دشوار ہوتی ہے۔

۱۵۵۶ — اَلْجَزَعُ عِنْدَ الْبَلَاءِ مِنْ تَمَامِ الْمِحْنَةِ
بلاؤں پر گریہ و بکا سراسر بے کار ہے۔

۱۵۵۷ —— اَلْکِبْرُ دَاعٍ اِلَی التَّقَحُّمِ فِی الذُّنُوْبِ
تکبر گناہوں کی دلدل میں دھنسانے کا سبب ہے۔

۱۵۵۸ —— اَلْکَرِیْمُ مَنْ تَجَنَّبَ الْمَحَارِمَ وَتَنَزَّہَ عَنِ الْعُیُوْبِ
مرد کریم وہ ہے جو محارم سے پرہیز کرتا اور گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۵۹ —— اَلْمُبَادَرَۃُ اِلَی الْعَفْوِ مِنْ اَخْلَاقِ الْکِرَامِ
معافی کی طرف سبقت کریم لوگوں کا اخلاق ہے۔

۱۵۶۰ —— اَلْمُبَادَرَۃُ اِلَی الْاِنْتِقَامِ مِنْ شِیَمِ اللِّئَامِ
انتقام کی طرف پیش قدمی کمین لوگوں کی خصلت ہے۔

۱۵۶۱ —— اَلْکَرِیْمُ مَنْ جَادَ بِالْمَوْجُوْدِ
مرد کریم وہ ہے جو کچھ اسے میسر ہو اس کو بخش دے۔

۱۵۶۲ —— اَلسَّعِیْدُ مَنِ اسْتَہَانَ بِالْمَفْقُوْدِ
نیک بخت وہ ہے جو دنیا کی نہ ملنے والی چیزوں کو خوار سمجھتا ہے۔

۱۵۶۳ —— الوفاء لاهل الغدر غدر عند الله سبحانه
غداروں سے وفا کرنا اللہ سبحانہٗ کے نزدیک (دراصل) غداری ہے۔

۱۵۶۴ —— الغدر لاهل الغدر وفاء عند الله سبحانه
غداروں سے غداری کرنا اللہ سبحانہٗ کے نزدیک وفاداری ہے۔

۱۵۶۵ —— اكتساب الحسنات من افضل المكاسب
نیکیوں کا حاصل کرنا سب سے افضل و برتر کمائی ہے۔

۱۵۶۶ —— الفكر في العواقب يؤمن مكروه النوائب
نتیجہ کے بارے میں فکر ناخوشگوار حوادث سے بچاتی ہے۔

۱۵۶۷ —— الحرص رأس الفقر و أس الشر
لالچ سرِ غربت اور اصلِ بنائے شر و بدی ہے۔

۱۵۶۸ —— الغشوش لسانه حلو وقلبه مر
دغا باز کی زبان میٹھی اور اس کا دل کڑوا ہوتا ہے۔

۱۵۶۹ —— اَلْمُنَافِقُ لِسَانُهٗ يَسُرُّ وَقَلْبُهٗ يَضُرُّ
منافق کی زبان سرور دینے والی اور اُس کا دل ضرر دینے والا ہوتا ہے۔

۱۵۷۰ —— اَلْمُرَائِيْ ظَاهِرُهٗ جَمِيْلٌ وَبَاطِنُهٗ عَلِيْلٌ
ریاکار کا ظاہر جمیل (وضع دار) اور اس کا باطن علیل (بیمار) ہوتا ہے۔

۱۵۷۱ —— اَلْمُنَافِقُ قَوْلُهٗ جَمِيْلٌ وَفِعْلُهُ الدَّاءُ الدَّخِيْلُ
منافق کا قول جمیل اور اس کا فعل ایک باطنی بیماری ہے۔

۱۵۷۲ —— اَلصِّدْقُ اَقْوٰى دَعَائِمِ الْاِيْمَانِ
سچائی ایمان کا سب سے طاقتور ستون ہے۔

۱۵۷۳ —— اَلصَّبْرُ اَوَّلُ لَوَازِمِ الْاِتْقَانِ
صبر مضبوطی کے لوازمات میں سب سے اوّل ہے۔

۱۵۷۴ —— اَلْعِلْمُ يَهْدِيْ اِلَى الْحَقِّ
علم حق کی ہدایت کرتا ہے۔

۱۵۷۵ —— اَلْاَمَانَةُ تُؤَدِّيْ اِلَى الصِّدْقِ
امانت داری سچائی تک کھینچ لاتی ہے۔

۱۵۷۶ — اَلْعِلْمُ مِصْبَاحُ الْعَقْلِ وَيَنْبُوعُ الْفَضْلِ
علم عقل کا چراغ اور رتبے کی بلندی کا سرچشمہ ہے۔

۱۵۷۷ — اَلْعِلْمُ قَاتِلُ الْجَهْلِ وَمُكْسِبُ النُّبْلِ
علم جہل کا قاتل اور سرداری حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

۱۵۷۸ — اَلْجَهْلُ وَالْبُخْلُ مَسَاءَةٌ وَمَضَرَّةٌ
جہل اور کنجوسی برائیاں بھی ہیں اور نقصان دہ خصلتیں بھی۔

۱۵۷۹ — اَلْحَسُوْدُ وَالْحَقُوْدُ لَا تَدُوْمُ لَهُمَا مَسَرَّةٌ
حسد کرنے والا اور کینہ رکھنے والا دونوں کبھی دائمی خوشی نہیں پاتے۔

۱۵۸۰ — اَلْعِلْمُ بِلَا عَمَلٍ وَبَالٌ
علم بغیر عمل کے ایک بوجھ ہے۔

۱۵۸۱ — اَلْعَمَلُ بِلَا عِلْمٍ ضَلَالٌ
عمل بغیر علم کے گمراہی ہے۔

۱۵۸۲ — اَلْعِلْمُ كَنْزٌ عَظِيْمٌ لَا يَفْنٰى
علم ایک عظیم خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا۔

۱۵۸۳ —— اَلْعَقْلُ شَرَفٌ كَرِيْمٌ لَا يَبْلٰى

عقل ایک کریم شرف ہے جو کبھی ماند نہیں پڑتا۔

۱۵۸۴ —— اَلْعَاقِلُ مَنْ عَقَلَ لِسَانَهُ

عقل مند وہ ہے جو اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے۔

۱۵۸۵ —— اَلْحَازِمُ مَنْ دَارٰى زَمَانَهُ

دور اندیش وہ ہے جو اپنے زمانے کے ساتھ خوش رفتار ہے۔

۱۵۸۶ —— اَلْكَاظِمُ مَنْ اَمَاتَ اَضْغَانَهُ

غضب کو کچلنے والا وہ ہے جو اپنے دل کی گرمی (انتقام کو) بھی مار دے۔

۱۵۸۷ —— اَلْمَكْرُ وَالْغِلُّ مُجَانِبَا الْاِيْمَانَ

مکر اور دوغلا پن یہ دونوں ایمان سے دور کر دیتے ہیں۔

۱۵۸۸ —— اَلْمَطَلُ وَالْمَنُّ مُنَكِّدَا الْاِحْسَانَ

وعدہ خلافی اور احسان جتانا احسان (کے ثواب کے ملنے) کو سخت اور دشوار کر دیتے ہیں۔

۱۵۸۹ — اَلْمُؤْمِنُ صَدُوْقُ اللِّسَانِ بَذُوْلُ الْاِحْسَانِ
مومن زبان کا سچا اور احسان کا مسلسل انجام دینے والا ہوتا ہے۔

۱۵۹۰ — اَلصَّبْرُ عَلَى الْمُصِيْبَةِ يُجْزِلُ الْمَثُوْبَةَ
مصیبت پر صبر ثواب کو عظیم تر کر دیتا ہے۔

۱۵۹۱ — اَلْكِذْبُ يُرْدِيْ مُصَاحِبَهٗ وَيُنْجِيْ مُجَانِبَهٗ
جھوٹ اپنے صاحب کو ہلاک کر دیتا ہے اور اس سے اجتناب برتنے والا نجات پاتا ہے۔

۱۵۹۲ — اَلْعُسْرُ يُشِيْنُ الْاَخْلَاقَ وَيُوْحِشُ الرِّفَاقَ
غربت اخلاق کو خراب اور دوستوں کو دور کر دیتی ہے۔

۱۵۹۳ — اَلسَّخَاءُ يُكْسِبُ الْمَحَبَّةَ وَيُزَيِّنُ الْاَخْلَاقَ
سخاوت محبت کماتی ہے اور اخلاق کو زینت بخشتی ہے۔

۱۵۹۴ — اَلْوَفَاءُ حِلْيَةُ الْعَقْلِ وَعُنْوَانُ النُّبْلِ
وفاداری عقل کا زیور اور سربلندی کا عنوان ہے۔

۱۵۹۵ ــــ اَلْاِحْتِمَالُ بُرْهَانُ الْعَقْلِ وَعُنْوَانُ الْفَضْلِ
تحمل مزاج ہونا عقل کی دلیل اور فضیلت کی سرخی ہے۔

۱۵۹۶ ــــ اَلْمَعْرِفَةُ دَهَشٌ وَالْخُلُوُّ مِنْهَا غَطَشٌ
معرفت (دراصل ایک) حیرانی ہے اور اس سے محرومی ایک اندھاپن ہے۔

۱۵۹۷ ــــ اَلسَّيِّئُ الْخُلُقِ كَثِيْرُ الطَّيْشِ مُنَغَّصُ الْعَيْشِ
بدمزاج بہت طیش کرنے والا اور اپنی زندگی کو مکدر کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۵۹۸ ــــ اَلْمَطْلُ اَحَدُ الْمَنْعَيْنِ
وعدے کا ٹالنا دو (قسم کے) انکار میں سے ایک ہے۔

۱۵۹۹ ــــ اَلْيَأْسُ اَحَدُ النُّجْحَيْنِ
ناامید رہنا دو (قسم کی) کامیابیوں میں سے ایک ہے۔

۱۶۰۰ ــــ اَلسَّامِعُ لِلْغِيْبَةِ اَحَدُ الْمُغْتَابِيْنَ
غیبت کا سننے والا دو غیبت کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

۱۲۰۱ — اَلْمُصِيبَةُ بِالصَّبْرِ اَعْظَمُ الْمُصِيبَتَيْنِ

صبر پر وارد ہونے والی مصیبت دو مصیبتوں میں میں سے ایک ہے۔

۱۲۰۲ — اَلظَّنُّ الصَّوَابُ اَحَدُ الرَّأْيَيْنِ

درست گمان دو رایوں میں سے ایک رائے ہے۔

۱۲۰۳ — اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ اِحْدَى الْبِشَارَتَيْنِ

درست خواب دو بشارتوں میں سے ایک بشارت ہے۔

۱۲۰۴ — اَلْكَفُّ عَمَّا فِي اَيْدِي النَّاسِ اَحَدُ السَّخَائَيْنِ

دوسرے لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز رہنا دو سخاوتوں میں سے ایک سخاوت ہے۔

۱۲۰۵ — اَلذِّكْرُ الْجَمِيلُ اِحْدَى الْحَيَاتَيْنِ

نیک تذکرہ دو زندگیوں میں سے ایک زندگی ہے۔

۱۲۰۶ — اَلْبِشْرُ اَحَدُ الْعَطَائَيْنِ

چہرے کی تازگی دو قسم کی بخششوں میں سے ایک بخشش ہے۔

۱۲۰۷ —— اَلزَّوجَةُ الصَّالِحَةُ اَحَدُ الكَسبَينِ
زوجۂ صالحہ دو قسم کی کمائیوں میں سے ایک کمائی ہے۔

۱۲۰۸ —— اَلكِتَابُ اَحَدُ المُحَدِّثَينِ
کتاب دو گفتگو کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

۱۲۰۹ —— اَلفِكرُ اِحدَى الهِدَايَتَينِ
فکر دو ہدایتوں میں سے ایک ہدایت ہے۔

۱۲۱۰ —— اَلاِغتِرَابُ اَحَدُ الشَّتَاتَينِ
وطن سے چلے جانا دو قسم کی پراگندگیوں میں سے ایک ہے۔

۱۲۱۱ —— اَللَّبَنُ اَحَدُ اللَّحمَينِ
دودھ دو قسم کے گوشتوں میں سے ایک گوشت ہے۔

۱۲۱۲ —— العَجِيزَةُ اَحَدُ الوَجهَينِ
کولہے دو چہروں میں سے ایک چہرہ ہے۔

۱۲۱۳ —— اَلدُّعَاءُ لِلسَّائِلِ اِحدَى الصَّدَقَتَينِ
سائل کے لیے دعا مانگنا دو صدقوں میں سے ایک صدقہ ہے۔

۱۶۱۴ —— اَلْاَدَبُ اَحَدُ الْحَسَبَیْنِ

ادب دو حسبوں میں سے ایک حسب ہے

۱۶۱۵ —— اَلدِّیْنُ اَشْرَفُ النَّسَبَیْنِ

دین دو نسبوں میں سب سے اشرف والانسب ہے۔

۱۶۱۶ —— اَلْمُصِیْبَةُ وَاحِدَةٌ وَاِنْ جَزِعْتَ

مصیبت ایک ہوتی ہے اگر تو بے چینی اختیار کریگا

صَارَتْ اِثْنَتَیْنِ

تو دو گنی ہو جائے گی۔

۱۶۱۷ —— اَلسَّفَرُ اَحَدُ الْعَذَابَیْنِ

سفر دو عذابوں میں سے ایک عذاب ہے۔

۱۶۱۸ —— اَلنِّیَّةُ الصَّالِحَةُ اَحَدُ الْعَمَلَیْنِ

صالح نیت دو عملوں میں سے ایک عمل ہے۔

۱۶۱۹ —— اَلْعِلْمُ اِحْدَی الْحَیَاتَیْنِ

علم دو زندگیوں میں سے ایک زندگی ہے۔

۱۶۲۰ —— اَلمودۃ اِحدی القرابتینِ
دوستی دو قرابتوں میں سے ایک قرابت ہے۔

۱۶۲۱ —— اَلذکر الجمیل احد العمرینِ
اچھا تذکرہ دو عمروں میں سے ایک عمر ہے۔

۱۶۲۲ —— اَلحرص احد الشقائینِ
لالچ دو بدبختیوں میں سے ایک بدبختی ہے۔

۱۶۲۳ —— البخل احد الفقرینِ
کنجوسی دو غربتوں میں سے ایک غربت ہے۔

۱۶۲۴ —— اَلسجن احد القبرینِ
قیدخانہ دو قبروں میں سے ایک قبر ہے۔

۱۶۲۵ —— المنزل البھی احد الجنتینِ
وسیع اور فراخ مکان دو جنتوں میں سے ایک جنت ہے۔

۱۶۲۶ —— الزوجۃ الموافقۃ اِحدی الراحتینِ
ہم آہنگ بیوی دو راحتوں میں سے ایک راحت ہے۔

۱۶۲۷ ـــــ اَلْهَمُّ اَحَدُ الْهَرَمَيْنِ

غم دو بڑھاپوں میں سے ایک بڑھاپا ہے۔

۱۶۲۸ ـــــ اَلْحَسَدُ اَحَدُ الْعَذَابَيْنِ

حسد دو عذابوں میں سے ایک عذاب ہے۔

۱۶۲۹ ـــــ اَلْمَرَضُ اَحَدُ الْحَبْسَيْنِ

مرض دو قیدوں میں سے ایک قید ہے۔

۱۶۳۰ ـــــ اَلظَّالِمُ طَاغٍ يَنْتَظِرُ اِحْدَى النِّقْمَتَيْنِ

ظالم حد سے گزرنے والا دو عذابوں میں سے ایک عذاب کا منتظر ہے (یعنی دنیا کا یا آخرت کا)

۱۶۳۱ ـــــ اَلْعَادِلُ رَاعٍ يَنْتَظِرُ اَحَدَ الْجَزَائَيْنِ

عادل رعایت کرنے والا دو جزاؤں میں سے ایک جزا کا منتظر ہے۔

۱۶۳۲ ـــــ اَلْمُؤْمِنُ يَقْظَانُ يَنْتَظِرُ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ

مومن بیدار ہے اور دو اچھائیوں میں سے کسی ایک اچھائی کا انتظار کر رہا ہے۔

۱۶۳۳ —— اَلْعَفْوُ اَعْظَمُ فَضِیْلَتَیْنِ
عفو و درگزر دو فضیلتوں میں سب سے بڑھ کر ہے۔

۱۶۳۴ —— اَلصَّبْرُ اَحَدُ الظَّفَرَیْنِ
صبر دو کامیابیوں میں سے ایک کامیابی ہے۔

۱۶۳۵ —— اَلتَّوْفِیْقُ اَشْرَفُ الْحَظَّیْنِ
توفیق دو نصیبوں میں سے اشرف نصیب ہے۔

۱۶۳۶ —— اَلتَّوَاضُعُ اَفْضَلُ الشَّرَفَیْنِ
انکساری دو شرافتوں میں سے افضل شرافت ہے۔

۱۶۳۷ —— اَلسَّخَاءُ اِحْدَی السَّعَادَتَیْنِ
سخاوت دو سعادتوں میں سے ایک سعادت ہے۔

۱۶۳۸ —— اَلطَّمَعُ اَحَدُ الذُّلَّیْنِ
لالچ دو ذلتوں میں سے ایک ذلت ہے۔

۱۶۳۹ —— اَلْوَعْدُ اَحَدُ الرِّقَّیْنِ
وعدہ دو غلامیوں میں سے ایک غلامی ہے۔

۱۶۴۰ ـــــ إِنْجَازُ الْوَعْدِ أَحَدُ الْعِتْقَيْنِ
وعدے کی وفا دو قسم کی رہائیوں میں سے ایک رہائی ہے۔

۱۶۴۱ ـــــ اَلْحِلْمُ أَحَدُ الْمَنْقَبَتَيْنِ
بُردباری دو قسم کی (تعریفوں) میں سے ایک تعریف ہے۔

۱۶۴۲ ـــــ اَلْمَوَدَّةُ فِي اللّٰهِ أَكْمَلُ النَّسَبَيْنِ
اللہ کے لیے دوستی کرنا دو قرابت داریوں میں سے سب سے کامل قرابت داری ہے۔

۱۶۴۳ ـــــ اَلْحَسَدُ أَلْأَمُ الرَّذِيلَتَيْنِ
حسد دو پست صفات میں سے پست تر صفت ہے۔

۱۶۴۴ ـــــ اَلزُّهْدُ أَفْضَلُ الرَّاحَتَيْنِ
زہد دو راحتوں میں سب سے افضل راحت ہے۔

۱۶۴۵ ـــــ اَلْعَافِيَةُ أَفْضَلُ اللِّبَاسَيْنِ
عافیت دو لباسوں میں سب سے افضل لباس ہے

۱۶۴۶ ـــ اَلْفِكْرُ اَحَدُ الْهِدَايَتَيْنِ

فکر دو ہدایتوں میں سے ایک ہدایت ہے۔

۱۶۴۷ ـــ اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ الْاَنِيْسَيْنِ

علم دو انسیّت دینے والوں میں افضل ہے۔

۱۶۴۸ ـــ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ اَفْضَلُ الزَّادَيْنِ

عملِ صالح دو قسم کے توشوں میں سب سے فضیلت والا ہے۔

۱۶۴۹ ـــ اَلْعَدْلُ اَفْضَلُ السِّيَاسَتَيْنِ

عدل دو قسم کی سیاستوں میں سب سے افضل سیاست ہے۔

۱۶۵۰ ـــ اَلْجَوْرُ اَحَدُ الْمُدَمِّرَيْنِ

ستم دو ہلاک کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

۱۶۵۱ ـــ اَلْخُلْقُ السَّجِيْحُ اَحَدُ النِّعْمَتَيْنِ

نرم خُو ہونا دو نعمتوں میں سے ایک ہے۔

۱۶۵۲ ـــ اَلصُّوْرَةُ الْجَمِيْلَةُ اَقَلُّ السَّعَادَتَيْنِ

جمیل صورت دو ملنے والی نیک بختیوں میں سب سے قلیل ہے۔

۱۶۵۳ — اَلصِّحَّةُ اَهْنَأُ اللَّذَّتَيْنِ

صحت دو لذتوں میں سب سے زیادہ خوشگوار لذت ہے۔

۱۶۵۴ — اَلشَّهْوَةُ اَحَدُ الْمُغْوِيَيْنِ

جسمانی خواہش دو اغوا کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

۱۶۵۵ — اَلشَّجَاعَةُ اَحَدُ الْعِزَّيْنِ

شجاعت دو عزتوں میں سے ایک عزت ہے۔

۱۶۵۶ — اَلْفِرَارُ اَحَدُ الذُّلَّيْنِ

فرار دو ذلتوں میں سے ایک ذلت ہے۔

۱۶۵۷ — اَلْقُرْاٰنُ اَفْضَلُ الْهِدَايَتَيْنِ

قرآن دو ہدایتوں میں افضل ہدایت ہے۔

۱۶۵۸ — اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ اَجْمَلُ الذِّكْرَيْنِ

نیک فرزند دو یادوں میں سب سے اچھی یاد ہے۔

۱۶۵۹ — اَلْاِيْمَانُ اَفْضَلُ الْاَمَانَتَيْنِ

ایمان دو امانتوں میں سب سے افضل امانت ہے۔

۱۶۶۰ —— اَلْخُلُقُ السَّیِّئُ اَحَدُ الْعَذَابَیْنِ
بدخلقی دو عذابوں میں سے ایک عذاب ہے۔

۱۶۶۱ —— اَلْوَلَدُ اَحَدُ الْعَدُوَّیْنِ
اولاد دو قسم کے دشمنوں میں سے ایک دشمن ہے۔

۱۶۶۲ —— اَلصَّدِیْقُ اَفْضَلُ الذُّخْرَیْنِ
دوست دو قسم کے ذخیروں میں سب سے افضل ذخیرہ ہے۔

۱۶۶۳ —— اَلْمَرْکَبُ الْهَنِیْئُ اَحَدُ الرَّاحَتَیْنِ
اچھی سواری دو قسم کی راحتوں میں سے ایک راحت ہے۔

۱۶۶۴ —— اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ الْجَمَالَیْنِ
علم دو خوبصورتیوں میں سب سے افضل خوبصورتی ہے۔

۱۶۶۵ —— اَلذِّکْرُ اَفْضَلُ الْغَنِیْمَتَیْنِ
اللہ کی یاد دو غنیمتوں میں سب سے افضل غنیمت ہے۔

۱۶۶۶ —— اَلصَّدَقَةُ اَعْظَمُ الرِّبْحَیْنِ
صدقہ دو فائدوں میں سب سے عظیم ترین فائدہ ہے۔

۱۶۶۷ — اَلْعِلْمُ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْعِلْمَيْنِ
اللہ کے بارے میں علم دو علموں میں سب سے افضل ہے۔

۱۶۶۸ — اَلْمَعْرِفَةُ بِالنَّفْسِ اَنْفَعُ الْمَعْرِفَتَيْنِ
نفس کی معرفت دو معرفتوں میں سب سے نفع بخش معرفت ہے۔

۱۶۶۹ — اَلْاَخْذُ عَلَى الْعَدُوِّ بِالْفَضْلِ اَحَدُ الظَّفَرَيْنِ
دشمن کو فضل اور احسان کے ساتھ پکڑنا دو کامیابیوں میں سے ایک ہے۔

۱۶۷۰ — اَلْقَنَاعَةُ اَفْضَلُ الْغِنَائَيْنِ
قناعت دو بے نیازیوں میں سب سے افضل بے نیازی ہے۔

۱۶۷۱ — اَلْهَوٰى اَعْظَمُ الْعَدُوَّيْنِ
خواہشِ نفس دو دشمنوں میں سب سے بڑھ کر دشمن ہے۔

۱۶۷۲ — اَلصَّدَقَةُ اَفْضَلُ الذُّخْرَيْنِ
صدقہ دو ذخیروں میں سب سے افضل ذخیرہ ہے۔

۱۶۷۳ —— اَلنِّسَاءُ اَعْظَمُ الْفِتْنَتَيْنِ
عورتیں دو فتنوں میں سب سے عظیم ترین فتنہ ہیں۔

۱۶۷۴ —— اَلْمَعْرُوْفُ اَفْضَلُ الْکَنْزَیْنِ
نیکی دو خزانوں میں سب سے افضل خزانہ ہے۔

۱۶۷۵ —— اَلصَّلٰوۃُ اَفْضَلُ الْقُرْبَتَیْنِ
نماز دو قربتوں میں سب سے افضل قربت ہے۔

۱۶۷۶ —— اَلصِّیَامُ اَحَدُ الصِّحَّتَیْنِ
روزہ دو صحتوں میں سے ایک صحت ہے۔

۱۶۷۷ —— اَلسَّهَرُ اَحَدُ الْحَیَاتَیْنِ
شب بیداری دو زندگیوں میں سے ایک زندگی ہے۔

۱۶۷۸ —— اَلْقَنَاعَۃُ اَفْضَلُ الْعِفَّتَیْنِ
قناعت دو پاکبازیوں میں سب سے افضل پاکبازی ہے۔

۱۶۷۹ —— اَلشُّکْرُ اَحَدُ الْجَزَائَیْنِ
شکر دو جزاؤں میں سے ایک جزا ہے۔

۱۶۸۰ ـــــ اَلدَّیْنُ اَحَدُ الرِّقَّیْنِ
قرضہ دو غلامیوں میں سے ایک غلامی ہے۔

۱۶۸۱ ـــــ اَلتَّقْرِیْعُ اَحَدُ الْعُقُوْبَتَیْنِ
سرزنش دو سزاؤں میں سے ایک سزا ہے۔

۱۶۸۲ ـــــ اَلنَّدَمُ اَحَدُ التَّوْبَتَیْنِ
ندامت دو توبہ میں سے ایک توبہ ہے۔

۱۶۸۳ ـــــ اَلْغَدْرُ اَقْبَحُ الْخِیَانَتَیْنِ
بے وفائی دو خیانتوں میں سب سے بُری خیانت ہے۔

۱۶۸۴ ـــــ اَلصَّدِیْقُ اَفْضَلُ الْعُدَّتَیْنِ
دوست دو تیاریوں میں سب سے افضل تیاری ہے۔

۱۶۸۵ ـــــ اَلْبَشَاشَۃُ اَحَدُ الْقِرَائَیْنِ
شگفتگی دو مہمان نوازیوں میں سے ایک مہمان نوازی ہے۔

۱۶۸۶ ـــــ اَلدِّیْنُ وَالْاَدَبُ نَتِیْجَۃُ الْعَقْلِ
دین اور ادب عقل کا نتیجہ ہیں۔

۱۷۸۷ —— اَلْحِرْصُ وَالشَّرَہُ وَالْبُخْلُ نَتِیْجَةُ الْجَھْلِ
لالچ، شر پسندی اور کنجوسی جہالت کا نتیجہ ہیں۔

۱۷۸۸ —— اَلْکَرَمُ حُسْنُ السَّجِیَّةِ وَاجْتِنَابُ الدَّنِیَّةِ
کرم نیک خصلت ہونا اور پستیوں سے اجتناب برتنے کا نام ہے۔

۱۷۸۹ —— اَلْاَمَلُ یُقَرِّبُ الْمَنِیَّةَ وَیُبَاعِدُ الْاُمْنِیَّةَ
امید موت کو نزدیک اور آرزوؤں کو دور کر دیتی ہے۔

۱۷۹۰ —— اَلْعَاقِلُ مَنْ تَغَمَّدَ الذُّنُوْبَ بِالْغُفْرَانِ
عقلمند وہ ہے جو گناہوں کو مغفرت کے پردے سے ڈھانک دیتا ہے۔

۱۷۹۱ —— اَلْحَکِیْمُ مَنْ جَازَی الْاِسَاءَةَ بِالْاِحْسَانِ
مردِ حکیم وہ ہے جو بدی کا بدلہ احسان کے ساتھ دیتا ہے۔

۱۷۹۲ —— اَلْمُحْسِنُ مَنْ عَمَّ النَّاسَ بِالْاِحْسَانِ
محسن وہ ہے جو انسانوں کے ساتھ عمومی احسان کرتا ہے۔

۱۶۹۳ ـــــ اَلشَّجَاعَةُ نُصْرَةٌ حَاضِرَةٌ وَفَضِيلَةٌ ظَاهِرَةٌ

شجاعت ایک موجود نصرت اور ایک آشکار فضیلت ہے۔

۱۶۹۴ ـــــ اَلْعِلْمُ وِرَاثَةٌ كَرِيمَةٌ وَنِعْمَةٌ عَمِيمَةٌ

علم ایک کریم وراثت اور ایک عمومی نعمت ہے۔

۱۶۹۵ ـــــ اَلْإِنْصَافُ يَرْفَعُ الْخِلَافَ وَيُوجِبُ الْإِئْتِلَافَ

انصاف مخالفت کو رفع اور الفت کو لازم کرتا ہے۔

۱۶۹۶ ـــــ اَلتَّقْوَىٰ جِمَاعُ التَّنَزُّهِ وَالْعَفَافِ

تقویٰ پاکیزگی اور عفت کو جمع کرلینے والا ہے۔

۱۶۹۷ ـــــ اَلْعَدْلُ رَأْسُ الْإِيمَانِ وَجِمَاعُ الْإِحْسَانِ

عدل ایمان کا سر اور احسان کو مجتمع کرنے کا باعث ہے۔

۱۶۹۸ ـــــ اَلْإِيثَارُ أَحْسَنُ الْإِحْسَانِ وَأَعْلَىٰ

ایثار بہترین احسان اور ایمان کے اعلیٰ

مَرَاتِبِ الْإِيمَانِ

مرتبہ کو کہتے ہیں۔

۱۶۹۹ —— اَلْبُخْلُ يَكْسِبُ الْعَارَ وَيُدْخِلُ النَّارَ

کنجوسی بدنامی کماتی ہے اور باعثِ جہنم ہے۔

۱۷۰۰ —— اَلظُّلْمُ فِي الدُّنْيَا بَوَارٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ دَمَارٌ

ظلم دنیا میں ہلاکت اور آخرت میں تباہی کا باعث ہے۔

۱۷۰۱ —— اَلْكِذْبُ فِي الْعَاجِلَةِ عَارٌ وَفِي الْاٰجِلَةِ عَذَابُ النَّارِ

دنیا میں جھوٹ بے عزتی کا سبب اور آخرت میں آگ کے عذاب کا باعث ہے۔

۱۷۰۲ —— اَلْغَضَبُ يُرْدِي صَاحِبَهُ وَيُبْدِي مَعَايِبَهُ

غضب اپنے صاحب کو گرا دیتا ہے اور اس کے عیبوں کو کھول دیتا ہے۔

۱۷۰۳ —— اَللَّجَاجُ يَكْبُو بِرَاكِبِهِ

باطل پسندی اپنے سوار کو زمین بوس کردیتی ہے۔

۱۷۰۴ —— اَلْعَالِمُ مَنْ شَهِدَتْ بِصِحَّةِ اَقْوَالِهِ اَفْعَالُهُ

عالم وہ ہے جس کے اقوال کی صحت کی شہادت اسکے افعال دیں۔

۱۷۰۵ — الورع من نزهت نفسه وشرفت خلاله
پرہیزگار وہ ہے جس کا نفس پاکیزہ ہو اور جس کی خصلتیں بلند تر ہوں۔

۱۷۰۶ — الزهد شیمة المتقین وسجیة الاوابین
زہد متقین کا شیوا اور خدا سے خائف رہنے والوں کا زیور ہے۔

۱۷۰۷ — التقوی ثمرة الدین وامارة الیقین
تقویٰ دین کا ثمر اور یقین کی علامت ہے۔

۱۷۰۸ — الحکمة روضة العقلاء ونزهة النبلاء
حکمت صاحب عقل کا باغ اور اہل دانش کی سیرگاہ ہے

۱۷۰۹ — الجاهل لن یلقی ابدا الا مفرطا او مفرطا
جاہل ہرگز نہیں ملتا مگر اس سے جو خطا کار یا حد سے گزر جانے والا ہو۔

۱۷۱۰ — العقل غریزة تزید بالعلم والتجارب
عقل وہ خو ہے جو علم اور تجربوں سے بڑھتی رہتی ہے۔

۱۷۱۱ —— اَللَّجَاجُ يُنْتِجُ الْحُرُوبَ وَيُوْغِرُ الْقُلُوبَ
ہٹ دھرمی کا نتیجہ لڑائیاں ہیں یا دلوں میں کینہ پیدا کرنے کا سبب۔

۱۷۱۲ —— اَلْعُلَمَاءُ غُرَبَاءُ لِكَثْرَةِ الْجُهَّالِ
علماء، جاہلوں کی کثرت کی وجہ سے اکیلے ہیں۔

۱۷۱۳ —— اَلنَّاجُونَ مِنَ النَّارِ قَلِيلٌ لِغَلَبَةِ الْهَوٰى وَالضَّلَالِ
خواہش نفس کے غلبے اور گمراہی کی وجہ سے آگ سے نجات پانے والے بہت قلیل ہیں۔

۱۷۱۴ —— اَلدُّنْيَا لَا تَصْفُو لِشَارِبٍ وَلَا تَفِي لِصَاحِبٍ
دنیا پینے والے کے لیے صاف (مشروب) اور نہ ہی اپنے ساتھی کے ساتھ وفاداری کرنے والی ہے۔

۱۷۱۵ —— اَلصَّبْرُ عَلَى النَّوَائِبِ يُنِيلُ شَرَفَ الْمَرَاتِبِ
پریشانیوں میں صبر رتبہ شرف تک پہنچاتا ہے۔

۱۷۱۶ —— اَلْمُذْنِبُ عَنْ غَيْرِ عِلْمٍ بَرِيءٌ مِنَ الذَّنْبِ
بغیر علم گناہ کرنے والا اس گناہ سے بری ہے۔

۱۷۱۷ ـــ اَلدُّنْیَا مَلِیْئَۃٌ بِالْمَصَائِبِ طَارِقَۃٌ
دنیا مصائب سے بھری ہوئی اور رات کے وقت

بِالْفَجَائِعِ وَالنَّوَائِبِ
درد و آلام کی چیامی ہے۔

۱۷۱۸ ـــ اَلْعِلْمُ یُنْجِیْ مِنَ الْاِرْتِبَاکِ فِی الْحَیْرَۃِ
علم تجھ کو حیرت میں ڈوبنے سے روکتا ہے۔

۱۷۱۹ ـــ اَلصَّدِیْقُ اَفْضَلُ عُدَّۃٍ وَاَبْقٰی مَوَدَّۃً
دوست سب سے افضل ذخیرہ اور سب سے زیادہ باقی رہنے والی محبت ہے۔

۱۷۲۰ ـــ اَلْعَاقِلُ مَنْ هَجَرَ شَهْوَتَهُ وَ
عقلمند وہ ہے جس نے اپنی خواہشات سے ہجرت

بَاعَ دُنْیَاهُ بِاٰخِرَتِهِ
اختیار کر لی اور اپنی دنیا کو آخرت کے بدلے بیچ دیا ہے۔

۱۷۲۱ ـــ اَلْاَحْمَقُ غَرِیْبٌ فِیْ بَلْدَتِهِ مُهَانٌ
احمق اپنے شہر میں اکیلا اور اپنے عزیزوں

بَیْنَ اَعِزَّتِهِ
میں ہمیشہ ذلیل رہتا ہے۔

۱۶۲۲ ــــ اَلْجَاهِلُ لَا یَرْتَدِعُ وَبِالْمَوَاعِظِ لَا یَنْتَفِعُ
جاہل کبھی باز نہیں آتا ہے اور نصیحتیں اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتیں۔

۱۶۲۳ ــــ اَلْمُؤْمِنُ عَفِیْفٌ مُقْتَنِعٌ مُتَنَزِّہٌ مُتَوَرِّعٌ
مومن عفت والا، قناعت کرنے والا، پاکباز اور پرہیزگار ہوتا ہے۔

۱۶۲۴ ــــ اَلصَّبْرُ عَلٰی طَاعَةِ اللّٰہِ اَھْوَنُ
اللہ کی اطاعت پر صبر کرنا اس کی سزا پر صبر
مِنَ الصَّبْرِ عَلٰی عُقُوْبَتِہٖ
کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

۱۶۲۵ ــــ اَلْعَاقِلُ لَا یَتَکَلَّمُ اِلَّا بِحَاجَتِہٖ اَوْ حُجَّتِہٖ
عقل مند کبھی کلام ہی نہیں کرتا مگر کسی حاجت کے وقت یا کسی دلیل دینے کے وقت۔

۱۶۲۶ ــــ اَلْبَاخِلُ فِی الدُّنْیَا مَذْمُوْمٌ وَ
دنیا میں بخیلی کرنے والا مذمت کا شکار اور
وَفِی الْاٰخِرَةِ مُعَذَّبٌ مَلُوْمٌ
آخرت میں ذلت والے عذاب کا ہدف بن جاتا ہے۔

۱۴۲۷ ـــــ اَلظُّلْمُ یُزِلُّ الْقَدَمَ وَیَسْلُبُ النِّعَمَ
ظلم قدموں کو لغزش دینے والا نعمتوں کو سلب
وَیُهْلِکُ الْاُمَمَ
کرنے والا اور قوموں کو ہلاک کر دینے والا ہے۔

۱۴۲۸ ـــــ اَلْعِلْمُ یَدُلُّ عَلَی الْعَقْلِ فَمَنْ عَلِمَ عَقَلَ
علم انسان کو عقل تک پہنچاتا ہے پس جو علم والا
ہوتا ہے وہ عقل والا ہے۔

۱۴۲۹ ـــــ اَلْعِلْمُ مُحْیِی النَّفْسِ وَمُنِیْرُ الْعَقْلِ
علم نفس کو زندگی دینے والا، عقل کو نور دینے
وَمُمِیْتُ الْجَهْلِ
والا اور جہل کو مارنے والا ہے

۱۴۳۰ ـــــ اَلْعَاقِلُ مَنْ تَوَرَّعَ عَنِ الذُّنُوْبِ
عاقل وہ ہے جو گناہوں سے پرہیزگار
وَتَنَزَّهَ مِنَ الْعُیُوْبِ
اور عیبوں سے پاک ہے۔

۱۷۳۱ — اَلسَّخَاءُ يُمَحِّصُ الذُّنُوبَ وَ
سخاوت گناہوں کو محو اور دلوں کی
يَجْلِبُ مَحَبَّةَ الْقُلُوبِ
محبت کو کھینچ لیتی ہے۔

۱۷۳۲ — اَلْكَيِّسُ اَصْلُهُ عَقْلُهُ وَمُرُوَّتُهُ
ہوشیار کی اصل اور بنیاد اس کی عقل ہے اور
خُلْقُهُ وَدِيْنُهُ حَسَبُهُ
اس کا خلق اس کی مروت ہے اور اس کا حسب
اس کا دین ہے۔

۱۷۳۳ — اَلْعَالِمُ مَنْ لَا يَشْبَعُ مِنَ الْعِلْمِ
عالم نہ تو علم سے سیر ہوتا ہے اور نہ ہی
وَلَا يَتَشَبَّعُ بِهِ
اپنے آپ کو علم سے سیر رکھتا ہے۔

۱۷۳۴ — اَلْعَاقِلُ مَنْ عَقَلَ لِسَانَهُ اِلَّا عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
عقلمند وہ ہے جو اپنی زبان کو بند رکھے
سوائے اللہ کے ذکر کے۔

۱۷۳۵ —— اَلْمُؤْمِنُ مَنْ كَانَ حُبُّهُ لِلّٰهِ وَبُغْضُهُ
مومن وہ ہے جس کی محبت (صرف) اللہ کے لیے جس کا
لِلّٰهِ وَاَخْذُهُ لِلّٰهِ وَتَرْكُهُ لِلّٰهِ
بغض (فقط) اللہ کے لیے اور جس کی پکڑ (محض) اللہ
کے لیے اور جس کی درگزر (اللہ (ہی) کے لیے ہے۔

۱۷۳۶ —— اَلْمُؤْمِنُ شَاكِرٌ فِي السَّرَّاءِ صَابِرٌ فِي
مومن خوشیوں میں شاکر بلاؤں میں صابر اور
الْبَلَاءِ خَائِفٌ فِي الرَّخَاءِ
سازگار حالات میں (بھی) خوف زدہ رہتا ہے۔

۱۷۳۷ —— اَلْمُؤْمِنُ عَفِيفٌ فِي الْغِنٰى مُتَنَزِّهٌ عَنِ الدُّنْيَا
مومن تونگری میں باعفت اور دنیا سے (اپنے آپ
کو) پاک و پاکیزہ رکھتا ہے۔

۱۷۳۸ —— اَلزِّينَةُ بِحُسْنِ الصَّوَابِ لَا
زینت درحقیقت حسن کردار میں ہے نا کہ
بِحُسْنِ الثِّيَابِ
حسن لباس میں۔

۱۶۳۹ — اَلرِّفْقُ مِفْتَاحُ الصَّوَابِ وَشِيمَةُ ذَوِي الْاَلْبَابِ

نرمی اور مہربانی راہِ راست کی کنجی اور عقل رکھنے والوں کا شیوا ہے۔

۱۶۴۰ — اَلْعَاقِلُ مَنْ عَصٰى هَوَاهُ فِي طَاعَةِ رَبِّهٖ

عقل مند وہ ہے جس نے اپنے رب کی اطاعت میں اپنی خواہش کی نافرمانی کی۔

۱۶۴۱ — اَلْجَاهِلُ مَنْ اَطَاعَ هَوَاهُ فِي مَعْصِيَةِ رَبِّهٖ

جاہل وہ ہے جو اپنے رب کی نافرمانی میں اپنی خواہش کی اطاعت کرتا ہے۔

۱۶۴۲ — اَلْحَظُّ لِلْاِنْسَانِ فِي الْاُذُنِ لِنَفْسِهٖ وَفِي اللِّسَانِ لِغَيْرِهٖ

انسان کو اس کی سماعت کا فائدہ اپنی ذات تک پہنچتا ہے اور اس کی زبان کا فائدہ دوسروں تک پہنچتا ہے۔

۱۶۴۳ — اَلْوُصْلَةُ بِاللّٰهِ فِي الْاِنْقِطَاعِ عَنِ النَّاسِ

اللہ سے قربت لوگوں سے جدا ہونے میں ملتی ہے۔

۱۲۴۴ —— اَلْخَلَاصُ مِنْ اَسْرِ الطَّمَعِ بِاكْتِسَابِ الْيَاسِ
لالچ کی اسیری سے نجات امید کو نہ پا کر ملتی ہے۔

۱۲۴۵ —— اَلْحِلْمُ ثَمَرَةُ الْحِكْمَةِ وَالصَّوَابُ مِنْ فُرُوعِهَا
علم حکمت کا ثمر اور درست رویہ اسکی شاخوں میں سے ہے۔

۱۲۴۶ —— اَلْحَرِيْصُ فَقِيْرٌ وَلَوْ مَلَكَ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا
لالچی فقیر ہی رہتا ہے اگرچہ کہ وہ دنیا کی ہر شے کا مالک بن جائے۔

۱۲۴۷ —— اَلصِّدْقُ عِمَادُ الْاِسْلَامِ وَدِعَامَةُ الْاِيْمَانِ
سچائی اسلام کا ستون اور ایمان کا سہارا ہے۔

۱۲۴۸ —— اَلْاِيْمَانُ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ
ایمان زبان سے قول اور ارکان سے عمل کا نام ہے۔

۱۲۴۹ —— اَلْجُوْدُ فِي اللّٰهِ عِبَادَةُ الْمُقَرَّبِيْنَ
اللہ کے لیے عطا کرنا مقربین کی عبادت ہے۔

۱۷۵۰ —— اَلْخَشْيَةُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ شِيْمَةُ الْمُتَّقِيْنَ

اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہنا متقین کا شیوا ہے۔

۱۷۵۱ —— اَلتَّنَزُّهُ عَنِ الْمَعَاصِيْ عِبَادَةُ التَّوَّابِيْنَ

گناہوں سے (اپنے آپ کو) پاک کرنا توبہ کرنے والوں کی عبادت ہے۔

۱۷۵۲ —— اَلْحَزْمُ تَجَرُّعُ الْغُصَّةِ حَتّٰى تُمْكِنَ الْفُرْصَةُ

دُور اندیشی غصّے کے گھونٹ پی لینے میں ہے یہاں تک کہ کوئی فرصت کا لمحہ تجھ کو اپنے لیے ملے۔

۱۷۵۳ —— اَلتَّوَانِيْ فِي الدُّنْيَا اِضَاعَةٌ وَ

سستی و کاہلی دنیا میں بربادی اور آخرت

فِي الْآخِرَةِ حَسْرَةٌ

میں حسرت کا سبب ہے۔

۱۷۵۴ —— اَلْكَرَمُ بَذْلُ الْجُوْدِ وَاِنْجَازُ الْمَوْعُوْدِ

کرم جود و عطا اور وعدے کی وفا میں ہے۔

۱۷۵۵ —— اَصْلُ الدِّيْنِ اَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَالْوَفَاءُ بِالْعُهُوْدِ

دین کی اصل امانت کی ادائیگی اور عہدوں کی وفا میں ہے۔

۱۶۵۶ —— اَلسَّیِّدُ مَحْسُوْدٌ وَالْجَوَادُ مَحْبُوْبٌ مَوْدُوْدٌ
بزرگ و برتر سے (ہی) حسد کی جاتی ہے اور جود و عطا کرنے والا محبوب اور دوست ہے۔

۱۶۵۷ —— اَلْحَسُوْدُ اَبَدًا عَلِیْلٌ وَالْبَخِیْلُ اَبَدًا ذَلِیْلٌ
حاسد ہمیشہ علیل اور کنجوس ہمیشہ ذلیل رہتا ہے۔

۱۶۵۸ —— اَلْجَنَّةُ خَیْرُ مَآلٍ وَالنَّارُ شَرُّ مَقِیْلٍ
جنت بہترین انجام ہے اور آگ بدترین خوابگاہ ہے۔

۱۶۵۹ —— اَلْمَعُوْنَةُ تَنْزِلُ مِنَ اللّٰهِ عَلٰی قَدْرِ الْمُؤْنَةِ
اللہ کی مدد بقدرِ حاجت نازل ہوتی ہے۔

۱۶۶۰ —— اَلْمِزَاحُ فِرْقَةٌ تَتْبَعُهَا ضَغِیْنَةٌ
مذاق جدائی کا سبب ہوتا ہے کہ جس کے پیچھے کینہ و کدورت چلتے ہیں۔

۱۶۶۱ —— اَلْاِفْرَاطُ فِی الْمَلَامَةِ یَشُبُّ نَارَ اللَّجَاجَةِ
سرزنش کرنے میں زیادتی سے کام لینا ضد کی آگ کو بھڑکا دیتا ہے۔

۱۷۶۲ ــــــــ اَلْجُوعُ خَيْرٌ مِنْ ذُلِّ الْخُضُوعِ
بھوک ذلت کے ساتھ جھکنے سے بہتر ہے۔

۱۷۶۳ ــــــــ اَلْقَانِعُ نَاجٍ مِنْ آفَاتِ الْمَطَامِعِ
قناعت کرنے والا لالچ کی آفتوں سے نجات پاتا ہے۔

۱۷۶۴ ــــــــ اَلْكَرِيمُ يَزْدَجِرُ عَمَّا يَفْتَخِرُ بِهِ اللَّئِيمُ
کریم ان باتوں سے اپنے آپ کو روکتا ہے جس پر کمین فخر کرتے ہیں۔

۱۷۶۵ ــــــــ اَلْجَاهِلُ يَسْتَوْحِشُ مِمَّا يَأْنَسُ بِهِ الْحَكِيمُ
جاہل ان چیزوں سے وحشت میں رہتا ہے جن سے حکمت والے اُنس پاتے ہیں۔

۱۷۶۶ ــــــــ اَلْمَعْرُوفُ غُلٌّ لَا يَفُكُّهُ إِلَّا شُكْرٌ اَوْ مُكَافَاةٌ
احسان وہ گردن کا طوق ہے کہ جس سے شکریا بدلے کے علاوہ نجات نہیں مل سکتی۔

۱۴۲۷ —— اَلظُّلْمُ یُزِلُّ الْقَدَمَ وَیَسْلُبُ النِّعَمَ
ظلم قدموں کو لغزش دینے والا نعمتوں کو سلب
وَیُهْلِكُ الْاُمَمَ
کرنے والا اور قوموں کو ہلاک کر دینے والا ہے۔

۱۴۲۸ —— اَلْعِلْمُ یَدُلُّ عَلَی الْعَقْلِ فَمَنْ عَلِمَ عَقَلَ
علم انسان کو عقل تک پہنچاتا ہے پس جو علم والا
ہوتا ہے وہ عقل والا ہے۔

۱۴۲۹ —— اَلْعِلْمُ مُحْیِی النَّفْسِ وَمُنِیْرُ الْعَقْلِ
علم نفس کو زندگی دینے والا، عقل کو نور دینے
وَمُمِیْتُ الْجَهْلِ
والا اور جہل کو مارنے والا ہے

۱۴۳۰ —— اَلْعَاقِلُ مَنْ تَوَرَّعَ عَنِ الذُّنُوْبِ
عاقل وہ ہے جو گناہوں سے پرہیزگار
وَتَنَزَّهَ مِنَ الْعُیُوْبِ
اور عیبوں سے پاک ہے۔

۱۷۳۱ ــــ اَلسَّخَاءُ يُمَحِّصُ الذُّنُوبَ وَ
سخاوت گناہوں کو محو اور دلوں کی

يَجْلِبُ مَحَبَّةَ الْقُلُوبِ
محبت کو کھینچ لیتی ہے۔

۱۷۳۲ ــــ اَلْكَيِّسُ اَصْلُهُ عَقْلُهُ وَمُرُوَّتُهُ
ہوشیار کی اصل اور بنیاد اس کی عقل ہے اور

خُلْقُهُ وَدِيْنُهُ حَسَبُهُ
اس کا خلق اس کی مروت ہے اور اس کا حسب
اس کا دین ہے۔

۱۷۳۳ ــــ اَلْعَالِمُ مَنْ لَا يَشْبَعُ مِنَ الْعِلْمِ
عالم نہ تو علم سے سیر ہوتا ہے اور نہ ہی

وَلَا يَتَشَبَّعُ بِهِ
اپنے آپ کو علم سے سیر رکھتا ہے۔

۱۷۳۴ ــــ اَلْعَاقِلُ مَنْ عَقَلَ لِسَانَهُ اِلَّا عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
عقل مند وہ ہے جو اپنی زبان کو بند رکھے
سوائے اللہ کے ذکر کے۔

۱۶۳۵ — اَلْمُؤْمِنُ مَنْ کَانَ حُبُّہٗ لِلّٰہِ وَبُغْضُہٗ لِلّٰہِ وَاَخْذُہٗ لِلّٰہِ وَتَرْکُہٗ لِلّٰہِ

مومن وہ ہے جس کی محبت (صرف) اللہ کے لیے. جس کا بغض (فقط) اللہ کے لیے اور جس کی پکڑ (محض) اللہ کے لیے اور جس کی درگزر اللہ (ہی) کے لیے ہے۔

۱۶۳۶ — اَلْمُؤْمِنُ شَاکِرٌ فِی السَّرَّاءِ صَابِرٌ فِی الْبَلَاءِ خَائِفٌ فِی الرَّخَاءِ

مومن خوشیوں میں شاکر بلاؤں میں صابر اور سازگار حالات میں (بھی) خوف زدہ رہتا ہے۔

۱۶۳۷ — اَلْمُؤْمِنُ عَفِیْفٌ فِی الْغِنٰی مُتَنَزِّہٌ عَنِ الدُّنْیَا

مومن تونگری میں باعفت اور دنیا سے (اپنے آپ کو) پاک وپاکیزہ رکھتا ہے۔

۱۶۳۸ — اَلزِّیْنَۃُ بِحُسْنِ الصَّوَابِ لَا بِحُسْنِ الثِّیَابِ

زینت درحقیقت حسنِ کردار میں ہے نا کہ حسنِ لباس میں۔

۱۷۳۹ —— اَلرِّفْقُ مِفْتَاحُ الصَّوَابِ وَشِيْمَةُ
نرمی اور مہربانی راہِ راست کی کنجی اور عقل

ذَوِی الْاَلْبَابِ
رکھنے والوں کا شیوا ہے۔

۱۷۴۰ —— اَلْعَاقِلُ مَنْ عَصٰی هَوَاهُ فِیْ طَاعَةِ رَبِّهٖ
عقلمند وہ ہے جس نے اپنے رب کی اطاعت
میں اپنی خواہش کی نافرمانی کی۔

۱۷۴۱ —— اَلْجَاهِلُ مَنْ اَطَاعَ هَوَاهُ فِیْ مَعْصِيَةِ رَبِّهٖ
جاہل وہ ہے جو اپنے رب کی نافرمانی میں اپنی خواہش
کی اطاعت کرتا ہے۔

۱۷۴۲ —— اَلْحَظُّ لِلْاِنْسَانِ فِی الْاُذُنِ لِنَفْسِهٖ
انسان کو اس کی سماعت کا فائدہ اپنی ذات تک پہنچتا

وَفِی اللِّسَانِ لِغَيْرِهٖ
ہے اور اس کی زبان کا فائدہ دوسروں تک پہنچتا ہے۔

۱۷۴۳ —— اَلْوُصْلَةُ بِاللّٰهِ فِی الْاِنْقِطَاعِ عَنِ النَّاسِ
اللہ سے قربت لوگوں سے جدا ہونے میں ملتی ہے۔

۱۷۴۴ — اَلْخَلَاصُ مِنْ اَسْرِ الطَّمَعِ بِاكْتِسَابِ الْيَاسِ
لالچ کی اسیری سے نجات امید کو پاکر ملتی ہے۔

۱۷۴۵ — اَلْعِلْمُ ثَمْرَةُ الْحِكْمَةِ وَالصَّوَابُ مِنْ فُرُوعِهَا
علم حکمت کا ثمر اور درست رویہ اسکی شاخوں میں سے ہے۔

۱۷۴۶ — اَلْحَرِيصُ فَقِيرٌ وَلَوْ مَلَكَ الدُّنْيَا
لالچی فقیر ہی رہتا ہے اگرچہ کہ وہ دنیا کی ہر

بِحَذَافِيرِهَا
شے کا مالک بن جائے۔

۱۷۴۷ — اَلصِّدْقُ عِمَادُ الْاِسْلَامِ وَدِعَامَةُ الْاِيْمَانِ
سچائی اسلام کا ستون اور ایمان کا سہارا ہے۔

۱۷۴۸ — اَلْاِيْمَانُ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ
ایمان زبان سے قول اور ارکان سے عمل
کا نام ہے۔

۱۷۴۹ — اَلْجُوْدُ فِي اللّٰهِ عِبَادَةُ الْمُقَرَّبِيْنَ
اللہ کے لیے عطا کرنا مقربین کی عبادت ہے۔

۱۷۶۲ — اَلْجُوْعُ خَيْرٌ مِنْ ذُلِّ الْخُضُوْعِ

بھوک ذلت کے ساتھ جھکنے سے بہتر ہے۔

۱۷۶۳ — اَلْقَانِعُ نَاجٍ مِنْ اٰفَاتِ الْمَطَامِعِ

قناعت کرنے والا لالچ کی آفتوں سے نجات پاتا ہے۔

۱۷۶۴ — اَلْكَرِيْمُ يَزْدَجِرُ عَمَّا يَفْتَخِرُ بِهِ اللَّئِيْمُ

کریم ان باتوں سے اپنے آپ کو روکتا ہے جس پر کمین فخر کرتے ہیں۔

۱۷۶۵ — اَلْجَاهِلُ يَسْتَوْحِشُ مِمَّا يَأْنَسُ بِهِ الْحَكِيْمُ

جاہل ان چیزوں سے وحشت میں رہتا ہے جن سے حکمت والے اُنس پاتے ہیں۔

۱۷۶۶ — اَلْمَعْرُوْفُ غُلٌّ لَا يَفُكُّهُ اِلَّا شُكْرٌ اَوْ مُكَافَاةٌ

احسان وہ گردن کا طوق ہے کہ جس سے شکر یا بدلے کے علاوہ نجات نہیں مل سکتی۔

۱۶۶۷ —— اَلْحَقُّ اَبْلَجُ مُنَزَّہٌ عَنِ الْمُحَابَاۃِ وَالْمُرَایَاۃِ
حق وہ روشن حقیقت ہے جو دوستی اور یاری
کرنے سے بالکل مبرّا ہے۔

۱۶۶۸ —— اَلْمُؤْمِنُ بَیْنَ نِعْمَۃٍ وَخَطِیْئَۃٍ لَا
مومن نعمت اور خطا کے درمیان ہی رہتا ہے اور
یُصْلِحُهُمَا اِلَّا الشُّکْرُ وَالْاِسْتِغْفَارُ
ان دونوں چیزوں کی اصلاح نہیں ہو سکتی مگر شکر
اور استغفار سے۔

۱۶۶۹ —— اَلْحِلْمُ عِنْدَ شِدَّۃِ الْغَضَبِ یُؤْمِنُ
شدّتِ غضب کے وقت حلم جبار کے
غَضَبَ الْجَبَّارِ
غضب سے بچاتا ہے۔

۱۶۷۰ —— اَلْکَمَالُ فِیْ ثَلَاثٍ اَلصَّبْرِ عَلَی النَّوَائِبِ
کمال تین چیزوں میں ہے۔ سختیوں میں صبر
وَالتَّوَرُّعِ فِی الْمَطَالِبِ وَاِسْعَافُ الطَّالِبِ
ضرورت کے وقت پرہیزگاری اور مانگنے والے کو مطمئن کر دینا۔

۱۷۷۱ — اَلرِّفقُ یُیَسِّرُ الصِّعَابَ وَیُسَہِّلُ شَدِیدَ الاَسبَابِ
نرمی اور مہربانی دشواریوں کو آسان اور سخت اسباب کو سہل کر دیتی ہے۔

۱۷۷۲ — اَلعَالِمُ یَعرِفُ الجَاھِلَ لِاَنَّہٗ کَانَ قَبلُ جَاھِلاً
عالم جاہل کو پہچانتا ہے اس لیے کہ وہ کبھی جاہل رہ چکا ہے۔

۱۷۷۳ — اَلجَاھِلُ لَا یَعرِفُ العَالِمَ لِاَنَّہٗ لَم یَکُن قَبلُ عَالِماً
جاہل عالم کو نہیں پہچانتا اس لیے کہ وہ کبھی عالم نہیں رہا تھا۔

۱۷۷۴ — اَلتَّوفِیقُ وَالخِذلَانُ یَتَجَاذَبَانِ النَّفسَ فَاَیُّھُمَا غَلَبَ کَانَت فِی حَیِّزِہٖ
توفیق اور بے توفیقی نفس کو اپنی طرف کھینچتی ہے ان دونوں میں جو غالب آتا ہے نفس وہیں قرار پاتا ہے۔

۱۷۷۵ — اَلْمُؤْمِنُ حَذِرٌ مِنْ ذُنُوْبِهٖ اَبَدًا
مومن اپنے گناہوں پر ہمیشہ محتاط رہتا ہے
یَخَافُ الْبَلَاءَ وَیَرْجُوْ رَحْمَۃَ رَبِّهٖ
بلاؤں سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا تمنائی رہتا ہے۔

۱۷۷۶ — اَلْعَقْلُ وَالْعِلْمُ مَقْرُوْنَانِ فِیْ قَرَنٍ
عقل اور علم دونوں ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں
لَا یَفْتَرِقَانِ وَلَا یَتَبَایَنَانِ
یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوتے اور نہ کبھی ایک دوسرے سے دور ہوتے ہیں۔

۱۷۷۷ — اَلْاِیْمَانُ وَالْحَیَاءُ مَقْرُوْنَانِ فِیْ
ایمان اور حیا یہ دونوں ایک رسی سے بندھے
قَرَنٍ وَلَا یَفْتَرِقَانِ
ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔

۱۷۷۸ — اَلْاِیْمَانُ وَالْعِلْمُ اَخَوَانِ تَوْاَمَانِ
ایمان اور علم دو جڑواں بھائی ہیں اور دو
وَرَفِیْقَانِ لَا یَفْتَرِقَانِ
رفیق ہیں یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے۔

۱۷۷۹ ـــ اَلْاِیْمَانُ شَجَرَۃٌ اَصْلُهَا الْیَقِیْنُ وَ فَرْعُهَا
ایمان ایک درخت ہے جس کی جڑ یقین جس کی شاخیں
التُّقٰی وَ نُوْرُهَا الْحَیَاءُ وَ ثَمَرُهَا السَّخَاءُ
تقویٰ اور جس کا شگوفہ حیا اور جس کا ثمر سخاوت ہے۔

۱۷۸۰ ـــ اَلْغَضَبُ نَارٌ مُوْقَدَۃٌ مَنْ کَظَمَهٗ اَطْفَاَهَا
غصہ وہ جلتی ہوئی آگ ہے جس نے اس کو پی لیا اس نے
وَ مَنْ اَطْلَقَهٗ کَانَ اَوَّلَ مُحْتَرِقٍ بِهَا
اس آگ کو بجھا دیا اور جس نے اس آگ کو جلتا چھوڑ دیا
وہ اس آگ میں سب سے پہلے جلنے والا ہوا۔

۱۷۸۱ ـــ اَلْعَارِفُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَاَعْتَقَهَا وَ
عارف وہ ہے جو اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے، پس وہ اس کو
نَزَّهَهَا عَنْ کُلِّ مَا یُبْعِدُهَا وَ یُوْبِقُهَا
(خواہشات) سے آزاد کرتا ہے۔ اور وہ اس کو ہر اس چیز
سے پاک کر دیتا ہے جو اس کو دور کرتی ہے (اللہ سے)
اور اس کو ہلاکت میں ڈالتی ہے۔

۱۷۸۲ ـــ اَلشَّهَوَاتُ اَعْلَالٌ قَاتِلَاتٌ وَ اَفْضَلُ
خواہشاتِ نفس قتل کرنے والی بیماریاں ہیں اور ان

دَوَائِهَا اقْتِنَاءُ الصَّبْرِ عَنْهَا
کی سب سے افضل دوا ان سے صبر اختیار کرنا ہے۔

۱۷۸۳ — اَلْاَحْمَقُ لَا یَحْسُنُ بِالْهَوَانِ وَلَا
احمق ذلت وخواری کے ذریعے (بھی) نیک نہیں بنتا
یَنْفَكُّ عَنْ نَقْصٍ وَخُسْرَانٍ
اور ہرگز نقص اور نقصان سے جدا نہیں ہوتا۔

۱۷۸۴ — اَلْبُكَاءُ مِنْ خِيْفَةِ اللّٰهِ لِلْبُعْدِ عَنِ
اللہ سے دور ہو جانے کی وجہ سے اللہ کے خوف
اللّٰهِ عِبَادَةُ الْعَارِفِيْنَ
گریہ و بکا کرنا عارفین کی عبادت ہے۔

۱۷۸۵ — اَلتَّفَكُّرُ فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ
زمین و آسمان کے ملکوت میں تفکر کرنا مخلص
عِبَادَةُ الْمُخْلِصِيْنَ
لوگوں کی عبادت ہے۔

۱۷۸۶ — اَلْحُمْقُ دَاءٌ لَا یُدَاوٰی وَمَرَضٌ لَا یُبْرَأُ
حماقت وہ بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں اور وہ
مرض ہے جس سے کبھی صحت مند نہیں ہوتا۔

۱۶۸۷ —— اَلْحَجَرُ الْغَصْبُ فِي الدَّارِ رَهْنٌ لِخَرَابِهَا

غصب کیا ہوا ایک پتھر مکان کی بربادی کا یقینی سبب ہے۔

۱۶۸۸ —— اَلْاِخْوَانُ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى تَدُوْمُ

اللہ کے لیے دینی بھائیوں کی محبت کو ہمیشہ دوام

لِدَوَامِ سَبَبِهَا

رہتا ہے اس لیے کہ اس کا سبب دائمی ہے۔

۱۶۸۹ —— اِخْوَانُ الدُّنْيَا تَنْقَطِعُ مَوَدَّتُهُمْ

دنیاوی بھائیوں کی محبت منقطع ہو جاتی ہے

لِسُرْعَةِ اِنْقِطَاعِ اَسْبَابِهَا

اس لیے کہ دنیاوی اسباب اور فوائد جلد منقطع ہو جاتے ہیں۔

۱۶۹۰ —— اَلْكَيِّسُ مَنْ كَانَ يَوْمُهُ خَيْرًا

ذہین وہ ہے کہ جس کا (آج کا) دن

مِنْ اَمْسِهٖ وَعَقَلَ الذَّمَّ عَنْ نَفْسِهٖ

گزرے ہوئے دن سے بہتر ہو اور جس نے اپنے نفس کی مذمت کو روک لیا ہو۔

۱۷۹۱ —— اَلْعَاقِلُ مَنْ اَحْسَنَ صَنَائِعَهٗ وَوَضَعَ
عقل مند وہ ہے کہ جس نے اپنے احسانات کو بہترین

سَعْیَهٗ فِیْ مَوَاضِعِهٖ
رکھا اور اپنی کوششوں کو اپنے مقام پر رکھا۔

۱۷۹۲ —— اَلشَّقِیُّ مَنِ اغْتَرَّ بِحَالِهٖ وَانْخَدَعَ
بدبخت وہ ہے کہ جو اپنے حال سے دھوکا کھا گیا اور

لِغُرُوْرِ اٰمَالِهٖ
اپنی امیدوں کے فریب سے مکر میں آگیا۔

۱۷۹۳ —— اَللَّئِیْمُ اِذَا بَلَغَ فَوْقَ مِقْدَارِهٖ
کمین وہ ہے کہ جب وہ اپنے مرتبہ سے بلند ہوتا

تَنَکَّرَتْ اَحْوَالُهٗ
ہے تو اس کے احوال میں تبدیلی آجاتی ہے۔

۱۷۹۴ —— اَلتَّقَرُّبُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی بِمَسْئَلَتِهٖ
اللہ تعالیٰ کا تقرب اس سے سوال کرکے اور

وَاِلَی النَّاسِ بِتَرْکِهَا
انسانوں کا تقرب ان سے سوال ترک کرکے حاصل کیا جاتا ہے۔

۱۷۹۵ —— اَلدُّنْیَا مُنْتَقِلَةٌ فَانِیَةٌ اِنْ بَقِیَتْ
دنیا ایک منتقل ہونے والی اور فنا ہونے والی شے
لَکَ لَمْ تَبْقَ لَهَا
ہے اگر وہ تیرے لیے باقی (بھی) رہ گئی تو تُو اس
کے لیے باقی نہ رہے گا۔

۱۷۹۶ —— اَلْعَجَبُ لِغَفْلَةِ الْحُسَّادِ عَنْ سَلَامَةِ الْاَجْسَادِ
تعجب ہے حاسدوں کی غفلت پر جو وہ بدن کی (صحت)
سلامتی سے متعلق اختیار کیے ہوئے ہیں۔

۱۷۹۷ —— اَلدُّنْیَا اَصْغَرُ وَ اَحْقَرُ وَ اَنْزَرُ
دنیا بہت چھوٹی بہت حقیر اور بہت کم ہے اس بات
مِنْ اَنْ تُطَاعَ فِیْهَا الْاَحْقَادُ
سے کہ اس کے لیے حسد اور کینہ کی پیروی کی جائے۔

۱۷۹۸ —— اِخْوَانُ الصِّدْقِ زِیْنَةٌ فِی السَّرَّاءِ
سچے دوست (بھائی) خوشیوں میں زینت اور
وَعُدَّةٌ فِی الضَّرَّاءِ
پریشانیوں میں ایک تیاری ہیں

۱۷۹۹ —— اَلدَّوْلَةُ تَرُدُّ خَطَأَ صَاحِبِهَا صَوَابًا
دولت و (حکومت) اپنے صاحب کی غلطی کو درست

وَصَوَابَ ضِدِّهِ خَطَاءً
اور صاحب حکومت کے مخالف کی درستگی کو خطا
بنا دیتی ہے۔

۱۸۰۰ —— الخرق معاداة الآراء ومعاداة من
حماقت دراصل رائے سے دشمنی کرنا ہے اور اس سے

يَقْدِرُ عَلَى الضَّرَاءِ
دشمنی جو ضرر پہنچانے میں قدرت رکھتا ہو۔(کہلاتی ہے)

۱۸۰۱ —— اَلْعِلْمُ افضل شرفٍ من لا قديم له
علم اس کے لیے بھی افضل شرف ہے جس کا
کوئی ماضی نہ ہو۔

۱۸۰۲ —— اَلْجَاهِلُ لا يعرف تقصيره ولا
جاہل نہ تو اپنے قصور کو پہچانتا ہے اور نہ ہی

يَقْبَلُ مِنَ النَّصِيحِ لَهٗ
اس کی بات کو قبول کرتا ہے جو اسے نصیحت کرے۔

۱۸۰۳ —— اَلْعَطِيَّةُ بَعْدَ الْمَنْعِ اَجْمَلُ مِنَ
منع کرنے کے بعد عطا کرنا اس سے بہت اچھا ہے
الْمَنْعِ بَعْدَ الْعَطِيَّةِ
کہ عطا کرنے کے بعد منع کرے۔

۱۸۰۴ —— اَلدَّهْرُ يُخْلِقُ الْاَبْدَانَ وَيُجَدِّدُ الْاٰمَالَ
زمانہ (دہر) جسموں کو پیدا کرتا ہے امیدوں کو تازہ
وَيُدْنِي الْمَنِيَّةَ وَيُبَاعِدُ الْاُمْنِيَّةَ
کرتا ہے موت کو نزدیک کرتا ہے اور آرزوؤں کو دُور
کر دیتا ہے۔

۱۸۰۵ —— اَوَاخِرُ مَصَادِرِ التَّوَقِّي اَوَائِلُ مَوَارِدِ الْحَذَرِ
مقامِ حفاظت کی انتہا احتیاط کی ابتدائی
منازل میں ہے۔

۱۸۰۶ —— اَلْعَاقِلُ اِذَا سَكَتَ فَكَّرَ وَاِذَا نَطَقَ
عقلمند جب خاموش رہتا ہے تو فکر کرتا ہے اور جب
ذَكَرَ وَاِذَا نَظَرَ اعْتَبَرَ
کلام کرتا ہے تو ذکر کرتا ہے اور جب نظر کرتا ہے تو عبرت حاصل کرتا ہے۔

۱۸۰۷ —— اَلدَّاعِی بِلَا عَمَلٍ کَالْقَوْسِ بِلَا وَتَرٍ
بغیر عمل کے بلانے والا بغیر تیر کی کمان کے مانند ہے۔

۱۸۰۸ —— اَلْمُرُوَّۃُ اِجْتِنَابُ الرَّجُلِ مَا یَشِیْنُہٗ
مروت انسان کا باعثِ شرم چیزوں سے اجتناب اور
وَاکْتِسَابُہٗ مَا یَزِیْنُہٗ
باعثِ زینت (اخلاق) کے حاصل کرنے کا نام ہے۔

۱۸۰۹ —— اَلرَّفِیْقُ فِیْ دُنْیَاہُ کَالرَّفِیْقِ فِیْ دِیْنِہٖ
کسی کا دنیاوی زندگی میں رفاقت کرنے والا ایسا
ہی ہے جیسے کہ اس کی دینی زندگی میں اس کا ساتھی۔

۱۸۱۰ —— اَلْغِنٰی بِاللّٰہِ اَعْظَمُ الْغِنٰی
اللہ کے ذریعے تونگری عظیم ترین دولت مندی ہے۔

۱۸۱۱ —— اَلْغِنٰی بِغَیْرِ اللّٰہِ اَعْظَمُ الْفَقْرِ
اللہ کے (احکام) توڑ کر تونگری اختیار کرنا
وَالشَّقَاءِ
عظیم ترین غربت اور بدبختی ہے۔

۱۸۱۲ — اَلْعِلْمُ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُحَاطَ بِهٖ
علم اس سے کہیں بڑھ کر ہے کہ اس کا احاطہ کیا جا
فَخُذُوْا مِنْ كُلِّ عِلْمٍ اَحْسَنَهٗ
سکے پس ہر علم کے بہترین حصّے کو حاصل کرو۔

۱۸۱۳ — اَلسَّخَاءُ وَالشَّجَاعَةُ غَرَائِزُ شَرِيْفَةٌ
سخاوت اور شجاعت شرف والی خصلتیں ہیں یہ اللہ سبحانہٗ
يَضَعُهَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ فِيْمَنْ اَحَبَّهٗ وَامْتَحَنَهٗ
ان کو عطا کرتا ہے جن سے وہ محبت کرتا ہے اور جس کا
وہ امتحان لے چکا ہو۔

۱۸۱۴ — اَلصَّبْرُ عَلَى الْبَلَاءِ اَفْضَلُ مِنَ الْعَافِيَةِ فِي الرَّخَاءِ
بلاؤں پر صبر کرنا آسانیوں کے وقت عافیت کے ساتھ
زندگی گزارنے سے افضل ہے۔

۱۸۱۵ — اَلْعَقْلُ اَغْنَى الْغِنَاءِ وَغَايَةُ الشَّرَفِ
عقل سب سے بڑی دولت مندی اور دنیا و
فِي الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا
آخرت کا انتہائی شرف ہے۔

۱۸۱۶ — اَلْكَرِيْمُ يَجْفُوْ اِذَا عُنِّفَ وَيَلِيْنُ اِذَا اسْتُعْطِفَ

مرد کریم کے ساتھ جب کوئی سختی اختیار کرتا ہے تو وہ اس کے ساتھ سخت تر ہوتا ہے اور جب کوئی لطف و کرم کا طالب ہوتا ہے تو وہ بہت ہی ملائمت اختیار کر لیتا ہے۔

۱۸۱۷ — اَللَّئِيْمُ يَجْفُوْ اِذَا اسْتُعْطِفَ وَ يَلِيْنُ اِذَا عُنِّفَ

پست مرتبہ (اس وقت) سختی اختیار کرتا ہے جب اس کے ساتھ مہربان رویہ اختیار کیا جاتا ہے اور جب اس کے ساتھ سختی برتی جاتی ہے تو وہ نرم پڑتا ہے۔

۱۸۱۸ — اَلْمُؤْمِنُ اِذَا سُئِلَ اَسْعَفَ وَاِذَا سَأَلَ خَفَّفَ

مومن سے جب سوال کیا جاتا ہے تو وہ حاجت روائی کرتا ہے اور جب وہ خود سوال کرتا ہے تو بقدر ضرورت (مانگتا ہے)۔

۱۸۱۹ — اَلْمَحَاسِنُ فِي الْاِقْبَالِ هِيَ الْمَسَاوِيْ فِي الْاِدْبَارِ

اقبال مندی کے وقت اچھائیاں یا نیکیاں برے حالات میں برائیوں یا بدی کے برابر ہیں۔

۱۸۲۰ —— اَلصَّمْتُ يُكْسِيكَ الْوَقَارَ وَيَكْفِيكَ
خاموشی تجھے وقار کا لباس پہناتی ہے اور تجھ کو
مُؤْنَةَ الْاِعْتِذَارِ
معذرت کی زحمت سے بچاتی ہے۔

۱۸۲۱ —— اَلْاَمَلُ سُلْطَانُ الشَّيَاطِيْنِ عَلٰى قُلُوْبِ
امیدیں (دراصل) غافلوں کے دلوں پر شیاطین
الْغَافِلِيْنَ
کے تسلط کا نتیجہ ہیں۔

۱۸۲۲ —— اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ كُلِّ مُؤْمِنٍ فَخُذُوْهَا
حکمت ہر مومن کی گمشدہ پونجی ہے پس اس کو
وَلَوْ مِنْ اَفْوَاهِ الْمُنَافِقِيْنَ
اگرچہ کہ وہ منافق کی زبان سے ملے حاصل کرلو۔

۱۸۲۳ —— اَلْجَهْلُ فِى الْاِنْسَانِ اَضَرُّ مِنَ
انسان کی جہالت بدن کی خارش سے زیادہ
الْاٰكِلَةِ فِى الْبَدَنِ
تکلیف دہ ہے۔

۱۸۲۴ — اَلسَّعِيْدُ مَنْ خَافَ الْعِقَابَ فَاٰمَنَ
سعادت مند وہ ہے جو انجام سے ڈرا اور ایمان لایا
وَرَجَا الثَّوَابَ فَاَحْسَنَ
اور ثواب کی امید کی اور پھر احسان کیا۔

۱۸۲۵ — اَلْحَاسِدُ يَرٰى اَنَّ زَوَالَ النِّعْمَةِ
حاسد (دراصل) یہ سمجھتا ہے کہ جس سے وہ حسد کر
عَمَّنْ يَحْسُدُهٗ نِعْمَةٌ عَلَيْهِ
رہا ہے اس سے وہ نعمت زائل ہو کر اسے مل جائے گی۔

۱۸۲۶ — اَلسَّاعِيْ كَاذِبٌ لِمَنْ سَعٰى اِلَيْهِ
اِدھر کی اُدھر کرنے والا اس کے حق میں جھوٹا ہے
ظَالِمٌ لِمَنْ سَعٰى عَلَيْهِ
جس کے پاس وہ بات کہہ رہا ہو اور اس کے حق میں
ظلم کرنے والا ہے جس کی وہ بات پہنچا رہا ہے۔

۱۸۲۷ — اَلْعِلْمُ حَاكِمٌ وَالْمَالُ مَحْكُوْمٌ عَلَيْهِ
علم حاکم ہے اور مال محکوم علیہ ہے۔

۱۸۲۸ — اَلْعِلْمُ يُرْشِدُكَ اِلٰى مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ وَالزُّهْدُ يُسَهِّلُ لَكَ الطَّرِيْقَ اِلَيْهِ

علم تجھ کو اس کی ہدایت کرے گا جس کا اللہ نے تجھے حکم دیا ہے اور زہد تجھ کو اللہ تک پہنچنے والے راستے کو آسان کر دے گا۔

۱۸۲۹ — اَلْمَالُ يُكْرِمُ صَاحِبَهٗ فِى الدُّنْيَا وَيُهِيْنُهٗ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ

دولت اپنے صاحب کو دنیا میں مکرم کرتی ہے اور اللہ سبحانہٗ کے نزدیک ہلکا بنا دیتی ہے۔

۱۸۳۰ — اَلْجُبْنُ وَالْحِرْصُ وَالْبُخْلُ غَرَائِزُ سُوْءٍ يَجْمَعُهَا سُوْءُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ

بزدلی لالچ اور بخل بری خصلتیں ہیں اور یہ اللہ سبحانہٗ کے ساتھ بدگمانی رکھنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

۱۸۳۱ — اَلْمَالُ يُكْرِمُ صَاحِبَهٗ مَا بَذَلَهٗ وَيُهِيْنُهٗ مَا بَخِلَ بِهٖ

مال اپنے رکھنے والے کو جو اسے خرچ کرتا بزرگ بناتا ہے جو اس میں بخیلی کرتا ہے اس کو شرمندہ کرتا ہے۔

۱۸۳۲ — اَلْفَقِيْهُ كُلُّ الْفَقِيْهِ مَنْ لَمْ يُقَنِّطِ
تمام فقیہوں کا فقیہ (دانا) وہ ہے جو اللہ کی

النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَلَمْ يُؤَيِّسْهُمْ
رحمت سے انسانوں کو مایوس نہ ہونے دے اور نہ

مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ
ہی راحتِ پروردگار کے (محض) آسرے میں مبتلا رکھے۔

۱۸۳۳ — العَالِمُ كُلُّ العَالِمِ مَنْ لَمْ يَمْنَعِ الْعِبَادَ
تمام عالموں کا عالم وہ جو بندوں کو اللہ کی رحمت پر

الرَّجَاءَ لِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَلَمْ يُؤْمِنْهُمْ مَكْرَ اللّٰهِ
تکیہ کرنے سے نہ روکے اور نہ ہی اللہ کی چال سے انسانوں

کو امن میں رکھے۔

۱۸۳۴ — اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ
مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت

الدُّنْيَا وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ حَرْثُ الْاٰخِرَةِ
ہیں اور عملِ صالح آخرت کی کھیتی

ہے۔

۱۸۳۵ —— اَلْمُحْتَكِرُ الْبَخِيلُ جَامِعٌ لِمَنْ لَا يَشْكُرُهُ

ذخیرہ اندوز بخیل اپنے ناشکروں کے لیے جمع کرنے والا اور

وَقَادِمٌ عَلَى مَنْ لَا يَعْذِرُهُ

اس کے سامنے وارد ہونے والا ہے جو معذرت قبول نہیں کرے گا۔

۱۸۳۶ —— اَلْكَرَمُ اِيْثَارُ عُذُوبَةِ الثَّنَاءِ عَلَى حُبِّ الْمَالِ

کرم درحقیقت مال کی محبت پر مدح وستائش کی

چاشنی کو ترجیح دینے کا نام ہے۔

۱۸۳۷ —— اَلزُّهْدُ تَقْصِيرُ الْآمَالِ وَاِخْلَاصُ الْاَعْمَالِ

زُہد امیدوں کے کوتاہ کرنے اور اعمال کو اخلاص سے

انجام دینے کا نام ہے۔

۱۸۳۸ —— اَلْاَخُ الْمُكْتَسَبُ فِي اللهِ اَقْرَبُ الْاَقْرِبَاءِ

اللہ کی خاطر بنایا گیا بھائی (دوست) سب سے

وَاَرْحَمُ مِنَ الْاُمَّهَاتِ وَالْاٰبَاءِ

قریب ترین رشتہ دار اور ماں باپ سے بڑھ کر رحم دل ہوتا ہے۔

۱۸۳۹ —— اَللُّؤْمُ اِيْثَارُ حُبِّ الْمَالِ عَلَى لَذَّةِ الْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ

پستی یہ ہے کہ مال کی محبت کو حمد وثنا کی لذت پر ترجیح دی جائے۔

۱۸۴۰ — اَلْعَامِلُ بِجَهْلٍ كَالسَّائِرِ عَلٰى غَيْرِ
جہالت کے ساتھ عمل کرنے والا ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی

طَرِيْقٍ فَلَا يَزِيْدُهٗ جِدُّهٗ فِي السَّيْرِ اِلَّا
الگ راستے پر کوئی چلنے والا کہ جس کی حرکت و کوشش

بُعْدًا عَنْ حَاجَتِهٖ
اس کو اپنے مطلب سے دور کر دے۔

۱۸۴۱ — اَلْمَرْءُ يُوْزَنُ بِقَوْلِهٖ وَيُقَوَّمُ بِفِعْلِهٖ
مرد اپنے قول سے وزن اور اپنے فعل سے مقام پاتا ہے

فَقُلْ مَا تَرْجَحُ زِنَتُهٗ وَافْعَلْ مَا
پس تو وہ بات کہہ جس کا وزن زیادہ ہو اور وہ کام انجام

تَجِلُّ قِيْمَتُهٗ
دے جو تیری قیمت کو جلیل تر کر دے۔

۱۸۴۲ — اَلْكَذَّابُ مُتَّهَمٌ فِيْ قَوْلِهٖ وَاِنْ قَوِيَتْ
جھوٹا اپنے اقوال میں تہمت کا شکار ہوتا ہے اگرچہ کہ اس

حُجَّتُهٗ وَصَدَقَتْ لَهْجَتُهٗ
کی حجت قوی ہی کیوں نہ ہو اور اس کے لہجے میں صداقت ہی کیوں نہ ہو۔

۱۸۴۳ ـــــ اَلنَّاسُ اَبْنَاءُ الدُّنْيَا وَالْوَلَدُ مَطْبُوعٌ عَلٰى حُبِّ اُمِّهِ

لوگ دنیا کی اولاد ہیں اور بیٹے پر اپنی ماں کی محبت ہی کی چھاپ ہوتی ہے۔

۱۸۴۴ ـــــ اَلْعَاقِلُ مَنِ اتَّهَمَ رَأْيَهُ وَلَمْ يَثِقْ بِكُلِّ مَا تُسَوِّلُ لَهُ نَفْسُهُ

عقلمند وہ ہے کہ جو اپنی رائے کو (بھی) قابلِ تہمت سمجھتا ہے اور وہ ان تمام باتوں پر اعتبار نہیں کرتا کہ جن کو اس کا نفس صحیح سمجھتا ہے۔

۱۸۴۵ ـــــ اَلْمُؤْمِنُ حَيٌّ غَنِيٌّ مُوْقِنٌ تَقِيٌّ

مومن زندہ (روح) تونگر صاحبِ یقین اور پرہیزگار ہوتا ہے۔

۱۸۴۶ ـــــ اَلْمُنَافِقُ وَقِحٌ غَبِيٌّ مُتَمَلِّقٌ شَقِيٌّ

منافق بے شرم، کند ذہن، چاپلوس اور بدبخت ہوتا ہے۔

۱۸۴۷ ـــــ اَلْكَلَامُ بَيْنَ خَلَّتَيْ سُوْءٍ هُمَا الْاِكْثَارُ

انسان کا کلام دو بُری خصلتوں کے درمیان واقع ہے

وَالْإِقْلَالُ فَالْإِكْثَارُ هَذَرٌ وَالْإِقْلَالُ
اور وہ دونوں کثرت اور قلت ہیں۔ کثرت (دراصل)

عِيٌّ وَحَصَرٌ
بیہودہ پن اور قلت گونگا پن اور عاجزی ہے۔

۱۸۴۸ — اَلْإِيمَانُ وَالْإِخْلَاصُ وَالْيَقِينُ وَالْوَرَعُ
ایمان، اخلاص، یقین اور پرہیزگاری (دراصل)

اَلصَّبْرُ وَالرِّضَا بِمَا يَأْتِي بِهِ الْقَدَرُ
صبر و رضا ہیں کہ جو (قضا و قدر) کا نتیجہ ہیں۔

۱۸۴۹ — اَلصَّدِيقُ إِنْسَانٌ هُوَ أَنْتَ إِلَّا أَنَّهُ غَيْرُكَ
تیرا دوست بالکل تجھ جیسا ہی انسان ہے مگر یہ کہ وہ تیرے علاوہ کوئی اور ہے۔

۱۸۵۰ — اَلْمُشَاوَرَةُ رَاحَةٌ لَكَ وَتَعَبٌ لِغَيْرِكَ
مشورہ کرنا تیرے لیے راحت اور تیرے غیر کے لیے باعث رنج و تعب ہے۔

۱۸۵۱ — اَلذِّكْرُ يُؤْنِسُ اللُّبَّ وَيُنِيرُ الْقَلْبَ
(اللہ کی) یاد اور ذکر عقل کو انس، دل کے نور

وَيَسْتَنْزِلُ الرَّحْمَةَ
اور رحمت کے نزول کا سبب ہے۔

۱۸۵۲ —— اَوَّلُ عِوَضِ الْحَلِيْمِ عَنْ حِلْمِهٖ اَنَّ النَّاسَ
بردبار کو اس کے حلم کا سب سے پہلا بدلہ یہ ملتا ہے کہ
كُلَّهُمْ اَنْصَارُهٗ عَلٰى خَصْمِهٖ
سب لوگ اس کے جھگڑے پر اس کے حمایتی ہو جاتے ہیں۔

۱۸۵۳ —— اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَالْمَوْتُ
دنیا مومن کا قیدخانہ اور موت اس کے لیے
تُحْفَتُهٗ وَالْجَنَّةُ مَاوٰهُ
تحفہ اور جنت اس کی قرارگاہ ہوتی ہے۔

۱۸۵۴ —— اَلدُّنْيَا جَنَّةُ الْكَافِرِ وَالْمَوْتُ
دنیا کافر کی جنت اور موت اس کی بنیادوں کو
مُشْخِصُهٗ وَالنَّارُ مَثْوَاهُ
اکھاڑنے والی اور آگ اس کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔

۱۸۵۵ —— اَلْعَمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ اَرْبَحُ وَلِسَانُ
اللہ کی اطاعت کے ساتھ عمل سب سے زیادہ سودمند

الصِّدْقُ أَزْيَنُ وَأَنْجَحُ
اور سچی زبان سب سے زینت دینے والی اور سب
سے زیادہ نجات دینے والی ہوتی ہے۔

۱۸۵۶ —— الكَرِيمُ إِذَا قَدَرَ صَفَحَ وَإِذَا مَلَكَ
مرد کریم قادر ہونے پر درگزر سے کام لیتا ہے اور
سَمَحَ وَإِذَا سُئِلَ أَنْجَحَ
مالک ہونے پر خود بخشش کرتا ہے اور مانگے جانے پر
حاجت براری کرتا ہے۔

۱۸۵۷ —— الغَدْرُ بِكُلِّ أَحَدٍ قَبِيحٌ وَهُوَ
غداری ہر ایک کے لیے بہت بری ہے لیکن وہ
بِذَوِي القُدْرَةِ وَالسُّلْطَانِ أَقْبَحُ
صاحب قدرت اور سلطنت کے لیے سب سے زیادہ بری ہے۔

۱۸۵۸ —— الوَفَاءُ تَوْأَمُ الأَمَانَةِ وَزَيْنُ الأُخُوَّةِ
وفاداری امانت کی ہمزاد ہے اور بھائی چارگی کی زینت ہے۔

۱۸۵۹ —— الشَّرَهُ يَشِينُ النَّفْسَ وَيُفْسِدُ الدِّينَ
حرص کا غلبہ نفس کو عیب دار اور دین کو فاسد

وَيُزْرِي بِالْفُتُوَّةِ
اور جواں مردی کو پست کر دیتا ہے۔

۱۸۶۰ — الْوَرَعُ يُصْلِحُ الدِّينَ وَيَصُونُ النَّفْسَ
پرہیزگاری دین کی اصلاح کرتی ہے نفس کو بچاؤ میں

وَيُزَيِّنُ الْمُرُوَّةَ
رکھتی ہے اور آدمیت کو زینت دیتی ہے۔

۱۸۶۱ — الْعَاقِلُ مَنْ زَهِدَ فِي دُنْيَا فَانِيَةٍ
عقلمند وہ ہے کہ جو فنا ہونے والی پست مرتبہ دنیا

دَنِيَّةٍ وَرَغِبَ فِي جَنَّةٍ سَنِيَّةٍ
میں زہد اختیار کرتا ہے اور اس جنت کی طرف رغبت

خَالِدَةٍ عَالِيَةٍ
اختیار کرتا ہے جو عمدہ جاودانی اور بلند مرتبہ ہے۔

۱۸۶۲ — الصَّبْرُ أَفْضَلُ سَجِيَّةٍ وَالْعِلْمُ أَشْرَفُ
صبر سب سے افضل خو اور علم سب سے شرف

حِلْيَةٍ وَعَطِيَّةٍ
والا لباس اور عطیہ ہے۔

۱۸۶۳ —— اِنْتِبَاهُ الْعُيُوْنِ لَا يَنْفَعُ مَعَ غَفْلَةِ الْقُلُوْبِ
آنکھوں کی بیداری دلوں کو غفلت کے ساتھ کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔

۱۸۶۴ —— اَلْمُتَّقِیْ مَنِ اتَّقَی الذُّنُوْبَ وَالْمُتَنَزِّہُ مَنْ تَنَزَّہَ عَنِ الْعُیُوْبِ
متقی وہ ہے کہ جو گناہوں سے بچے اور پاکیزہ وہ ہے کہ جو عیبوں سے پاکیزہ ہے۔

۱۸۶۵ —— اَلْفِكْرُ فِی الْاَمْرِ قَبْلَ مُلَابَسَتِهٖ يُؤْمِنُ الزَّلَلَ
کسی کام میں فکر قبل اس کے کہ اسے انجام دیا جائے، خطاؤں سے بچانے کا سبب ہے۔

۱۸۶۶ —— اَلطَّاعَةُ جُنَّةُ الرَّعِیَّةِ وَالْعَدْلُ جُنَّةُ الدُّوَلِ
اطاعت رعایا کی ڈھال اور عدل حکومت کیلئے ڈھال ہے۔

۱۸۶۷ —— اَلصَّبْرُ اَنْ یَحْتَمِلَ الرَّجُلُ مَا یَنُوْبُهٗ وَیَکْظِمَ مَا یُغْضِبُهٗ
صبر یہ ہے کہ مرد جو کچھ اس کو حالات پیش آئیں برداشت کرے اور اپنے غضب کو کچلتا رہے۔

۱۸۶۸ —— اَلصَّفْحُ اَنْ یَّعْفُوَ الرَّجُلُ عَمَّا یَجْنِیْ
درگزر یہ ہے کہ انسان اپنے ساتھ کی گئی زیادتی کو
عَلَیْهِ وَیَحْلُمَ عَمَّا یَغِیْظُهٗ
معاف کر دے اور جو چیز اسے غیظ میں لا رہی ہے
اس پر حلم اختیار کرے۔

۱۸۶۹ —— اَلْجَزَعُ لَا یَدْفَعُ الْقَدَرَ وَلٰکِنْ یُحْبِطُ الْاَجْرَ
نالہ و زاری (قضا و) قدر کو دفع نہیں کر سکتی مگر اجر
(ثواب) کو حبط کر لیتی ہے۔

۱۸۷۰ —— اَلْحِرْصُ لَا یَزِیْدُ فِی الرِّزْقِ وَلٰکِنْ
لالچ رزق میں کوئی اضافہ نہیں کرتی مگر یہ کہ قدر و
یُذِلُّ الْقَدْرَ
(قیمت) کو گھٹا دیتی ہے۔

۱۸۷۱ —— اَلْحَازِمُ مَنْ لَا یَشْغَلُهُ النِّعْمَةُ
دور اندیش وہ ہے کہ جس کو نعمت عاقبت
عَنِ الْعَمَلِ لِلْعَاقِبَةِ
کے لیے عمل سے نہ روکے۔

۱۸۷۲ —— اَلرَّابِحُ مَنْ بَاعَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ
فائدہ میں وہ ہے کہ جس نے دنیا کا آخرت کے ساتھ سودا
وَاسْتَبْدَلَ بِالْآجِلَةِ عَنِ الْعَاجِلَةِ
کیا اور آنے والی زندگی کو اس فریب زندگانی سے بدل لیا۔

۱۸۷۳ —— اَلشَّرَهُ مَرْكَبُ الْحِرْصِ وَالْهَوٰى مَرْكَبُ الْفِتْنَةِ
شر لالچ کی اور خواہش نفس فتنہ کی سواری ہے۔

۱۸۷۴ —— اَلْبَلَاغَةُ مَا سَهُلَ عَلَى الْمَنْطِقِ وَ
بلاغت از روئے کلام سادہ (الفاظ) اور از روئے فہم
خَفَّ عَلَى الْفِطْنَةِ
آسان (معنٰی) کو کہتے ہیں۔

۱۸۷۵ —— اَلنَّاسُ كَصُوَرٍ فِي الصَّحِيفَةِ كُلَّمَا طُوِيَ
انسان کسی تصویروں والی کتاب کی طرح ہیں کہ جس
بَعْضُهَا نُشِرَ بَعْضُهَا
کی ایک تصویر پلٹی جاتی ہے تو دوسری سامنے آجاتی ہے۔

۱۸۷۶ —— اَلدُّنْيَا صَفْقَةُ مَغْبُونٍ وَالْإِنْسَانُ
دنیا ایک گھاٹے کا سودا ہے اور انسان اس

مَغْبُونٌ بِهَا
گھاٹے کے سودے کا خریدار ہے۔

۱۸۷۷ —— اَلْبَخِيلُ يَبْخَلُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْيَسِيرِ
کنجوس اپنی دنیا کے تھوڑے حصّے کے لیے بھی اپنی ذات

مِنْ دُنْيَاهُ وَيَسْمَحُ لِوُرَّاثِهٖ بِكُلِّهَا
پر کنجوسی کرتا ہے اور جبکہ اپنے وارثوں کو اپنی پوری دنیا
بخش دیتا ہے۔

۱۸۷۸ —— اَلْمَالُ يَرْفَعُ صَاحِبَهٗ فِى الدُّنْيَا
دولت اپنے ساتھی کو دنیا میں بلندی دیتی ہے

وَيَضَعُهٗ فِى الْاٰخِرَةِ
اور آخرت میں اس کو پست کر دیتی ہے۔

۱۸۷۹ —— اَعْمَالُ الْعِبَادِ فِى الدُّنْيَا نُصْبُ
بندوں کے دنیا میں اعمال (درحقیقت) ان کی

اَعْيُنِهِمْ فِى الْاٰخِرَةِ
آخرت کے مقامِ نگاہ ہیں۔

۱۸۸۰ —— اَلْمَرْءَۃُ شَرٌّ کُلُّهَا وَشَرٌّ مِنْهَا لَا بُدَّ مِنْهَا
عورت سراسر شر ہے اور اس کے شر میں یہ بات بھی
شامل ہے کہ اس کے بغیر گزارا نہیں ہے۔

۱۸۸۱ —— اَلشَّهَوَاتُ اٰفَاتٌ قَاتِلَاتٌ وَخَیْرُ
جسم اور نفس کی خواہشات (دراصل) قتل کرنے والی
دَوَائِهَا اِقْتِنَاءُ الصَّبْرِ عَنْهَا
آفات ہیں اور ان کی بہترین دوا ان خواہشوں سے
صبر کرنے والی قناعت اختیار کرنے میں ہے۔

۱۸۸۲ —— اَلْحَسَدُ دَاءٌ عَیَاءٌ لَا یَزُوْلُ اِلَّا بِهَلْكِ
حسد وہ خطرناک مرض ہے جو حاسد کی ہلاکت یا حسد
الْحَاسِدِ اَوْ مَوْتِ الْمَحْسُوْدِ
کیے جانے والے کی موت کے بعد ہی زائل ہوتا ہے۔

۱۸۸۳ —— اَلذُّنُوْبُ الدَّاءُ وَالدَّوَاءُ الْاِسْتِغْفَارُ
گناہ ایک بیماری ہے اور اس کی دوا استغفار ہے
وَالشِّفَاءُ اَنْ لَا تَعُوْدَ
اور اس کی شفا یہ ہے کہ تو اس گناہ کا دوبارہ ارتکاب نہ کر۔

۱۸۸۴ ــــ اَلْحَسَدُ يَاكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ
حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے کہ آگ ایندھن
کو کھا جاتی ہے۔

۱۸۸۵ ــــ اَلصَّبْرُ صَبْرَانِ صَبْرٌ عَلٰى مَا تَكْرَهُ
صبر درحقیقت دو قسم کے ہیں ایک وہ صبر جو اس شے

وَصَبْرٌ عَمَّا تُحِبُّ
پر اختیار کرے جو تجھے مکروہ لگتی ہے اور ایک صبر وہ
جو تو اس شے کے فراق پر اختیار کرے جو تجھے محبوب ہے۔

۱۸۸۶ ــــ اَلصَّبْرُ اَحْسَنُ حُلَلِ الْاِيْمَانِ وَ
صبر ایمان کا سب سے بہتر لباس ہے اور انسان

اَشْرَفُ خَلَائِقِ الْاِنْسَانِ
کا سب سے شرف والا خُلق ہے۔

۱۸۸۷ ــــ اَلشَّكُّ يُفْسِدُ الْيَقِيْنَ وَيُبْطِلُ الدِّيْنَ
شک یقین کو فاسد اور دین کو باطل کر دیتا ہے۔

۱۸۸۸ ــــ اَلْكَيِّسُ مَنْ اَحْيَا فَضَائِلَهُ وَاَمَاتَ
ذہین وہ ہے جس نے اپنے فضائل کو زندگی دی ہے اور

رَدَائِلَهُ بِقَمْعِهِ شَهْوَتَهُ وَهَوَاهُ
اپنے کمینے پن کو مار دیا اپنی شہوت اور اپنی ہوا و ہوس کو کچل کر۔

۱۸۸۹ —— اَلْاَمَلُ كَالسَّرَابِ يَغُرُّ مَنْ رَآهُ وَ
امید ایک سراب کی مانند ہے جو اپنے دیکھنے والے

يُخْلِفُ مَنْ رَجَاهُ
کو دھوکا دیتا ہے اور اپنے آپ سے توقع رکھنے والے
سے (گویا) وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۱۸۹۰ —— اَلسُّلْطَانُ الْجَائِرُ وَالْعَالِمُ الْفَاجِرُ
ظالم سربراہ اور فاجر عالم انسانوں میں سب سے

اَشَدُّ النَّاسِ نِكَايَةً
زیادہ اذیت پہنچانے والے ہوتے ہیں۔

۱۸۹۱ —— اِسْتِكَانَةُ الرَّجُلِ فِي الْعَزْلِ بِقَدْرِ
انسان کی دورِ معزولی میں خواری اس کے دورِ

شَرِّهِ فِي الْوِلَايَةِ
حکومت میں اس کے شر کے مطابق ہوتی ہے۔

۱۸۹۲ —— اِكْمَالُ الْمَعْرُوفِ اَحْسَنُ مِنْ اِبْتِدَائِهِ
نیکی کی تکمیل سب سے زیادہ بہترین طور پر خود اس کے آغاز سے ہوتی ہے۔

۱۸۹۳ —— اَلْکَافِرُ خِبٌّ لَئِیْمٌ خَؤُوْنٌ مَغْرُوْرٌ

کافر مکر کرنے والا، کمین، خیانت کار، اپنی جہالت سے

بِجَهْلِهٖ مَغْبُوْنٌ

دھوکا کھائے ہوئے اور گھاٹا اٹھانے والا ہوتا ہے۔

۱۸۹۴ —— اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ مَاْمُوْنٌ عَلٰی

مومن ذہین مگر بھولا، کریم، اپنے نفس پر امین، احتیاط

نَفْسِهٖ حَذِرٌ مَحْزُوْنٌ

کرنے والا اور غمگین رہتا ہے۔

۱۸۹۵ —— اَلرَّاضِیْ عَنْ نَفْسِهٖ مَغْبُوْنٌ ،

جو اپنے نفس پر راضی ہے وہ گھاٹا اٹھانے والا اور

وَالْوَاثِقُ بِهَا مَفْتُوْنٌ

جو اپنے نفس پر اعتبار رکھتا ہے وہ فتنوں میں مبتلا ہونیوالا ہے۔

۱۸۹۶ —— اَلشَّرِیْرُ لَا یَظُنُّ بِاَحَدٍ خَیْرًا لِاَنَّهٗ

شریر کسی کے بارے میں نیک گمان نہیں رکھتا اسلیے کہ وہ

لَا یَرَاهُ اِلَّا بِطَبْعِ نَفْسِهٖ

کچھ نہیں دیکھتا مگر اپنی طبیعتِ نفس کے مطابق۔

۱۸۹۷ ــــــ اَلصَّدِيقُ الصَّدُوقُ مَنْ نَصَحَكَ فِي
سچوں میں سچا وہ ہے جو تیرے عیبوں کے بارے میں
عَيْبِكَ وَحَفِظَكَ فِي غَيْبِكَ وَآثَرَكَ
نصیحت کرے اور تیری غیر موجودگی میں تیری حفاظت
عَلَى نَفْسِهِ
کرے اور تجھ کو اپنے نفس پر ترجیح دے۔

۱۸۹۸ ــــــ اَلْمَرْءُ حَيْثُ وَضَعَ نَفْسَهُ بِرِيَاضَتِهِ
مرد کا مقام وہ ہے کہ جو وہ اپنے آپ کے لیے ذاتی
وَطَاعَتِهِ فَإِنْ نَزَّهَهَا تَنَزَّهَتْ
ریاضت اور اطاعت کے ذریعے بناتا ہے اس لیے کہ اگر وہ
وَإِنْ دَنَّسَهَا تَدَنَّسَتْ۔
اپنے نفس کو پاک کرے وہ پاک ہو جاتا ہے اور اگر اس
کو غلیظ کرے تو وہ غلیظ ہو جاتا ہے۔

۱۸۹۹ ــــــ اَلرَّجُلُ حَيْثُ اخْتَارَ لِنَفْسِهِ إِنْ صَانَهَا
آدمی کا مقام وہ ہے جو وہ اپنے نفس کے لیے اختیار کرتا ہے
ارْتَفَعَتْ وَإِنِ ابْتَذَلَهَا اتَّضَعَتْ
اگر وہ اس کی نگہبانی کرے تو وہ بلندی پاتا ہے اگر وہ

اس سے غفلت اختیار کرے تو اپنے آپ کو پست کرتا ہے۔

۱۹۰۰ —— اَلْعَوَافِیْ اِذَا دَامَتْ جُهِلَتْ وَاِذَا فُقِدَتْ عُرِفَتْ

عافیت اگر دائمی رہے تو وہ پہچانی نہیں جاتی اور اگر وہ زائل ہو جائے تو اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

۱۹۰۱ —— اَلدُّنْیَا اِنِ انْجَلَتِ انْجَلَتْ وَاِذَا جَلَتِ ارْتَحَلَتْ

دنیا اگر آسان ہوتی ہے تو آسان ہوتی چلی جاتی ہے اور بگڑ جاتی ہے تو منہ موڑ لیتی ہے۔

۱۹۰۲ —— اَلْجَوَادُ مَحْبُوْبٌ مَحْمُوْدٌ وَاِنْ لَمْ یَصِلْ مِنْ جُوْدِهٖ اِلٰی مَادِحِهٖ شَیْءٌ وَالْبَخِیْلُ ضِدُّ ذٰلِكَ

صاحب جود و بخشش محبوب اور تعریف کا ہدف بنا رہتا ہے اگرچہ کہ اس کی سخاوت کا کوئی فائدہ اس کی تعریف کرنے والے کو نہ پہنچا ہو۔ اور کنجوس اسی کی ضد ہوتا ہے۔

۱۹۰۳ — اَلْجَائِرُ مَمْقُوتٌ مَذْمُومٌ وَاِنْ لَمْ
جور وستم کرنے والا نفرت اور مذمت کا شکار رہتا
يَصِلْ مِنْ جَوْرِهِ اِلٰى ذَامِّهِ شَيْءٌ
ہے اگرچہ کہ اس کے جور وستم کا کوئی اثر اس کی
وَالْعَادِلُ ضِدُّ ذٰلِكَ
مذمت کرنے والے پر نہ پڑا ہو اور عادل اس کی
ضد ہوتا ہے۔

۱۹۰۴ — اَلْعَاقِلُ مَنْ وَضَعَ الْاَشْيَاءَ مَوَاضِعَهَا
عقلمند وہ ہے جو چیزوں کو ان کے مقام پر
وَالْجَاهِلُ ضِدُّ ذٰلِكَ
پر رکھتا ہے اور جاہل اس کی ضد ہوتا ہے۔

۱۹۰۵ — اَلْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيكَانِ فِي الْاَجْرِ
عالم اور علم حاصل کرنے والا دونوں اجر میں
وَلَا خَيْرَ فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ
شریک ہیں اور ان دونوں کے بیچ میں (یعنی
میں) کوئی خیر نہیں پایا جاتا۔

۱۹۰۶ —— اَلدُّنیا دُوَلٌ فَاَجْمِلْ فِیْ طَلَبِهَا
دنیا ایک گردش ہے پس تو اس کی طلب میں
وَاصْطَبِرْ حَتّٰی تَاتِیَكَ دَوْلَتُكَ
رعایت سے کام لے اور اس وقت تک صبر اختیار کر
کہ تیری اپنی (دنیا کی) گردش تجھ تک پہنچ جائے۔

۱۹۰۷ —— اَلْحُمْقُ الْاِسْتِهْتَارُ بِالْفُضُوْلِ وَمُصَاحَبَةُ
حماقت فضولیات میں مشغول رہنا اور جاہلوں کی
الْجَهُوْلِ
صحبت اختیار کرنے میں ہے۔

۱۹۰۸ —— اَلْحَزْمُ النَّظَرُ فِی الْعَوَاقِبِ وَمُشَاوَرَةُ
احتیاط انجام پر نظر رکھنے اور صاحبانِ عقل کے
ذَوِی الْعُقُوْلِ
ساتھ مشورہ کرنے میں ہے۔

۱۹۰۹ —— اَلتَّوَكُّلُ التَّبَرِّیْ مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ
توکل (تمام) توانائیوں اور قوت سے بیزاری

وَانْتِظَارُ مَا يَأْتِي بِهِ الْقَدَرُ
اختیار کرنے اور (قضاو) قدر کے انتظار کرنے
کا نام ہے۔

۱۹۱۰ —— اَلدَّهْرُ يَوْمَانِ يَوْمٌ لَكَ وَيَوْمٌ عَلَيْكَ
وقت دو طرح کے دلوں پر مشتمل ہے ایک دن
فَإِذَا كَانَ لَكَ فَلَا تَبْطَرْ وَإِذَا كَانَ
تیرے لیے اور ایک دن تجھ پر مسلط ہونے والا لہٰذا
عَلَيْكَ فَاصْطَبِرْ
پہلے دن نہ تو سرکشی اختیار کرو اور دوسرے دن میں تو
صبر و شکیبائی سے کام لے۔

۱۹۱۱ —— أَخُوكَ فِي اللهِ مَنْ هَدَاكَ إِلَى رَشَادٍ
اللہ کے لیے تیرا بھائی وہ ہے جو تجھے راہِ راست
وَنَهَاكَ عَنْ فَسَادٍ وَأَعَانَكَ إِلَى
کی ہدایت کرے اور تجھے فساد میں مبتلا نہ ہونے
إِصْلَاحِ مَعَادٍ
دے اور آخرت کی اصلاح کرنے میں تیری
اعانت کرے۔

۱۹۱۲ —— اَلْكَيِّسُ تَقْوَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَجَنُّبُ
ذہانت اللہ سبحانہٗ سے تقویٰ اختیار کرنے اور حرام کردہ

الْمَحَارِمِ وَاِصْلَاحُ الْمَعَادِ
چیزوں سے اجتناب برتنے اور آخرت کی اصلاح میں ہے۔

۱۹۱۳ —— اَللَّئِيْمُ لَا يَتَّبِعُ اِلَّا شَكْلَهُ وَلَا يَمِيْلُ
پست مرتبہ نہیں پیروی کرتا مگر اپنے ہم شکل کی اور

اِلَّا اِلٰى مِثْلِهِ
ہرگز مائل نہیں ہوتا مگر اپنے مانند کی طرف۔

۱۹۱۴ —— اَلْحَازِمُ مَنْ جَادَ بِمَا فِيْ يَدِهِ وَ
دوراندیش جو کچھ اپنے پاس رکھتا ہے جود و کرم اختیار

لَمْ يُؤَخِّرْ عَمَلَ يَوْمِهِ اِلٰى غَدِهِ
کرکے جبکہ اپنے عمل کو کل پر نہیں چھوڑتا۔

۱۹۱۵ —— اَلْحِكْمَةُ لَا تَحِلُّ قَلْبَ الْمُنَافِقِ
حکمت منافق کے دل میں تحلیل نہیں ہوتی مگر یہ کہ وہ

اِلَّا وَهِيَ عَلٰى اِرْتِحَالٍ
وہاں سے باہر نکل ہی جاتی ہے

۱۹۱۶ —— اَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِنَ الْمَالِ، اَلْعِلْمُ
علم مال سے بہتر ہے ، علم تیری نگہبانی
یَحْرُسُكَ وَاَنْتَ تَحْرُسُ الْمَالَ
کرتا ہے اور تو مال کی نگہبانی کرتا ہے۔

۱۹۱۷ —— اَلشَّرَفُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ بِحُسْنِ
اللہ کے نزدیک برتری حسنِ اعمال سے ملتی ہے
الْاَعْمَالِ لَا بِحُسْنِ الْاَقْوَالِ
نا کہ (محض) اچھی باتیں کرنے سے۔

۱۹۱۸ —— اَلْفَضِیْلَةُ بِحُسْنِ الْکَمَالِ وَمَکَارِمِ
فضیلت حسنِ کمال اور نیک کردار میں ہے نہ کہ
الْاَفْعَالِ لَا بِکَثْرَةِ الْمَالِ وَجَلَالَةِ الْاَعْمَالِ
مال و دولت کی کثرت اور نہ ہی بڑے کام انجام دینے میں۔

۱۹۱۹ —— اَلْاِسْتِصْلَاحُ لِلْاَعْدَاءِ بِحُسْنِ الْمَقَالِ
اچھی گفتگو اور خوبصورت افعال کے ذریعے دشمنوں
وَجَمِیْلِ الْاَفْعَالِ اَهْوَنُ مِنْ مُلَاقَاتِهِمْ
کے ساتھ صلح و آشتی کی طلب اس سے زیادہ آسان

وَمُغَالَبَتِهِمْ بِمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالِ
ہے کہ ان کا سامنا کیا جائے یا ان پر غلبہ پایا جائے
جنگ کی دہشت ناکی کے ذریعے۔

۱۹۲۰ —— اَلصَّبْرُ عَنِ الشَّهْوَةِ عِفَّةٌ وَعَنِ الْغَضَبِ
خواہشات پر صبر عفت کہلاتا ہے اور غیظ و غضب

نَجْدَةٌ وَعَنِ الْمَعْصِيَةِ وَرَعٌ
پر صبر بلندیٔ مرتبہ ہوتا ہے اور گناہوں پر صبر پرہیزگاری
کہلاتا ہے۔

۱۹۲۱ —— اَلسَّخَاءُ اَنْ تَكُوْنَ بِمَالِكَ مُتَبَرِّعًا
سخاوت یہ ہے کہ تو اپنے مال کے ساتھ خوب عطا کرنے

وَعَنْ مَالِ غَيْرِكَ مُتَوَرِّعًا
والا ہو جا اور غیر کے مال سے پرہیزگاری اختیار کر۔

۱۹۲۲ —— اَلْفَقِيْرُ الرَّاضِيْ نَاجٍ مِنْ حَبَائِلِ
وہ فقیر جو راضی رہتا ہے ابلیس کے پھندے

اِبْلِيْسَ وَالْغَنِيُّ وَاقِعٌ فِيْ حَبَائِلِهٖ
سے بچا ہوا ہے جبکہ تونگر اس کے دامِ فریب کا
شکار ہونے والا ہے۔

۱۹۲۳ —— اَللَّئِیمُ لَا یُرجیٰ خَیرُہٗ وَلَا یَسلَمُ
پست مرتبہ سے کبھی اس کے خیر کی امید نہیں رکھی جا

مِن شَرِّہٖ وَلَا یُؤمَنُ مِن غَوَائِلِہٖ
سکتی اور نہ ہی اس کے شر سے سلامتی مل سکتی اور نہ ہی
اس کی پریشانیوں سے امن مل سکتا ہے۔

۱۹۲۴ —— اَلمُتَّقُونَ اَنفُسُھُم عَفِیفَۃٌ وَحَاجَاتُھُم
متقین کے نفوس عفت والے ان کی ضرورتیں تھوڑی

خَفِیفَۃٌ وَخَیرَاتُھُم مَأمُولَۃٌ وَ
ان سے نیکیوں کی امید اور ان کی بدی سے

شُرُورُھُم مَأمُونَۃٌ
ہمیشہ امان ملتی ہے۔

۱۹۲۵ —— اَلمُتَّقُونَ اَنفُسُھُم قَانِعَۃٌ وَشَھَوَاتُھُم
متقی وہ ہیں جن کے نفوس قناعت والے جن کی

مَیِّتَۃٌ وَوُجُوھُھُم مُستَبشِرَۃٌ
(ناجائز) خواہشیں مردہ جن کے چہرے شگفتہ

وَقُلُوبُھُم مَحزُونَۃٌ
اور جن کے دل غمگین رہتے ہیں۔

۱۹۲۶ — اَلْمُؤْمِنُ دَائِمُ الذِّكْرِ كَثِيرُ الْفِكْرِ
مومن ہمیشہ (اللہ کی) یاد میں، کثیر فکر میں،
عَلَى النَّعْمَاءِ شَاكِرٌ وَفِي الْبَلَاءِ صَابِرٌ
نعمتوں پر شکر کرنے میں، بلاؤں میں صابر ہوتا ہے۔

۱۹۲۷ — اَلدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ
دنیا وہ ایک موجود متاع ہے کہ جس میں نیک اور
وَالْفَاجِرُ وَالْآخِرَةُ دَارُ حَقٍّ يَحْكُمُ فِيهَا
بدکار دونوں کھا رہے ہیں اور آخرت وہ حق کا گھر ہے
مَلِكٌ قَادِرٌ
کہ جس میں قادر بادشاہ (اپنا) حکم سنانے والا ہے۔

۱۹۲۸ — اَلْإِسْلَامُ هُوَ التَّسْلِيمُ، وَالتَّسْلِيمُ
اسلام تسلیم ہے، تسلیم
هُوَ الْيَقِينُ، وَالْيَقِينُ هُوَ التَّصْدِيقُ
یقین ہے، یقین تصدیق ہے،
وَالتَّصْدِيقُ هُوَ الْإِقْرَارُ، وَالْإِقْرَارُ هُوَ
تصدیق اقرار ہے، اقرار

الْاَدَاءَ ، وَالْاَدَاءُ هُوَ الْعَمَلُ

ادائیگی ہے اور ادائیگی عمل ہے۔

۱۹۲۹ ـــــ اَلْعَاقِلُ اِذَا عَلِمَ عَمِلَ وَاِذَا عَمِلَ

عقل مند جب علم پاتا ہے تو عمل کرتا ہے اور جب

اَخْلَصَ وَاِذَا اَخْلَصَ اِعْتَزَلَ

عمل کرتا ہے تو خلوص اختیار کرتا ہے اور جب

خلوص اختیار کرتا ہے تو گوشہ نشین ہو جاتا ہے۔

۱۹۳۰ ـــــ اَلتَّؤُدَةُ مَمْدُوحَةٌ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ

سوچ وسمجھ ہر کام میں قابلِ تعریف ہے سوائے نیکی

اِلَّا فِیْ فُرَصِ الْخَیْرِ

کرنے کے موقعوں پر (نیکی فوراً انجام دو)

۱۹۳۱ ـــــ اَلْاِسْرَافُ مَذْمُومٌ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ اِلَّا فِیْ

فضول خرچی ہر کام میں مذموم ہے سوائے

اَفْعَالِ الْبِرِّ

نیک کاموں کے۔

۱۹۳۲ ـــــ اَلْاِفْضَالُ اَفْضَلُ قِنْیَةٍ وَالسَّخَاءُ

صاحبِ فضیلت ہونا سب سے برتر ذخیرہ ہے اور

اَحسَنُ حِلیَۃٍ

سخاوت سب سے اچھا لباس ہے

۱۹۳۳ —— اَلعَقلُ اَجمَلُ زِینَۃٍ وَالعِلمُ اَشرَفُ مَزِیَّۃٍ

عقل سب سے جمیل زینت ہے اور علم سب سے شرف والی صفت ہے۔

۱۹۳۴ —— اَلشِّرکَۃُ فِی المُلکِ تُؤَدِّی اِلَی الاِضطِرَابِ

اقتدار میں شراکت بدانتظامی کا باعث ہوتی ہے۔

۱۹۳۵ —— اَلشِّرکَۃُ فِی الرَّاۡیِ تُؤَدِّی اِلَی الصَّوَابِ

رائے میں شراکت درستگی کی طرف لے جاتی ہے۔

۱۹۳۶ —— اَلعِلمُ مَقرُونٌ بِالعَمَلِ فَمَن عَلِمَ عَمِلَ

علم عمل کا ساتھی ہے پس جو علم پاتا ہے عمل کرتا ہے۔

۱۹۳۷ —— اَلعِلمُ یَهتِفُ بِالعَمَلِ فَاِن اَجَابَهُ وَاِلَّا ارتَحَلَ

علم عمل کو پکارتا ہے پس اگر وہ اس کو جواب دے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ رخصت ہو جاتا ہے۔

۱۹۳۸ —— اَلْمُؤْمِنُ اَلدُّنْیَا مِضْمَارُہٗ، وَالْعَمَلُ
مومن کی دنیا اس کے لیے میدان ہے، عمل اس کی
ھِمَّتُہٗ، وَالْمَوْتُ تُحْفَتُہٗ، وَالْجَنَّةُ سُبْقَتُہٗ
ہمت ہے، موت اس کا تحفہ ہے اور جنت اس کی پیشقدمی ہے۔

۱۹۳۹ —— اَلْکَافِرُ اَلدُّنْیَا جَنَّتُہٗ، وَالْعَاجِلَةُ ھِمَّتُہٗ
کافر کی دنیا اس کی جنت ہے، اور عجلت (ہی) اس کی
وَالْمَوْتُ شَقَاوَتُہٗ، وَالنَّارُ غَایَتُہٗ
ہمت ہے اور موت اس کی بدبختی ہے اور آگ اس
کا ٹھکانہ ہے۔

۱۹۴۰ —— اَلْاُمُوْرُ بِالتَّقْدِیْرِ لَا بِالتَّدْبِیْرِ
امور تقدیر سے وابستہ ہیں نا کہ تدبیر سے۔

۱۹۴۱ —— اَلْقَلِیْلُ مَعَ التَّدْبِیْرِ اَبْقٰی مِنَ الْکَثِیْرِ مَعَ التَّبْذِیْرِ
تدبیر کے ساتھ قلیل میں زیادہ بقا ہے بدنظمی کے ساتھ
کثیر کے مقابلے میں۔

۱۹۴۲ —— اَلتَّثَبُّتُ خَیْرٌ مِنَ الْعَجَلَةِ اِلَّا فِیْ
عجلت کے مقابلے میں ثبات اچھا ہوتا ہے مگر

فُرَصِ الْبِرِّ
مگر نیکی کے موقعوں کے علاوہ۔

۱۹۴۳ ـــــ اَلْعَجَلَةُ مَذْمُوْمَةٌ فِيْ كُلِّ اَمْرٍ اِلَّا فِيْمَا يَدْفَعُ الشَّرَّ
عجلت ہر کام میں مذموم ہے مگر یہ کہ کسی شر کو دفع کیا جائے۔

۱۹۴۴ ـــــ اَلْاِنْصَافُ مِنَ النَّفْسِ كَالْعَدْلِ فِي الْاِمْرَةِ
(اپنے) نفس کے ساتھ انصاف امارت میں عدالت کرنے کے مانند ہے۔

۱۹۴۵ ـــــ اَلتَّوَاضُعُ مَعَ الرِّفْعَةِ كَالْعَفْوِ مَعَ الْقُدْرَةِ
بلند مرتبہ ہو کر تواضع قدرت رکھتے ہوئے معاف کرنے کے مانند ہے۔

۱۹۴۶ ـــــ اَلْجُنُوْدُ عِزُّ الدِّيْنِ وَحُصُوْنُ الْوُلَاةِ
فوج دین کی عزت اور فرمانرواؤں کے قلعے ہیں۔

۱۹۴۷ ـــــ اَلْعَدْلُ قِوَامُ الرَّعِيَّةِ وَجَمَالُ الْوُلَاةِ
عدل عوام کا استحکام اور فرمانرواؤں کا جمال ہے۔

۱۹۴۸ ـــــ اَلْعَاقِلُ مَنْ صَانَ لِسَانَهُ عَنِ الْغِيْبَةِ

عقلمند وہ ہے کہ جس نے اپنی زبان کو غیبت سے محفوظ رکھا ہے۔

۱۹۴۹ ـــــ اَلْمُؤْمِنُ مَنْ طَهَّرَ قَلْبَهُ مِنَ الدَّنِيَّةِ

مومن وہ ہے کہ جس نے اپنے دل کو آلودگی سے طاہر کر دیا۔

۱۹۵۰ ـــــ اَلْمَالُ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهِ اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْهُ

مال اپنے صاحب پر وبال ہے سوائے اس کے جو کچھ آگے بھیج دیا ہے۔

۱۹۵۱ ـــــ اَلنِّسَاءُ لَحْمٌ عَلٰى وَضَمٍ اِلَّا مَا ذُبَّ عَنْهُ

عورتیں وہ گوشت ہیں جو قصاب کے تختے پر رکھا ہوا ہے مگر وہ (محفوظ ہیں) جن کی حفاظت کر لی جائے۔

۱۹۵۲ ـــــ اَلْعَقْلُ اَصْلُ الْعِلْمِ وَدَاعِيَةُ الْفَهْمِ

عقل علم کی جڑ اور فہم کو دعوت دیتی ہے۔

۱۹۵۳ ـــــ اَلدُّنْيَا ظِلُّ الْغَمَامِ وَحُلْمُ الْمَنَامِ

دنیا ابر کا سایہ اور خوابوں کا خواب ہے۔

۱۹۵۴ —— اَلْمَوْتُ اَلْزَمُ لَكُمْ مِنْ ظِلِّكُمْ وَاَمْلَكُ
موت تم پر تمہارے سائے سے زیادہ مسلط رہتی ہے

بِكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ
اور تمہارے نفوس کی تم سے زیادہ مالک ہے۔

۱۹۵۵ —— اَلْحَقُوْدُ مُعَذَّبُ النَّفْسِ مُتَضَاعِفُ الْهَمِّ
کینہ پرور عذاب نفس میں گرفتار اور اپنی پریشانی بڑھانے والا ہے۔

۱۹۵۶ —— اَلْحَسُوْدُ دَائِمُ السُّقْمِ وَاِنْ كَانَ صَحِيْحَ
حاسد دائمی بیمار ہے اگرچہ کہ وہ جسمانی طور

الْجِسْمِ
پر سالم ہو۔

۱۹۵۷ —— اَلْمُؤْمِنُ قَرِيْبٌ اَمْرُهُ، بَعِيْدٌ هَمُّهُ
مومن کا امر اسکے قریب ہے اس کی پریشانی دراز ہے

كَثِيْرٌ صَمْتُهُ، خَالِصٌ عَمَلُهُ
اس کی خاموشی زیادہ ہے، اسکا عمل خالص ہے

۱۹۵۸ —— اَلْمُتَّقُوْنَ اَعْمَالُهُمْ زَاكِيَةٌ وَاَعْيُنُهُمْ
متقیوں کے اعمال پاک ان کی آنکھیں رونے

بَاكِيَةٌ وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ
والی اوران کے دل ہیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔

۱۹۵۹ ـــــ اَلْعَاقِلُ يَجْتَهِدُ فِي عَمَلِهِ وَيُقَصِّرُ مِنْ اَمَلِهِ
عاقل اپنے عمل میں جد وجہد کرنے والا اور اپنی امیدوں میں کمی رکھنے والا ہوتا ہے۔

۱۹۶۰ ـــــ اَلْجَاهِلُ يَعْتَمِدُ عَلَى اَمَلِهِ وَيُقَصِّرُ فِي عَمَلِهِ
جاہل اپنی امید پر اعتماد رکھتا ہے اور اپنے عمل میں کمی رکھتا ہے۔

۱۹۶۱ ـــــ اَلْكِبْرُ خَلِيقَةٌ مُرْدِيَةٌ مَنْ تَكَثَّرَ بِهَا قَلَّ
تکبر وہ ہلاک کرنے والی خو ہے کہ جو اس میں بڑھتا ہے درحقیقت وہ گھٹتا ہے۔

۱۹۶۲ ـــــ اَلْجَهْلُ مَطِيَّةٌ شَمُوسٌ مَنْ رَكِبَهَا
جہالت ایک سرکش سواری ہے کہ جو اس
زَلَّ وَمَنْ صَحِبَهَا ضَلَّ
پر سوار ہوا وہ پھسلا اور جو اس کے ہمراہ رہا وہ گمراہ ہوا۔

۱۹۶۳ —— اَللِّسَانُ مِعْيَارٌ اَرْجَحَهُ الْعَقْلُ وَاَطَاشَهُ الْجَهْلُ

زبان وہ معیار ہے کہ جس کو عقل برتری عطا کرتی ہے اور جہل جس معیار کو گرا دیتا ہے۔

۱۹۶۴ —— اِكْتِسَابُ الثَّوَابِ اَفْضَلُ الْاَرْبَاحِ وَالْاِقْبَالُ عَلَى اللّٰهِ رَاْسُ النَّجَاحِ

ثواب کمانا سب سے برتر نفع اور فائدہ ہے اور اللہ کی طرف رخ رکھنا سرِ فتح مندی ہے۔

۱۹۶۵ —— اَلْمُفْلِحُ مَنْ نَهَضَ بِجَنَاحٍ اَوِاسْتَسْلَمَ فَاسْتَرَاحَ

فتح مند وہ ہے جو پروں کے ساتھ پرواز کرتا ہے یا بات مان لیتا ہے اور راحت پاتا ہے۔

۱۹۶۶ —— اَلْعَجْزُ مَعَ لُزُوْمِ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ الْقُدْرَةِ مَعَ رُكُوْبِ الشَّرِّ

نیکی کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے کمزوری شر کو اختیار کر کے طاقت پانے سے بہتر ہے۔

۱۹۶۷ —— اَلْحِرْفَةُ مَعَ الْعِفَّةِ خَیْرٌ مِنَ الْغِنٰی مَعَ الْفُجُوْرِ
عفت کے ساتھ کوئی بھی پیشہ فسق و فجور کی دولتمندی
سے بہتر ہے۔

۱۹۶۸ —— اَلْمُوْقِنُوْنَ وَالْمُخْلِصُوْنَ وَالْمُؤْثِرُوْنَ
یقین رکھنے والے، اخلاص رکھنے والے اور ایثار کرنے
مِنْ رِجَالِ الْاَعْرَافِ
والے وہ مرد ہیں جو اعراف کی بلندیوں پر ہوں گے۔

۱۹۶۹ —— اَلرِّضَا بِالْکَفَافِ خَیْرٌ مِنَ السَّعْیِ
بقدرِ ضرورت روزی ملنے پر راضی رہنا فضول
فِی الْاِسْرَافِ
خرچ کرنے کے لیے محنت کرنے سے بہتر ہے۔

۱۹۷۰ —— اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَفْضَلُ اَعْمَالِ الْخَلْقِ
نیکی کی تلقین مخلوق کے افضل و برتر اعمال میں سے ہے۔

۱۹۷۱ —— اَلْاِسْتِغْنَاءُ عَنِ الْعُذْرِ اَعَزُّ مِنَ الصِّدْقِ
معذرت خواہی سے بے نیاز ہونا سچ بولنے سے
زیادہ باعزت ہے۔

۱۹۷۲ — اَلرُّکُوْنُ اِلَی الدُّنْیَا مَعَ مَا یُعَایَنُ مِنْ غَیْرِھَا جَھْلٌ

دنیا پر فریفتگی باوجود اپنے غیر کو دیکھے ہوئے جہالت ہے۔

۱۹۷۳ — اَلطُّمَانِیْنَةُ اِلٰی کُلِّ اَحَدٍ قَبْلَ الْاِخْتِبَارِ مِنْ قُصُوْرِ الْعَقْلِ

جانچنے سے پہلے بھروسہ کر لینا عقل کی کوتاہی ہے۔

۱۹۷۴ — اَلتَّقْصِیْرُ فِی الْعَمَلِ لِمَنْ وَثِقَ بِالثَّوَابِ عَلَیْهِ غَبْنٌ

اس شخص کا عمل میں کوتاہی کرنا جو اس عمل کے ثواب کے بارے میں باوثوق ہو (دراصل) ایک خسارہ ہے۔

۱۹۷۵ — اِشْتِغَالُ النَّفْسِ بِمَا لَا یَصْحَبُھَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ اَکْبَرِ الْوَھْنِ

(محض) ان چیزوں میں مشغول رہنا جو موت کے بعد اس کے ساتھ نہ ہوں گی سب سے زیادہ ضعفِ عمل ہے۔

۱۹۷۶ —— اَلعَاقِلُ مَنْ غَلَبَ هَوَاہُ وَلَمْ یَبِعْ
عقلمند وہ ہے جو اپنی خواہشات پر غالب آچکا ہو اور اپنی
آخِرَتَہُ بِدُنْیَاہُ
آخرت کو اپنی دنیا کے بدلے نہ بیچا ہو۔

۱۹۷۷ —— اَلحَازِمُ مَنْ لَمْ یَشْغَلْہُ غُرُورُ دُنْیَاہُ
دور اندیش وہ ہے جو اپنی دنیا کے دھوکے میں آکر اپنے
عَنِ العَمَلِ لِاُخْرَاہُ
عملِ آخرت کی مشغولیت کو نہ چھوڑ بیٹھے۔

۱۹۷۸ —— اَلعُمُرُ الَّذِی اَعْذَرَ اللّٰہُ سُبْحَانَہُ
وہ عمر جس میں اللہ سبحانہٗ اولادِ آدم کے ہر عذر کو رَد کر
فِیْہِ اِلَی ابْنِ آدَمَ وَاَنْذَرَ السِّتُّوْنَ
دیتا ہے اور اس کو سرزنش کرتا ہے ساٹھ سال ہے۔

۱۹۷۹ —— اَلعُمُرُ الَّذِی یَبْلُغُ الرَّجُلُ فِیْہِ
وہ عمر کہ جس میں انسان اپنی (ہر قسم) کی بالیدگی
اَلاَشُدَّ الاَرْبَعُوْنَ
پالیتا ہے چالیس سال ہے۔

۱۹۸۰ —— اَلْعَارِفُ وَجْهُهُ مُسْتَبْشِرٌ مُتَبَسِّمٌ
عارف کا چہرہ شگفتہ اور مسکراتا ہوا اور اس
وَقَلْبُهُ وَجِلٌ مَحْزُوْنٌ
کا دل خوفزدہ اور اندوہ ناک ہوتا ہے۔

۱۹۸۱ —— اَلْكَيِّسُ مَنْ كَانَ غَافِلًا عَنْ غَيْرِهٖ
ذہین آدمی وہ ہے جو اپنے غیر سے غافل اور اپنے
وَلِنَفْسِهٖ كَثِيْرُ التَّقَاضِيْ
نفس سے بہت تقاضے کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۹۸۲ —— اَلْخَوْفُ سِجْنُ النَّفْسِ عَنِ الذُّنُوْبِ
خوف گناہوں سے نفس کی قید اور اس کو
وَرَادِعُهَا عَنِ الْمَعَاصِيْ
نافرمانی سے بچانے والا ہے۔

۱۹۸۳ —— اَلْمَالُ فِتْنَةُ النَّفْسِ وَنَهْبُ الرَّزَايَا
مال نفس کا فتنہ اور پریشانیوں کی جولان گاہ ہے۔

۱۹۸۴ —— اَلْعَفَافُ يَصُوْنُ النَّفْسَ وَيُنَزِّهُهَا
پرہیزگاری نفس کو حفاظت میں لیتی اور اس کو

عَنِ الدَّنَايَا
پستیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

۱۹۸۵ ـــــ اَلتَّقْوٰی ظَاهِرُهٗ شَرَفُ الدُّنْيَا وَ
تقوی کا ظاہر دنیا کا شرف اور اس کا
بَاطِنُهٗ شَرَفُ الْاٰخِرَةِ
باطن آخرت کا شرف ہے۔

۱۹۸۶ ـــــ اَلشَّرَفُ بِالْهِمَمِ الْعَالِيَةِ لَا بِالرِّمَمِ الْبَالِيَةِ
شرف بلند ہمتوں کا نتیجہ ہوتا ہے نا کہ خستہ ہڈیوں
کے ذریعے یعنی (آباؤ اجداد)

۱۹۸۷ ـــــ اَلْحِكْمَةُ شَجَرَةٌ تَنْبُتُ فِي الْقَلْبِ
حکمت وہ شجر ہے جو دل میں اُگتا ہے اور
وَتُثْمِرُ عَلَى اللِّسَانِ
زبان پر پھل دیتا ہے۔

۱۹۸۸ ـــــ اَلصِّدْقُ رَأْسُ الْإِيْمَانِ وَزَيْنُ الْإِنْسَانِ
صداقت ایمان کا سر اور انسان کی زینت ہے۔

۱۹۸۹ —— اَلْمُؤْمِنُ عَلَی الطَّاعَاتِ حَرِيْصٌ وَعَنِ
مومن اطاعتوں کے لیے حریص اور
اَلْمَحَارِمِ عَفٌّ
حرام سے رکا ہوا ہوتا ہے۔

۱۹۹۰ —— اَلعَاقِلُ لَا يُفْرِطُ بِهِ عُنْفٌ وَلَا
عقل مند درست خوئی میں حد سے نہیں گزرتا اور
يَقْعُدُ بِهِ ضُعْفٌ
نہ ہی کمزوری اسے بٹھا سکتی ہے۔

۱۹۹۱ —— اَلْكَرِيْمُ يَأْبَى الْعَارَ وَيُكْرِمُ الْجَارَ
مردِ کریم بے غیرتی کو رد کرتا ہے اور ہمسائے کا احترام کرتا ہے۔

۱۹۹۲ —— اَللَّئِيْمُ يَدَّرِعُ الْعَارَ وَيُؤْذِي الْاَحْرَارَ
کمین بے غیرتی کو اپنا لباس بنا لیتا ہے اور آزاد لوگوں
کو اذیت دیتا ہے۔

۱۹۹۳ —— اَلْمُتَّقِيْ مَيِّتَةٌ شَهْوَتُهٗ مَكْظُوْمٌ غَيْظُهٗ
متقی کی شہوت مردہ اس کا غیظ کچلا ہوا،

فِی الرَّخَاءِ شَکُوْرٌ وَفِی الْمَکَارِہِ صَبُوْرٌ
آسانیوں میں بہت شکر کرنے والا اور سختیوں میں بہت صبر کرنے والا ہوتا ہے ۔

۱۹۹۴ ــــ اَلذِّکْرُ نُوْرُ الْعَقْلِ وَحَیَاۃُ النُّفُوْسِ
(اللہ کی) یاد عقل کا نور، نفوس کی زندگی

وَجَلَاءُ الصُّدُوْرِ
اور سینوں کی جلا ہے

۱۹۹۵ ــــ اَلصَّبْرُ صَبْرَانِ صَبْرٌ فِی الْبَلَاءِ حَسَنٌ
صبر دو قسم کے ہیں بلاؤں میں صبر حسن اور

جَمِیْلٌ وَاَحْسَنُ مِنْہُ الصَّبْرُ عَنِ الْمَحَارِمِ
جمیل کہلاتا ہے اور اس سے بڑھ کر صبر محرمات سے بچنا ہے۔

۱۹۹۶ ــــ اَلْاِنْقِبَاضُ عَنِ الْمَحَارِمِ مِنْ شِیَمِ
محارم سے اپنے آپ کو بچانا عقل مندوں کی خو اور

اَلْعُقَلَاءِ وَسَجِیَّۃُ الْاَکَارِمِ
گرامی مرتبہ لوگوں کی خصلت ہے ۔

۱۹۹۷ —— اَلسَّيِّدُ مَنْ تَحَمَّلَ اَثْقَالَ اِخْوَانِهٖ
سردار وہ ہے جو اپنے بھائیوں (کے بوجھ) کی سنگینی
وَاَحْسَنَ مُجَاوَرَةَ جِيْرَانِهٖ
کو برداشت کرے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ بہترین
ہمسائیگی اختیار کرے۔

۱۹۹۸ —— اَلْفِرَارُ فِيْ اَوَانِهٖ يَعْدِلُ الظَّفَرَ فِيْ زَمَانِهٖ
اپنے وقت پر فرار اپنے زمانے میں فتح مندی کے
برابر ہوتا ہے۔

۱۹۹۹ —— اَلْاَدَبُ فِي الْاِنْسَانِ كَشَجَرَةٍ اَصْلُهَا الْعَقْلُ
ادب انسان میں درخت کی مانند ہے جس کی جڑ عقل ہے۔

۲۰۰۰ —— اَلْخِلَالُ الْمُنْتِجَةُ لِلشَّرِّ اَلْكِذْبُ
وہ خصلتیں جن کا نتیجہ شر ہے، جھوٹ،
وَالْبُخْلُ وَالْجَوْرُ وَالْجَهْلُ
بخل، ستم اور جہل ہیں

۲۰۰۱ —— اِزْرَاءُ الرَّجُلِ عَلٰی نَفْسِہٖ بُرْھَانٌ
آدمی کا اپنے نفس کو عیب لگانا اس کی عقل
رَزَانَۃِ عَقْلِہٖ وَعُنْوَانُ وُفُوْرِ فَضْلِہٖ۔
کی درستگی کا ثبوت اور فضیلت میں اضافے کا عنوان ہے۔

۲۰۰۲ —— اِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ بُرْھَانُ نَقْصِہٖ
آدمی کا اپنے نفس سے دھوکا کھانا اس کے نقصان کی
وَعُنْوَانُ ضَعْفِ عَقْلِہٖ۔
دلیل اور عقل کی کمزوری کا عنوان ہے۔

۲۰۰۳ —— اَلْمُنَافِقُ لِنَفْسِہٖ مُدَاھِنٌ وَعَلَی
منافق اپنے نفس کی چاپلوسی کرتا ہے اور (دوسرے)
النَّاسِ طَاعِنٌ
انسانوں پر طعنہ زنی کرتا ہے۔

۲۰۰۴ —— اَلْاِکْثَارُ یُزِلُّ الْحَکِیْمَ وَیُمِلُّ الْحَلِیْمَ
گفتگو کی زیادتی حکمت والے کو لغزش زدہ اور بردبار کو
فَلَا تُکْثِرْ فَتَضْجَرَ وَتُفَرِّطَ فَتُھَنْ۔
دل تنگ کر دیتی ہے لہٰذا کثرتِ کلام سے بچ کہ کہیں تیری سرزنش
نہ ہو اور کمی کلام سے (بھی) کہ کہیں تیری توہین نہ ہو۔

۲۰۰۵ ــــــ اَلْمَغْبُوْنُ مَنْ شُغِلَ بِالدُّنْيَا وَفَاتَهُ
فریب کا شکار وہ ہے جو دنیا میں مشغول ہے اور اس کے
حَظُّهُ مِنَ الْآخِرَةِ۔
ہاتھ سے اس کی آخرت کا نصیب نکل چکا ہے۔

۲۰۰۶ ــــــ اَلْكِبْرُ يُسَاوِرُ الْقُلُوْبَ مُسَاوَرَةَ
تکبر (لوگوں کے) دلوں پر اسی طرح اثر کرتا ہے جس طرح
السُّمُوْمِ الْقَاتِلَةِ۔
زہر قاتل اپنا اثر دکھاتا ہے۔

۲۰۰۷ ــــــ اَلْمُوْقِنُ اَشَدُّ النَّاسِ حُزْنًا عَلٰى نَفْسِهٖ۔
صاحب یقین اپنے نفس کے بارے میں انسانوں میں
سب سے زیادہ غمگین رہتا ہے۔

۲۰۰۸ ــــــ اَلْخَائِنُ مَنْ شَغَلَ نَفْسَهُ بِغَيْرِ
خیانت کار وہ ہے کہ جس نے خود کو اپنے نفس کے
نَفْسِهٖ وَكَانَ يَوْمُهُ شَرًّا مِنْ اَمْسِهٖ۔
علاوہ کسی دوسری (چیز) میں مشغول کر لیا اور جس کا
آج کا دن گزرے ہوئے دن سے برا ہے۔

۲۰۰۹ — أَخُوكَ الصَّدِيقُ مَنْ وَقَاكَ بِنَفْسِهِ
تیرا برادر دوست وہ ہے کہ جو اپنے نفس کے عوض
وَاٰثَرَكَ عَلٰى مَالِهِ وَوَلَدِهِ وَعِرْسِهِ۔
تیری حفاظت کرے اور تجھ کو اپنے مال، اپنی اولاد اور اپنی بیوی پر ترجیح دے۔

۲۰۱۰ — اَلْعَاقِلُ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ إِذَا غَضِبَ
عقلمند وہ ہے کہ جب غضبناک ہو تو اپنے نفس پر
وَإِذَا رَغِبَ وَإِذَا رَهِبَ۔
قابو رکھے اور خواہشات کے وقت اور خوف کے موقعوں پر بھی۔

۲۰۱۱ — اَلْبُكَاءُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ يُنِيرُ الْقَلْبَ
خشیتِ الٰہی میں رونا دل کو نور عطا کرتا ہے
وَيَعْصِمُ مِنْ مُعَاوَدَةِ الذَّنْبِ۔
اور گناہ کی تکرار سے بچاتا ہے۔

۲۰۱۲ — اَلْاَمَلُ اَبَدًا فِي تَكْذِيبٍ وَطُولُ
امید ہمیشہ جھوٹ بولتی ہے اور آدمی کی طویل
الْحَيَاةِ لِلْمَرْءِ تَعْذِيبٌ۔
زندگی اس کے لیے عذاب بن جاتی ہے۔

۲۰۱۳ —— اُنسُ الاَمنِ تُذهِبُ وحشۃَ الوحدۃِ
پُرامن زندگی کا آرام تنہائی کی وحشت دور کر دیتا ہے
وانسُ الجماعۃِ یُنکِدُہٗ وحشۃُ
اور اجتماعی زندگی (برادری) کا مزہ خوف کی وحشت
المخافۃِ۔
سے کرکرا ہو جاتا ہے۔

۲۰۱۴ —— اَلفرصۃُ سریعۃُ الفوتِ وبطیئۃُ
فرصت تیزی سے گزر جانے والی اور مشکل سے واپس
العودِ۔
آنے والی (چیز) ہے۔

۲۰۱۵ —— اِتباعُ الاِحسانِ بالاِحسانِ مِنْ
پے در پے احسان کرنا کمالِ جود و بخشش
کمالِ الجودِ۔
میں ہے۔

۲۰۱۶ —— اَلزھدُ اقلُّ مایوجدُ واجلُ
دنیا سے بے رغبتی وہ قلیل ترین (چیز) ہے جو وجود رکھتی

مَا يَعْهَدُ وَيَمْدَحُهُ الْكُلُّ
ہے اور وہ سب سے بڑی (حقیقت) ہے جس کا

وَيَتْرُكُهُ الْجُلُّ۔
عہد کیا جاتا ہے۔ اس کی مدح کرنے والے سب ہیں،
حالانکہ اس کو ترک کرنے والے کثیر ہیں۔

۲۰۱۷ ـــــ اَلصَّبْرُ عَلَى الْفَقْرِ مَعَ الْعِزِّ اَجْمَلُ
غربت میں عزت کے ساتھ صبر ذلت کے ساتھ

مِنَ الْغِنٰى مَعَ الذُّلِّ۔
تونگری سے بہت اچھا ہے۔

۲۰۱۸ ـــــ اَلسُّرُوْرُ يَبْسُطُ النَّفْسَ وَيُثِيْرُ النَّشَاطَ۔
سرور نفس کو کشادگی دیتا ہے اور نشاط میں اضافہ کرتا ہے۔

۲۰۱۹ ـــــ اَلْغَمُّ يَقْبِضُ النَّفْسَ وَيَطْوِي الْاِنْبِسَاطَ۔
غم نفس کو سکیڑ دیتا ہے اور انبساط کو لپیٹ دیتا ہے۔

۲۰۲۰ ـــــ اَلتَّلَطُّفُ فِي الْحِيْلَةِ اَجْدٰى مِنَ الْوَسِيْلَةِ۔
چارہ سازی میں باریک بینی وسیلے سے زیادہ مؤثر ہے۔

۲۰۲۱ ـــــ اَلْحَازِمُ مَنْ تَخَبَّرَ لِخَلَّتِهِ فَاِنَّ الْمَرْءَ
دور اندیش وہ ہے جو اپنے لیے دوست دیکھ بھال کر

يُوزَنُ بِخَلِيلِهِ.
اختیار کرتا ہے کیونکہ آدمی کا وزن اس کے ساتھی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

۲۰۲۲ — اَلدُّنْيَا مَلِيئَةٌ بِالْمَصَائِبِ طَارِقَةٌ بِالْفَجَائِعِ وَالنَّوَائِبِ.
دنیا مصیبتوں سے بھری ہوئی ہے اور اس کا آنے والا دن درد اور رنج والم سے پُر ہے۔

۲۰۲۳ — اَلْحَازِمُ مَنْ حَنَّكَتْهُ التَّجَارِبُ وَ هَذَّبَتْهُ النَّوَائِبُ.
دوراندیش وہ ہے کہ جس کو تجربوں نے مضبوط کر دیا ہو اور مصیبتوں نے تہذیب سکھائی ہو۔

۲۰۲۴ — اَلْإِحْسَانُ غَرِيزَةُ الْأَخْيَارِ وَالْإِسَاءَةُ غَرِيزَةُ الْأَشْرَارِ.
احسان نیکوکاروں کی خصلت اور بدی شرپسندوں کی خو ہے۔

۲۰۲۵ — اَلسَّاعَاتُ تَخْتَرِمُ الْأَعْمَارَ وَتُدْنِي
گھڑیاں عمروں کو کاٹ رہی ہیں اور فنا و مرگ

مِنَ الْبَوَارِ۔
کو قریب کر رہی ہیں۔

۲۰۲۶ —— اَلْکَرِیْمُ یَرٰی مَکَارِمَ اَفْعَالِہٖ دَیْنًا عَلَیْہِ یَقْضِیْہِ۔
مردِ کریم نیک افعال کو ایک ایسا قرضہ سمجھتا ہے کہ جس کی ادائیگی اس پر واجب ہے۔

۲۰۲۷ —— اَللَّئِیْمُ یَرٰی سَوَالِفَ اِحْسَانِہٖ دَیْنًا لَہٗ یَقْتَضِیْہِ۔
کمین اپنے گزشتہ احسانات کو قرضہ سمجھ کر اُن کا تقاضا کرتا ہے۔

۲۰۲۸ —— اَلْکَرِیْمُ یَرْفَعُ نَفْسَہٗ فِیْ کُلِّ مَا اَسْدَاہُ عَنْ حُسْنِ الْمُجَازَاۃِ۔
مردِ کریم حُسنِ جزا دینے میں ہر رکاوٹ سے اپنے نفس کو بلند تر رکھتا ہے۔

۲۰۲۹ —— اَلْکَرِیْمُ یُعْلِیْ ھِمَّتَہٗ فِیْمَا جَنٰی
مرد کریم اپنی ہمت بلند رکھتا ہے اس کے مقابلے

عَلَيْهِ مِنْ طَلَبِ سُوْءِ الْمُكَافَاةِ۔
ہیں کہ وہ بدلے میں برائی اختیار کرے۔

۲۰۳۰ــــ اَلْمَالُ تُنْقِصُهُ النَّفَقَةُ وَالْعِلْمُ يَزْكُوْ
مال کا خرچ کرنا اسے کم کر دیتا ہے اور (جبکہ) علم خرچ
عَلَى الْاِنْفَاقِ۔
کرنے سے بڑھتا ہے۔

۲۰۳۱ــــ اَحْوَالُ الدُّنْيَا تَتْبَعُ الْاِتِّفَاقَ وَ
دنیا کے احوال اتفاق کے تابع اور آخرت کے احوال
اَحْوَالُ الْاٰخِرَةِ تَتْبَعُ الْاِسْتِحْقَاقَ۔
استحقاق کے تابع ہیں۔

۲۰۳۲ــــ اَلرُّكُوْنُ اِلَى الدُّنْيَا مَعَ مَا يُعَايَنُ
دنیا کی طرف میلان اس کی بری گردشوں کو دیکھ لینے
مِنْ سُوْءِ تَقَلُّبِهَا جَهْلٌ۔
کے باوجود بھی جہل ہے۔

۲۰۳۳ــــ اَلْبُخْلُ بِاِخْرَاجِ مَا افْتَرَضَهُ اللّٰهُ
اللہ سبحانہ نے دولت پر جو (حصہ) نکالنا فرض کیا ہے

سُبحانہ مِن الاموالِ اقبح البخلِ۔
اس میں بخیلی کرنا بدترین بخل ہے۔

۲۰۳۴ — اَلسَّخاء ما کان ابتداء فاِن کان عن
سخاوت وہ ہے جو بن مانگے ہو کیونکہ اگر سوال کے
مسئلۃٍ فحیاء وتذمم۔
بعد ہو تو وہ حیاء اور مذمّت (سے بچاؤ) ہے۔

۲۰۳۵ — اَلحِدۃ ضرب مِن الجنونِ لِاَنّ
گرم مزاجی جنون کی ایک قسم ہے اس لیے اس کا
صاحبھا یندم فاِن لم یندم
مرتکب نادم ہوتا ہے اور اگر وہ نادم نہیں ہوتا
فجنونہ مستحکم۔
تو اس کا جنون مستحکم ہے۔

۲۰۳۶ — العقل منفعۃ والعِلم مرفعۃ
عقل نفع دینے والی، علم بلند کرنے والا
والصبر مدفعۃ۔
اور صبر مدافعت کا قلعہ ہے۔

۲۰۳۷ ـــــ اَلدُّنْیَا مَصَائِبُ مُفْجِعَةٌ وَمَنَایَا مُوجِعَةٌ وَعِبَرٌ مُقَطِّعَةٌ.
دنیا درد دینے والی مصیبتیں اور تکلیف دینے والی اموات اور ریزہ ریزہ کر دینے والی عبرتوں پر مشتمل ہے۔

۲۰۳۸ ـــــ اَلْجَزَعُ عِنْدَ الْمُصِیْبَةِ یَزِیْدُهَا وَالصَّبْرُ عَلَیْهَا یُبِیْدُهَا.
مصیبت پر نالہ و زاری اس کو بڑھا دیتی ہے، اور اس پر صبر اسے فنا کر دیتا ہے۔

۲۰۳۹ ـــــ اَلشُّکْرُ عَلَی النِّعْمَةِ جَزَاءٌ لِمَاضِیْهَا وَاجْتِلَابٌ لِآتِیْهَا.
نعمت پر شکر اس کے خرچ کی جزا اور مزید نعمت کی طلب ہے۔

۲۰۴۰ ـــــ اَلتَّبَجُّجُ بِالْمَعَاصِیْ اَقْبَحُ مِنْ رُکُوْبِهَا.
گناہوں پر شادمانی گناہ کے ارتکاب سے زیادہ بری ہے۔

۲۰۴۱ ـــــ اَلْقَلْبُ یَنْبُوْعُ الْحِکْمَةِ وَالْاُذُنُ مَغِیْضُهَا.
دل حکمت کے چشمے ہیں اور کان اس کے داخلے کے مقام۔

۲۰۷۲ ـــــ اَلدُّنْیَا شَرَكُ النُّفُوسِ وَقَرَارَةُ كُلِّ ضَرٍّ وَ بُؤْسٍ

دنیا نفسانی (خواہشات) کا پھندہ، ہر نقصان اور سنگینی کی جگہ ہے۔

۲۰۷۳ ـــــ اَلنُّفُوسُ طَلِقَةٌ لٰكِنْ اَيْدِي الْعُقُولِ تَمْسِكُ اَعِنَّتَهَا عَنِ النُّحُوسِ.

نفس کھلے ہوئے ہیں لیکن دستِ عقل نحوست سے بچانے کے لیے ان کی عنان پکڑے ہوئے ہے۔

۲۰۷۴ ـــــ اَلْاَيَّامُ صَحَائِفُ اٰجَالِكُمْ فَخَلِّدُوهَا اَحْسَنَ اَعْمَالِكُمْ.

ایام تمھاری عمروں کے صحیفے ہیں لہٰذا ان کو بہترین اعمال سے پُر کرو۔

۲۰۷۵ ـــــ اَلْاٰخِرَةُ دَارُ مُسْتَقَرِّكُمْ فَجَهِّزُوا اِلَيْهَا مَا يَبْقٰى لَكُمْ.

آخرت تمھاری قرارگاہ ہے پس اس کا سامان ایسا ہو جو تمھارے لیے باقی رہے۔

۲۰۴۶ ـــــ اَلبُکَاءُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰہِ مِفْتَاحُ الرَّحْمَةِ۔

خشیتِ الٰہی میں رونا رحمت کی کنجی ہے۔

۲۰۴۷ ـــــ اَلْعَمَلُ بِالْعِلْمِ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ۔

علم کے ساتھ عمل اِتمامِ نعمت ہے۔

۲۰۴۸ ـــــ اَلدُّنْیَا غُرُوْرٌ حَائِلٌ وَسَرَابٌ زَائِلٌ

دنیا گردش والا دھوکا اور زائل ہونے والا سراب

وَسِنَادٌ مَائِلٌ۔

اور سرکنے والا تکیہ ہے۔

۲۰۴۹ ـــــ اَلْجَهْلُ بِالْفَضَائِلِ مِنْ اَقْبَحِ الرَّذَائِلِ۔

خوبی اور اچھائیوں کا علم نہ رکھنا سب سے بڑی

رذالت ہے۔

۲۰۵۰ ـــــ اَلْحُظْوَةُ عِنْدَ الْخَالِقِ بِالرَّغْبَةِ فِیْمَا

خالق کی بارگاہ میں مقام اس کے پاس جو کچھ ہے

لَدَیْهِ، اَلْحُظْوَةُ عِنْدَ الْمَخْلُوْقِ

اس میں دل چسپی رکھنے پر بھی ملتا ہے مگر مخلوق کے

بِالرَّغْبَةِ عَمَّا فِیْ یَدَیْهِ۔

نزدیک مقام جو کچھ اس کے پاس ہے اس سے بے رغبتی

رکھنے پر ملتا ہے۔

۲۰۵۱ —— اَلْمُتَقَرِّبُ بِاَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ مُتَضَاعِفُ الْاَرْبَاحِ۔

فرائض اور نوافل کے ذریعے تقرب حاصل کرنے والا اپنے فائدے کو بڑھا رہا ہے۔

۲۰۵۲ —— اَلْمَوَدَّةُ تَعَاطُفُ الْقُلُوْبِ فِیْ اِئْتِلَافِ الْاَرْوَاحِ۔

دوستی (دراصل) روحوں کی ہم آہنگی میں دلوں کی الفت پیدا کرنے کا نام ہے۔

۲۰۵۳ —— اَلتَّیَقُّظُ فِی الدِّیْنِ نِعْمَةٌ عَلٰی مَنْ رُزِقَهٗ۔

دین میں بیداری اس کے لیے نعمت ہے جسے یہ رزق دیا گیا ہے۔

۲۰۵۴ —— اَلْاَصْدِقَاءُ نَفْسٌ وَاحِدَةٌ فِیْ جُسُوْمٍ مُتَفَرِّقَةٍ۔

دوست یک نفس ہیں جب کہ وہ جدا جدا جسموں میں ہیں۔

۲۰۵۵ —— اَلْعِلْمُ یُرْشِدُكَ وَالْعَمَلُ یَبْلُغُ

علم تجھے راہ دکھاتا ہے اور عمل تجھ کو مقصد

بِكَ الْغَايَةَ۔

تک پہنچاتا ہے۔

۲۰۵۶ —— اَلْعِلْمُ اَوَّلُ دَلِيْلٍ وَالْمَعْرِفَةُ آخِرُ نِهَايَةٍ۔

علم اول رہنمائی اور معرفت آخری منزل ہے۔

۲۰۵۷ —— اَلْكَلَامُ فِيْ وَثَاقِكَ مَالَمْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ

کلام اس وقت تک تیرے قابو میں ہے جب تک نہ

فَاِذَا تَكَلَّمْتَ صِرْتَ فِيْ وَثَاقِهٖ

بولے اور جب تو نے کلام کیا تو اس کے قابو میں آگیا۔

۲۰۵۸ —— اَلْحِلْمُ يُطْفِئُ نَارَ الْغَضَبِ وَالْحِدَّةُ

حلم غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے اور تندی

تُؤَجِّجُ اِحْرَاقَهٗ۔

اس کے جلنے میں اور اضافہ کر دیتی ہے۔

۲۰۵۹ —— اَلْمُؤْمِنُ نَفْسُهٗ اَصْلَبُ مِنَ الصَّلْدِ

مومن کا نفس سنگِ خارا سے زیادہ سخت اور

وَهُوَ اَذَلُّ مِنَ الْعَبْدِ۔

اور غلام سے زیادہ عاجزی کرنے والا ہوتا ہے۔

۲۰۶۰ —— اَلشَّدُّ بِالْقِدِّ وَلَا مُقَارَنَةُ الضِّدِّ۔
باندھ لینا ایک تسمے سے نا کہ ہمراہی دشمنی کے ساتھ۔

۲۰۶۱ —— اَلْعَاقِلُ يَتَقَاضٰى نَفْسَهٗ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِ وَلَا يَتَقَاضٰى لِنَفْسِهٖ بِمَا يَجِبُ لَهٗ۔
عقلمند اپنے نفس سے وہ تقاضا کرتا ہے جو اس پر واجب ہے اور وہ تقاضا نہیں کرتا جو دوسروں پر اس کے لیے واجب ہے۔

۲۰۶۲ —— اَلْفُجُوْرُ دَارُ حِصْنٍ ذَلِيْلٍ لَا يَمْنَعُ اَهْلَهٗ وَلَا يُحْرِزُ مَنْ لَجَاَ اِلَيْهِ۔
گناہ گاری وہ ذلیل حصار ہے جو اپنے کرنے والے کو روکتا نہیں اور جو اس میں پناہ لے اس کی حفاظت نہیں کرتا۔

۲۰۶۳ —— اَلْكَرِيْمُ اِذَا احْتَاجَ اِلَيْكَ اَعْفَاكَ وَاِذَا احْتَجْتَ اِلَيْهِ كَفَاكَ۔
مردِ کریم جب تیرا محتاج ہوگا تو تجھے نہیں ستائے گا اور جب تو اس کا محتاج ہوگا تو تیری کفایت کرے گا۔

۲۰۶۴ —— اَللَّئِيْمُ اِذَا احْتَاجَ اِلَيْكَ اَجْفَاكَ
کمین جب تیرا محتاج ہوگا تجھے پریشان کرے گا،

وَاِذَا احْتَجْتَ اِلَیْہِ عَنَاكَ۔
اور جب تو اس کا محتاج ہوگا تجھے رنجیدہ کرے گا۔

۲۰۶۵ ــــــ اَلْمُتَعَبِّدُ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَحِمَارِ الطَّاحُوْنَۃِ
علم کے بغیر عبادت کرنے والا چکی پر بندھے ہوئے گدھے
یَدُوْرُ وَلَا یَبْرَحُ مِنْ مَکَانِہٖ۔
کی مانند ہے جو ایک دائرے میں حرکت کرتا ہے مگر
اپنے مقام سے باہر نہیں نکلتا۔

۲۰۶۶ ــــــ اَلْکَرِیْمُ یَعْفُوْ مَعَ الْقُدْرَۃِ وَیَعْدِلُ
کریم قدرت رکھنے کے باوجود معاف کرتا ہے اور دورِ
فِی الْاِمْرَۃِ وَیَکُفُّ اِسَائَتَہٗ وَیَبْذُلُ
حکومت میں عدل سے کام لیتا ہے، اپنے آزار پہنچانے
اِحْسَانَہٗ۔
سے باز رہتا ہے اور اپنے احسان کو نچھاور کرتا ہے۔

۲۰۶۷ ــــــ اَلتَّوْبَۃُ نَدَمٌ بِالْقَلْبِ وَاِسْتِغْفَارٌ بِاللِّسَانِ
توبہ دل سے ندامت، زبان سے استغفار، اعضاء و
وَتَرْكٌ بِالْجَوَارِحِ وَاِضْمَارُ اَنْ لَا یَعُوْدَ۔
جوارح سے (برائی کا) ترک اور دوبارہ نہ کرنے کی سوچ کا نام ہے

۲۰۶۸ —— اَلْجُودُ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا رَجَاءٍ
کسی خوف اور مطلب کے بغیر سخاوت کرنا ہی
مُكَافَاةٌ حَقِيقَةُ الْجُودِ۔
حقیقت جود و سخا کے مساوی ہے۔

۲۰۶۹ —— اِعْطَاءُ هٰذَا الْمَالِ فِي حُقُوقِ اللّٰهِ
یہ دولت اللہ کے حقوق میں صرف کرنا جود و سخا
دَخَلَ فِي بَابِ الْجُوْدِ۔
کے باب میں داخل ہے۔

۲۰۷۰ —— اَلْمُؤْمِنُ اِذَا نَظَرَ اعْتَبَرَ وَاِذَا سَكَتَ
مومن نے جب نظر ڈالی تو عبرت کی اور جب خاموش
تَفَكَّرَ وَاِذَا تَكَلَّمَ ذَكَرَ وَاِذَا اُعْطِيَ
ہوا تو اس نے فکر کی اور جب اس نے کلام کیا تو ذکر
شَكَرَ وَاِذَا ابْتُلِيَ صَبَرَ۔
کیا اور جب اسے دیا گیا تو اس نے شکر کیا اور جب
بلا میں گرفتار ہوا تو صبر کیا۔

۲۰۷۱ —— اَلْمُؤْمِنُ اِذَا وُعِظَ ازْدَجَرَ وَاِذَا حُذِّرَ
مومن کو جب نصیحت کی گئی تو باز آگیا اور جب

حَذِرَ وَاِذَا عُبِّرَ اعْتَبَرَ وَاِذَا ذُكِّرَ ذَكَرَ
(عذاب سے) ڈرا گیا تو ڈر گیا اور جب عبرت دلائی گئی

وَاِذَا ظُلِمَ غَفَرَ۔
تو عبرت حاصل کی اور جب یاد دلایا گیا تو اس نے یاد کیا
اور جب اس پر ظلم کیا گیا تو اس نے بخش دیا۔

۲۰۷۲ —— اَلْفَقْرُ صَلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَمُرِيحَةٌ مِنْ
فقر مومن کی مصلحت ہے اور وہ پڑوسیوں کے

حَسَدِ الْجِيرَانِ وَتَمَلُّقِ الْاِخْوَانِ
حسد بھائیوں کی چاپلوسی اور حاکم کے تسلط سے

وَتَسَلُّطِ السُّلْطَانِ۔

راحت دینے والی چیز ہے۔

۲۰۷۳ —— اَلصَّدِيقُ مَنْ كَانَ نَاهِيًا عَنِ الظُّلْمِ
دوست وہ ہے جو ظلم اور عداوت سے منع کرنے

وَالْعُدْوَانِ مُعِينًا عَلَى الْبِرِّ وَالْاِحْسَانِ۔
والا ہو اور نیکی اور احسان میں مددگار رہے۔

۲۰۷۴ —— اَلتَّقْوٰى اٰكَدُ سَبَبٍ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللّٰهِ
تقویٰ تیرے اور اللہ کے درمیان سب سے محکم وسیلہ ہے۔

اِن اَخَذتَ بِهٖ وَجَنَّةٌ مِنْ عَذَابٍ اَلِیمٍ۔
اگر تو اس کو پکڑے تو وہ دردناک عذاب سے ڈھال ہے۔

۲۰۷۵ —— الکرامۃ تفسد من اللّئیم بقدر ما
کرامت اسی قدر کمین کو فاسد کرتی ہے جتنی کہ
تصلح من الکریم۔
کریم کے لیے صالح ہوتی ہے۔

۲۰۷۶ —— الجاھل صخرۃ لا ینفجر ماؤھا و
جاہل ایسی چٹان ہے جس سے پانی نہیں ابلتا اور
شجرۃ لا یخضر عودھا وارض لا
وہ درخت ہے جس کی شاخیں ہری نہیں ہوتیں اور
یظھر عشبھا۔
وہ زمین ہے کہ جو اپنا سبزہ نہیں اگاتی۔

۲۰۷۷ —— الناس طالبان طالب ومطلوب : فمن
انسان دو قسم کے طلبگار ہیں طالب اور مطلوب؛ پس
طلب الدنیا طلبہ الموت حتیٰ یخرجہ
جس نے دنیا طلب کی اس کو موت نے طلب کیا یہاں تک

عَنْهَا ؛ وَمَنْ طَلَبَ الْآخِرَةَ طَلَبَتْهُ الدُّنْيَا
کہ اسے دنیا سے باہر نکال دیا اور جس نے آخرت کو طلب

حَتّٰی یَسْتَوْفِیَ رِزْقَهُ مِنْهَا۔
کیا اس کو دنیا نے طلب کیا یہاں تک کہ اس نے دنیا
میں اپنا تمام رزق پالیا۔

۲۰۷۸ —— الْاَمَانَةُ وَالْوَفَاءُ صِدْقُ الْاَفْعَالِ وَالْکِذْبُ
امانت اور وفا افعال کی صداقت اور جھوٹ

وَالْاِفْتِرَاءُ خِیَانَةُ الْاَقْوَالِ۔
اور بہتان اقوال کی خیانت ہیں۔

۲۰۷۹ —— اَلْبَخِیْلُ یَسْمَحُ مِنْ عِرْضِهِ بِاَکْثَرَ
بخیل اپنی آبرو بچانے والی چیز کے مقابلے میں اپنی آبرو کو

مِمَّا اَمْسَكَ مِنْ عَرْضِهِ وَیُضَیِّعُ مِنْ
قربان کرتا ہے اور اپنے دین کی حفاظت کرنے والی چیز

دِیْنِهِ اَضْعَافَ مَاحَفِظَ مِنْ نَشْبِهِ۔
کے مقابلے میں کئی گنا دین کو ضائع کر دیتا ہے۔

۲۰۸۰ —— اَلرَّاضِیْ بِفِعْلِ قَوْمٍ کَالدَّاخِلِ فِیْهِ
کسی قوم کے فعل پر رضامند ان میں شامل ہونے کی

مَعَهُمْ وَلِكُلِّ دَاخِلٍ فِي بَاطِلٍ إِثْمَانِ
مانند ہے اور ہر اس شخص کے جو باطل میں داخل ہے

إِثْمُ الرِّضَا بِهِ وَإِثْمُ الْعَمَلِ بِهِ۔
دو گناہ ہیں ایک باطل پر رضامند رہنے کا اور ایک اس پر عمل کرنے کا۔

۲۰۸۱ —— الْأَجَلُ مَحْتُومٌ وَالرِّزْقُ مَقْسُومٌ فَلَا يَغْتَمَّنَّ
اجل حتمی ہے اور رزق تقسیم شدہ ہے لہٰذا تم میں سے

أَحَدُكُمْ إِبْطَاؤُهُ فَإِنَّ الْحِرْصَ لَا يُقَدِّمُهُ
کوئی اس کے کم ہونے پر غمگین نہ ہو کیونکہ حرص رزق کو جلدی

وَالْعَفَافَ لَا يُؤَخِّرُهُ وَالْمُؤْمِنُ بِالتَّحَمُّلِ
نہیں لا سکتی اور عفت اس کو تاخیر میں نہیں ڈال سکتی اور

خَلِيقٌ۔
مومن تحمل کرنے کا زیادہ سزاوار ہے۔

۲۰۸۲ —— اَلنَّاسُ ثَلَاثَةٌ فَعَالِمٌ رَبَّانِيٌّ وَمُتَعَلِّمٌ
انسان تین ہیں۔ عالم ربانی، نجات کی راہ پر گامزن

عَلَىٰ سَبِيلِ نَجَاةٍ وَهَمَجٌ رِعَاعٌ اتْبَاعُ
طالب علم اور تیسرے کوڑا کرکٹ (پر بیٹھنے والی مکھیاں)

كُلِّ نَاعِقٍ، لَمْ يَسْتَضِيْئُوا بِنُوْرِ الْعِلْمِ

جو ہر اس چوپائے کا اتباع کرتے ہیں جس نے علم کے نور کی

وَلَمْ يَلْجَئُوْا اِلٰى رُكْنٍ وَثِيْقٍ۔

ضیاء حاصل نہ کی اور نہ کسی محکم رکن کی پناہ میں آیا ہو۔

۲۰۸۳ —— اَلرَّاضِيْ عَنْ نَفْسِهٖ مَسْتُوْرٌ عَنْهُ عَيْبُهٗ

اپنے نفس سے رضامند وہ ہے جس کے عیب اس سے

وَلَوْ عَرَفَ فَضْلَ غَيْرِهٖ كَسَاءَهٗ مَا بِهٖ

پوشیدہ ہیں اور اگر وہ اپنے غیر کے فضل و شرف کو جان

مِنَ النَّقْصِ وَالْخُسْرَانِ۔

لے تو اپنے نقصان اور خسارے کو ڈھانپ لے۔

۲۰۸۴ —— اَلْمَرْءُ بِاَصْغَرَيْهِ بِقَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ اِنْ

انسان اپنی دو چھوٹی چیزوں سے ہے اپنے قلب سے

قَاتَلَ قَاتَلَ بِجَنَانٍ وَاِنْ نَطَقَ نَطَقَ بِبَيَانٍ۔

اور اپنی زبان سے۔ اگر وہ جنگ کرتا ہے تو اپنے دل

کے ساتھ اور اگر بولتا ہے تو اپنے نطق کے ساتھ۔

۲۰۸۵ —— اَلنِّعْمَةُ مَوْصُوْلَةٌ بِالشُّكْرِ وَالشُّكْرُ

نعمت شکر سے پیوستہ رہتی ہے اور شکر اضافے سے

مَوْصُوْلٌ بِالْمَزِيْدِ وَهُمَا مَقْرُوْنَانِ
وابستہ ہے اور یہ دونوں ایک شاخ کے دو حصّے

فِيْ قَرْنٍ فَلَنْ يَنْقَطِعَ الْمَزِيْدُ مِنَ اللّٰهِ
ہیں اللہ سبحانہٗ کی طرف سے مزید (نعمت) اس وقت تک

سُبْحَانَهٗ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الشُّكْرُ مِنَ
منقطع نہیں ہوتی جب تک کہ شاکر کا شکر کرنا

الشَّاكِرِ۔
نہ رک جائے۔

۲۰۸۶ —— اَلذِّكْرُ لَيْسَ مِنْ مَرَاسِمِ اللِّسَانِ وَلَا
ذکر نہ تو زبان کا وظیفہ ہے اور نہ ہی فکر کی نہج

مِنْ مَنَاسِمِ الْفِكْرِ وَلٰكِنَّهٗ اَوَّلٌ مِنَ
بلکہ یہ اوّل ہے مذکور کی طرف سے اور ثانی

الْمَذْكُوْرِ وَثَانٍ مِنَ الذَّاكِرِ۔
ہے ذاکر کی طرف سے۔

۲۰۸۷ —— اَلْعَقْلُ خَلِيْلُ الْمُؤْمِنِ وَالْعِلْمُ وَزِيْرُهٗ
عقل مومن کی خلیل علم اس کا وزیر

وَالصَّبْرُ اَمِیْرُ جُنُوْدِہٖ وَالْعَمَلُ قَیِّمُہٗ۔
صبر اس کے لشکروں کا امیر اور عمل اس کی استواری ہے۔

۲۰۸۸ —— اَلزَّمَانُ یَخُوْنُ صَاحِبَہٗ وَلَا یَسْتَعْتِبُ لِمَنْ عَاتَبَہٗ۔
زمانہ اپنے اہل سے خیانت کرتا ہے اور اپنی ملامت کرنے والے کی ملامت نہیں چاہتا۔

۲۰۸۹ —— اَلْاِیْمَانُ وَالْعَمَلُ اَخَوَانِ تَوْاَمَانِ وَرَفِیْقَانِ لَا یَفْتَرِقَانِ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اَحَدَھُمَا اِلَّا بِصَاحِبِہٖ۔
ایمان اور عمل دو جڑواں بھائی ہیں اور دو رفیق ہیں جو جدا نہیں ہوتے اللہ ان میں سے ایک کو اس کے ساتھی کے بغیر قبول نہیں کرتا۔

۲۰۹۰ —— اَلْمَذَلَّۃُ وَالْمَھَانَۃُ وَالشَّقَاءُ فِی الطَّمَعِ وَالْحِرْصِ۔
ذلت توہین اور بدبختی طمع اور حرص میں ہے۔

۲۰۹۱ ـــــ اَلصَّبْرُ عَلٰی مَضَضِ الْغُصَصِ یُوْجِبُ الظَّفَرَ بِالْفُرَصِ۔

غصہ کی تندی پر صبر آنا آئندہ کے لیے لازمی طور پر ظفرمندی ہے۔

۲۰۹۲ ـــــ اَلنَّاسُ کَالشَّجَرِ شَرَابُهٗ وَاحِدٌ وَّ ثَمَرُهٗ مُخْتَلِفٌ۔

انسان اس درخت کی مانند ہیں جن کی آبپاشی یکساں اور جن کے پھل مختلف ہوتے ہیں۔

۲۰۹۳ ـــــ اَلطَّمَعُ مُوْرِدٌ غَیْرُ مُصْدِرٍ وَّ ضَامِنٌ غَیْرُ مُوْفٍ۔

طمع پھنسانے والی ہرگز نہ نکالنے والی اور اپنی ضمانت کی وفا نہ کرنے والی ہوتی ہے۔

۲۰۹۴ ـــــ اَلْعَقْلُ صَاحِبُ جَیْشِ الرَّحْمٰنِ وَالْهَوٰی قَائِدُ جَیْشِ الشَّیْطَانِ وَالنَّفْسُ

عقل رحمان کے لشکروں کی سردار اور خواہش شیطان کے لشکروں کی قائد ہے اور نفس

مُتَجَاذِبَۃٌ بَیْنَہُمَا فَاَیُّہُمَا غَلَبَ
ان دونوں کے درمیان کھینچا تانی میں ہے ان دو میں
کَانَتْ فِیْ حَیِّزِہٖ۔
سے جو غالب آتا ہے نفس اسی کے احاطہ میں چلا جاتا ہے۔

۲۰۹۵ —— اَلْعَقْلُ وَالشَّہْوَۃُ ضِدَّانِ وَمُؤَیِّدُ الْعَقْلِ
عقل اور شہوت دو ضدیں ہیں عقل کی تائید
اَلْعِلْمُ وَمُزَیِّنُ الشَّہْوَۃِ الْہَوٰی، وَالنَّفْسُ
علم کرتا ہے اور شہوت کو خواہش آراستہ کرتی ہے
مُتَنَازِعَۃٌ بَیْنَہُمَا فَاَیُّہُمَا قَہَرَ کَانَتْ
اور نفس ان دونوں کے درمیان جھگڑے کا شکار ہے
فِیْ جَانِبِہٖ۔
ان میں سے جو غالب آیا اسی کی جانب چلا گیا۔

۲۰۹۶ —— اَلسَّیِّدُ مَنْ لَا یُصَانِعُ وَلَا یُخَادِعُ وَلَا
سیّد وہ ہے جو نہ تو بناوٹی باتیں کرتا اور نہ ہی
تَغُرُّہُ الْمَطَامِعُ۔
فریب دیتا ہے۔ اور لالچ اس کو (ہرگز)
دھوکا نہیں دے سکتی۔

۲۰۹۷ —— اَلعِلمُ عِلمَانِ مَطبُوعٌ وَمَسمُوعٌ
علم دو ہیں، طبعی اور سماعی، طبعی (علم)
وَلَا يَنفَعُ المَطبُوعُ إِذَا لَم يَكُ مَسمُوعٌ۔
اس وقت تک نفع بخش نہیں جب تک کہ سماعی (علم) نہ ہو۔

۲۰۹۸ —— اَلمُؤمِنُ دَابُهُ زَهَادَتُهُ وَهَمُّهُ دِيَانَتُهُ
مومن کا طریقہ اس کا زہد ہے اس کی ہمت اس کی دیانت
وَعِزُّهُ قَنَاعَتُهُ وَجِدُّهُ لِآخِرَتِهِ قَد
اس کی عزت اس کی قناعت ہے اور اس کی کوشش
كَثُرَت حَسَنَاتُهُ وَعَلَت دَرَجَاتُهُ
اس کی آخرت ہے اس کی نیکیاں کثیر ہوگئیں اور اس کے
وَشَارَفَ خَلَاصَهُ وَنَجَاتَهُ۔
درجات بلند ہوگئے اور اس کی خلاصی اور نجات شرف
والی بن گئی۔

۲۰۹۹ —— الكَذَّابُ وَالمَيِّتُ سَوَاءٌ فَإِنَّ فَضِيلَةَ
جھوٹا اور مردہ دونوں برابر ہیں کیونکہ زندہ کی
الحَيِّ عَلَى المَيِّتِ الثِّقَةُ بِهِ فَإِذَا لَم
مُردہ پر فضیلت اعتماد کی وجہ سے ہے لہذا جب

يُوثَقُ بِكَلَامِهِ بَطَلَتْ حَيَاتُهُ۔
جھوٹے کا کلام اعتماد والا نہ رہا تو اس کی زندگی باطل ہو گئی۔

۲۱۰۰ —— اَلْحَاسِدُ يُظْهِرُ وُدَّهُ فِي أَقْوَالِهِ وَيُخْفِي
حاسد اپنے قول میں اپنی محبت ظاہر کرتا ہے اور اپنے
بُغْضَهُ فِي أَفْعَالِهِ فَلَهُ اِسْمُ الصَّدِيْقِ
افعال میں اپنے بغض کو پوشیدہ رکھتا ہے اس کا (صرف)
وَصِفَةُ الْعَدُوِّ۔
اسم دوست ہے اور اس کی صفت دشمن کی ہے۔

۲۱۰۱ —— اَلنَّفْسُ الْاَمَّارَةُ الْمُسَوِّلَةُ تَتَمَلَّقُ
نفسِ امارہ آرائش دینے والا ہے اور اسی طرح
تَمَلُّقَ الْمُنَافِقِ وَتَتَصَنَّعُ بِشِيْمَةِ
چاپلوسی کرتا ہے جس طرح سے کہ منافق، وہ خود کو ایک
الصَّدِيْقِ الْمُوَافِقِ حَتّٰی اِذَا خَدَعَتْ
ہم آہنگ دوست کے پیکر میں ڈھال لیتا ہے یہاں تک
وَتَمَكَّنَتْ تَسَلَّطَتْ تَسَلُّطَ الْعَدُوِّ
کہ وہ دھوکہ دے کر گرفت پا کر دشمن کا سا تسلط
حاصل کر لیتا ہے۔

وَتَحَكَّمَتْ تَحَكُّمَ الْعَتُوِّ فَاوَرَدَتْ
اور ایک جابر کی طرح فرمانروائی کرتا ہے اور
مَوَارِدَ السُّوْءِ۔
بدی کے مقامات پر پھنسا دیتا ہے۔

۲۱۰۲ ــــــ اَلْحُكَمَاءُ اَشْرَفُ النَّاسِ اَنْفُسًا وَ
اہلِ حکمت انسانوں میں از لحاظِ نفس اشرف،
اَكْثَرُهُمْ صَبْرًا وَاَسْرَعُهُمْ عَفْوًا
صبر میں سب سے بڑھ کر، درگزر میں سب سے زیادہ
وَاَوْسَعُهُمْ اَخْلَاقًا
سبقت کرنے والے اور اخلاق میں سب سے زیادہ وسیع ہوتے ہیں۔

۲۱۰۳ ــــــ اَلْعُلَمَاءُ اَطْهَرُ النَّاسِ اَخْلَاقًا وَاَقَلُّهُمْ
اہلِ علم انسانوں میں از لحاظِ اخلاق سب سے زیادہ
فِي الْمَطَامِعِ اِعْرَاقًا۔
طاہر، از لحاظِ خصلت لالچ میں سب سے زیادہ
کم ہوتے ہیں۔

۲۱۰۴ ــــــ اَلْاُنْسُ فِي ثَلَاثَةٍ: اَلزَّوْجَةِ الْمُوَافِقَةِ
انس تین چیزوں میں ہے: ذہنی ہم آہنگی رکھنے والی بیوی

وَالْوَلَدِ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الْمُوَافِقِ۔
صالح اولاد اور موافق دوست۔

۲۱۰۵ —— اَلسُّؤَالُ يُضْعِفُ لِسَانَ الْمُتَكَلِّمِ وَ
سوال بولنے والے کی زبان کو کمزور اور ایک
يَكْسِرُ قَلْبَ الشُّجَاعِ الْبَطَلِ وَيُوْقِفُ
مرد بہادر کے دل کو توڑ دیتا ہے اور ایک آزاد
الْحُرَّ الْعَزِيْزَ مَوْقِفَ الْعَبْدِ الذَّلِيْلِ
اور عزت والے کو ذلت اور غلامی کے مقام تک
وَيُذْهِبُ بَهَاءَ الْوَجْهِ وَيَمْحَقُ الرِّزْقَ۔
لے جاتا ہے اور چہرے کی رونق کو مٹا دیتا ہے اور روزی
کو محو کر دیتا ہے۔

۲۱۰۶ —— اَلطَّعَامُ يُؤْكَلُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَضْرُبٍ: مَعَ
کھانا تین انداز میں کھایا جاتا ہے: دوستوں کے
الْاِخْوَانِ بِالسُّرُوْرِ وَمَعَ الْفُقَرَاءِ
ساتھ سرور میں، غریبوں کے ساتھ ایثار کی وجہ سے
بِالْاِيْثَارِ وَمَعَ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا بِالْمُرُوَّةِ۔
اور دنیا داروں کے ساتھ مروت میں۔

۲۱۰۷ —— اَلْمُرُوَّةُ الْعَدْلُ فِی الْاِمْرَۃِ وَالْعَفْوُ مَعَ الْقُدْرَۃِ وَالْمُوَاسَاۃُ فِی الْعِشْرَۃِ۔

مروت حکومت میں عدل سے کام لینے، باوجود قدرت کے معاف کر دینے اور معاشرت میں میل جول پر مبنی ہے۔

۲۱۰۸ —— اَلذُّلُّ بَعْدَ الْعَزْلِ یُوَازِیْ عِزَّ الْوِلَایَۃِ۔

معزول ہونے کے بعد کی ذلت اقتدار کی عزت کے ہم وزن ہے۔

۲۱۰۹ —— اَلْحَازِمُ مَنْ شَکَرَ النِّعْمَۃَ مُقْبِلَۃً وَصَبَرَ عَنْهَا وَسَلَاهَا مُوَلِّیَۃً مُدْبِرَۃً

دور اندیش وہ ہے جو اپنی طرف رخ کی ہوئی نعمتوں پر شکر گزار ہے اور جو نعمتیں اس سے لوٹ چکی ہیں یا پیٹھ موڑے ہوئے ہیں ان پر صبر کرتا ہے اور انھیں فراموش کیے ہوئے ہے۔

۲۱۱۰ —— اَلْمُتَعَدِّیْ کَثِیْرُ الْاَضْدَادِ وَالْاَعْدَاءِ۔

ستم گار کے مخالف اور دشمن کثرت سے ہیں۔

۲۱۱۱ —— اَلْمُنْصِفُ کَثِیْرُ الْاَوْلِیَاءِ وَالْاَوِدَّاءِ۔

عادل کے دوست اور محبت کرنے والے کثیر ہیں۔

۲۱۱۲ —— اَلْعَالِمُ حَیٌّ بَیْنَ الْمَوْتٰی

عالم مُردوں کے درمیان ایک زندہ ہے۔

۲۱۱۳ —— الجاهل میت بین الاحیاء۔
جاہل زندوں کے درمیان ایک مُردہ ہے۔

۲۱۱۴ —— الإخوان جلاء الهموم والاحزانِ۔
سچے دوست پریشانیوں اور غموں کی جلا ہیں۔

۲۱۱۵ —— الصدق جمال الإنسانِ ودعامة الإيمانِ۔
صداقت انسان کا جمال اور ایمان کا ستون ہے۔

۲۱۱۶ —— الشهوات مصايد الشيطانِ۔
خواہشیں شیطان کے پھندے ہیں۔

۲۱۱۷ —— الحياء من الله سبحانه يقي عذاب النارِ۔
اللہ سبحانہٗ سے حیاء عذاب سے بچاتی ہے۔

۲۱۱۸ —— التهجم على المعاصي يوجب عقاب النارِ۔
گناہوں کا ہجوم آگ کی سزا لازمی کر دیتا ہے۔

۲۱۱۹ —— الفكر يوجب الإعتبار ويؤمن العثار
فکر و تامل عبرت کو واجب، لغزش سے محفوظ
ويثمر الإستظهار۔
اور پشت پناہی کو ثمر بار کرتا ہے۔

۲۱۳۰ —— اَلْغَفْلَةُ تُكْسِبُ الْاِغْتِرَارَ وَتُدْنِي مِنَ الْبَوَارِ۔
غفلت فریب کو پیدا اور ہلاکت کو قریب کر دیتی ہے۔

۲۱۳۱ —— اَلْمُؤْمِنُ يَنْظُرُ اِلَى الدُّنْيَا بِعَيْنِ الْاِعْتِبَارِ
مومن دنیا کو عبرت کی آنکھ سے دیکھتا ہے۔

وَيَقْتَاتُ فِيْهَا بِبَطْنِ الْاِضْطِرَارِ وَيَسْمَعُ
اور اس کا کھانا بیمار پیٹ والے کی طرح کھاتا ہے

فِيْهَا بِاُذُنِ الْمَقْتِ وَالْاِبْغَاضِ۔
اور بغض و عداوت کے کان سے اس کے بارے میں سنتا ہے۔

۲۱۳۲ —— اَلْجُلُوْسُ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ بَعْدِ طُلُوْعِ
طلوعِ فجر سے لے کر طلوعِ شمس تک مسجد میں بیٹھ

الْفَجْرِ اِلٰى حِيْنِ طُلُوْعِ الشَّمْسِ لِلْاِشْتِغَالِ
کر اللہ سبحانہ کو یاد کرنا رزق کی فراہمی کے لیے

بِذِكْرِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ اَسْرَعُ فِيْ تَيْسِيْرِ
زمین کے اطراف میں گردش کرنے سے

الرِّزْقِ مِنَ الضَّرْبِ فِيْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ۔
زیادہ تیز تر ہے۔

۲۱۲۳ ـــــ اَلْعِبَادَۃُ الْخَالِصَۃُ اَنْ لَا یَرْجُوَ الرَّجُلُ
خالص عبادت یہ ہے کہ آدمی اپنے رب کے سوا کسی
اِلَّا رَبَّہٗ وَلَا یَخَافَ اِلَّا ذَنْبَہٗ۔
سے امید نہ رکھے اور اپنے گناہوں کے علاوہ کسی سے نہ ڈرے۔

۲۱۲۴ ـــــ اَلْمَسْئَلَۃُ طَوْقُ الْمَذَلَّۃِ تَسْلُبُ الْعَزِیْزَ
سوال ذلت کا طوق ہے جو عزت دار کی عزت
عِزَّہٗ وَالْحَسِیْبَ حَسَبَہٗ۔
اور حسب والے کے حسب کو چھین لیتا ہے۔

۲۱۲۵ ـــــ اَلْعَقْلُ اَنَّکَ تَقْتَصِدُ فَلَا تُسْرِفُ
عقل یہ ہے کہ تو میانہ روی اختیار کر اور اسراف نہ کر
وَتَعِدُ فَلَا تُخْلِفُ وَاِذَا غَضِبْتَ حَلُمْتَ۔
اور وعدہ کر کبھی خلاف (وعدہ) نہ کر اور جب تو
غضبناک ہو تو حلم اختیار کر۔

۲۱۲۶ ـــــ اَلْعَدْلُ اَنَّکَ اِذَا ظَلَمْتَ اَنْصَفْتَ وَ
عدل یہ ہے کہ جب تو ظلم کرنا چاہے تو انصاف سے
الْفَضْلُ اَنَّکَ اِذَا قَدَرْتَ عَفَوْتَ۔
سے کام لے اور فضل یہ ہے کہ جب تو قدرت پائے تو معاف کردے۔

۲۱۲۷ —— الوفاء حفظ الذمام، والمروءة تعهد ذوی الارحام۔

وفا (انسانی) حرمت کی حفاظت کا نام ہے، اور مروت قرابت داروں کی پاسداری کو کہا جاتا ہے۔

۲۱۲۸ —— المرء یتغیر فی ثلاث: القرب من الملوک والولایات والغناء من الفقر؛ فمن لم یتغیر فی ھذہ فھو ذو عقل قویم وخلق مستقیم۔

انسان تین موقعوں پر بدل جاتا ہے: حاکموں کی نزدیکی پانے پر، حکومت ملنے پر اور غربت کے بعد تونگر بننے پر؛ جو کوئی ان تین موقعوں پر نہ بدلا وہ مضبوط عقل والا اور راست خصلت والا ہے۔

۲۱۲۹ —— المؤمنون لانفسھم متھمون ومن فارط زللھم وجلون، وللدنیا عائفون والی

مومنین اپنے نفس کو الزام دینے والے اور اپنی گزشتہ غلطیوں پر وحشت زدہ رہنے والے۔ دنیا کو ناخوشگوار جاننے والے،

الْآخِرَةِ مُشْتَاقُوْنَ وَإِلَى الطَّاعَاتِ مُسَارِعُوْنَ۔
آخرت کے مشتاق اور طاعتوں پر سبقت کرنے والے ہوتے ہیں۔

۲۱۳۰ ـــــ السَّيْفُ فَاتِقٌ وَالدِّيْنُ رَاتِقٌ؛ فَالدِّيْنُ يَأْمُرُ
تلوار پھاڑ دینے والی اور دین جوڑ دینے والا ہے پس دین نیکی

بِالْمَعْرُوْفِ وَالسَّيْفُ يَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ؛ قَالَ
کا حکم دیتا ہے اور تلوار بدی سے روکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ

اللهُ تَعَالٰى: وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ۔
کا ارشاد ہے کہ تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔

۲۱۳۱ ـــــ الْمَعْرُوْفُ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِثَلَاثٍ: بِتَصْغِيْرِهٖ
نیکی مکمل نہیں ہوتی مگر تین باتوں کے ذریعہ: اس کو چھوٹا

وَتَعْجِيْلِهٖ فَإِنَّكَ إِذَا صَغَّرْتَهٗ فَقَدْ عَظَّمْتَهٗ
سمجھنے پر اور اس کو جلدی کرنے پر کیونکہ جب تو نے اس کو چھوٹا

وَإِذَا عَجَّلْتَهٗ فَقَدْ هَنَّأْتَهٗ وَإِذَا سَتَرْتَهٗ
جانا گویا اس کو عظیم کیا اور جب اس کو جلدی کیا تو اس کو

فَقَدْ تَمَّمْتَهٗ۔
خوشگوار بنا دیا اور جب تو نے اس کو چھپایا تو گویا
اس کو پورا کر دیا۔

۲۱۳۲ —— الاقاویل محفوظة والسرائر مبلوة
گفتار کو محفوظ کیا جاتا ہے اور باطن کو آزمایا جاتا ہے۔
وکل نفس بما کسبت رہینة۔
اور ہر نفس اس نے جو کچھ کمایا ہے اس کا گروی ہے۔

۲۱۳۳ —— الناس منقوصون مدخولون الا من عصم
انسان نقص اور خلل رکھنے والے ہیں سوائے ان کے
اللہ سبحانہ: سائلہم متعنت و
جن کو اللہ سبحانہ نے معصوم کیا۔ ان میں سوال کرنے والے
مجیبہم متکلف یکاد افضلہم رأیا
بدنیت اور جواب دینے والے ریاکار ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ان
ان یردہ عن فضل رأیہ الرضیٰ و
میں سب سے اچھی رائے رکھنے والا اپنی موج میں یا اپنے
السخط، ویکاد اصلبہم عودا تنکأہ
غیظ و غضب میں اپنی رائے تبدیل کر دے اور یہ بھی ممکن
اللحظة وتستحیلہ الکلمة الواحدة۔
ہے کہ ان میں جو ستون کی طرح مضبوط ہے وہ ایک نگاہ سے
ناسور میں مبتلا ہو جائے یا اس کو ایک کلمہ گھلا دے۔

۲۱۳۴ —— اَلنَّاسُ فِي الدُّنْيَا عَامِلَانِ عَامِلٌ فِي
اس دنیا میں انسان دو قسم کے عمل کرنے والے ہیں، دنیا
الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا قَدْ شَغَلَتْهُ دُنْيَاهُ عَنْ
میں دنیا کے لیے عمل کرنے والے کہ جن کی دنیا نے ان کی
آخِرَتِهِ يَخْشَى عَلَى مَنْ يَخْلُفُ الْفَقْرَ وَ
آخرت سے غافل کر دیا کہ جو اپنے جانشینوں کی غربت سے
يَأْمَنُهُ عَلَى نَفْسِهِ فَيُفْنِي عُمُرَهُ فِي مَنْفَعَةِ
خوفزدہ ہیں مگر اپنے نفس کی محتاجی سے بے پرواہ ہیں
غَيْرِهِ، وَعَامِلٌ فِي الدُّنْيَا لِمَا بَعْدَهَا فَجَاءَهُ
اور اپنی عمر کو اپنے غیر کی بھلائی میں فنا کر رہے ہیں اور
الَّذِي لَهُ بِغَيْرِ عَمَلٍ فَأَحْرَزَ الْحَظَّيْنِ
دوسرے دنیا میں بعد کے لیے عمل کرنے والے (یعنی آخرت)
مَعًا وَمَلَكَ الدَّارَيْنِ جَمِيعًا.
پس اس کے پاس بغیر عمل کے اس کا نصیب پہنچ گیا پس اسنے
دنیا میں اپنے دونوں حصے جمع کیے اور آخرت میں دونوں کا مالک بن گیا

۲۱۳۵ —— اَللّٰهُمَّ احْقِنْ دِمَاءَنَا وَدِمَاءَهُمْ وَاَصْلِحْ
(دعا) پروردگار ہمارے خون اور ان کے خون کو بہنے سے

ذاتَ بینِنا وبینھم وانقذھم من
حفاظت میں رکھ اور ہمارے اور ان کے درمیان رنجشوں کو

ضلالتِھم حتّٰی یعرِفَ الحقَّ من جھِلہ
دور کردے اور ان کو ان کی گمراہی سے رہا کر یہاں تک کہ وہ

ویرعوِیَ عنِ الغیِّ والخدرِ من لھِجَ بہٖ۔
لوگ جو جاہل ہیں حق کو پہچان لیں اور گمراہی سے باز آجائیں
اور غدّاری کی ہوس سے رک جائیں۔

۲۱۳۶ —— العقلُ ان تقولَ ماتعرِفُ وتعملَ بما
عقل یہ ہے کہ تجھے اپنے قول کی معرفت ہو اور جس چیز

تنطِقُ بہٖ۔
سے متعلق تیرا کلام ہو اس پر تو عمل کر رہا ہو۔

۲۱۳۷ —— اربعٌ من اعطِیھن فقد اعطِیَ خیرَ الدنیا
چار چیزیں جس کو عطا کر دی گئیں تو گویا اس کو دنیا

والآخرۃِ: صِدقُ حدیثٍ، واداءُ امانۃٍ
اور آخرت کا خیر عطا کر دیا گیا۔ صدقِ کلام، ادائیگیٔ امانت

وعِفّۃُ بطنٍ وحسنُ خلقٍ۔
شکم کی (حرام سے) پاکیزگی اور حسنِ اخلاق۔

۲۱۳۸ ــــــ اَربعٌ تَشِینُ الرّجلَ، اَلْبُخْلُ، وَالْکِذبُ،
چار چیزیں آدمی کو عیب دار کرتی ہیں۔ کنجوسی، جھوٹ
وَالشّرہ، وسوءُ الخُلقِ۔
حرص اور بد خلقی۔

۲۱۳۹ ــــــ اَلتّواضعُ رأسُ العقلِ وَالتّکبّرُ رأسُ الجھلِ۔
انکساری سرِ عقل اور تکبر سرِ جہل ہے۔

۲۱۴۰ ــــــ اَلسّخاءُ ثمرۃُ العقلِ وَالقناعۃُ برھانُ
سخاوت عقل کا پھل اور قناعت بلند مرتبہ کی
النّبلِ۔
دلیل ہے۔

۲۱۴۱ ــــــ اَلکریمُ عِندَاللّٰہِ محبورٌ مثابٌ و
مردِ کریم اللہ کے نزدیک شاد اور ثواب پائے ہوئے
عِندَ النّاسِ محبوبٌ مھابٌ۔
ہے اور انسانوں کے درمیان محبوب اور صاحبِ
ہیبت ہے۔

۲۱۴۲ ــــــ اَلشّرُّ اقبحُ الابوابِ وفاعلُہ شرُّ الاصحابِ۔
شر بدترین دروازوں میں سے ہے اور اس کا کرنے والا

بدترین افراد میں سے ہے۔

۲۱۴۳ ـــــ اَلعِفَّۃُ تُضعِفُ الشَّھوَۃَ۔

عفت جمالِ خواہشات کو کمزور کردیتی ہے۔

۲۱۴۴ ـــــ اَلصَّدَقَۃُ تَستَنزِلُ الرَّحمَۃَ۔

صدقہ رحمت کے نزول کا باعث ہے۔

۲۱۴۵ ـــــ اَلبَلاغَۃُ اَن تُجِیبَ فَلا تُبطِئَ وَ

بلاغت یہ ہے کہ تو جواب دے اور ہچکچائے نہیں

تُصِیبَ فَلا تُخطِئَ۔

اور درست جواب دے کہ خطا نہ ہو۔

۲۱۴۶ ـــــ اَلعَقلُ یَھدِی وَیُنجِی وَالجَھلُ یُغوِی

عقل ہدایت کرتی ہے نجات دیتی ہے اور جہالت گمراہ

وَیُردِی۔

کرتی ہے اور ہلاک کردیتی ہے۔

۲۱۴۷ ـــــ اَلجَوَادُ فِی الدُّنیَا مَحمُودٌ وَفِی الاٰخِرَۃِ

عطا کرنے والا دنیا میں قابلِ تعریف اور آخرت میں

مَسعُودٌ۔

نیک بخت قرار پاتا ہے۔

۲۱۴۸ —— اَلنُّبْلُ بِالتَّحَلِّيْ بِالْجُوْدِ وَالْوَفَاءِ بِالْعُهُوْدِ۔
سربلندی جود و سخا سے آراستہ ہونے اور عہد و پیمان کو پورا کرنے میں ہے۔

۲۱۴۹ —— اَلتَّقْوٰى لَا عِوَضَ عَنْهُ وَلَا خَلَفَ فِيْهِ۔
تقویٰ کا نہ تو کوئی عوض ہو سکتا ہے اور نہ اس کی نیابت ہو سکتی ہے۔

۲۱۵۰ —— اَلْمُؤْمِنُ مَنْ تَحَمَّلَ اَذَى النَّاسِ وَلَا يَتَاَذّٰى اَحَدٌ بِهٖ۔
مومن وہ ہے جو انسانوں کی اذیت کو برداشت کرے اور اس سے کسی کو اذیت نہ پہنچے۔

۲۱۵۱ —— اَلْخَوْفُ مِنَ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا يُؤْمِنُ الْخَوْفَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْهُ۔
اللہ کا دنیا میں خوف اس کے آخرت کے خوف سے امان دیتا ہے۔

۲۱۵۲ —— اَلْقَرِيْنُ النَّاصِحُ هُوَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ۔
نصیحت کرنے والا ہمراہی دراصل ایک صالح عمل ہے۔

۲۱۵۳ —— اَلطَّاعَةُ وَفِعْلُ الْبِرِّ هُمَا الْمَتْجَرُ الرَّابِحُ۔
اطاعت اور نیکی کا فعل دونوں سود مند تجارت ہیں۔